ہومیو پیتھک طلبار اور ڈاکٹرز کے علاوہ ہر گھر کی ضرورت
سحر ہومیو پیتھی
ڈیزیز اینڈ میڈیسن IV
(آداب جہاں بانی)
کتب خانہ
طبیب

فہرست

دیباچہ

معزز قارئین! اللہ کالاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے مجھے چالاکی عطا فرمائی۔ چالاک سے آپ کیا مفہوم لیتے ہیں مجھے غرض نہیں۔ میری سب سے بڑی خامی یا خوبی یہ ہے کہ میں کوئی بات چھپا نہیں سکتا۔ اس کا حل میں نے یہ نکالا کہ اگر میں گناہ نہ کروں تو پھر مجھے کچھ چھپانے کی ضرورت ہی نہیں۔ گناہ کو چھوڑنا اتنا آسان کام نہیں تھا۔ میں نے آپ دلوں سے رجوع کیا یعنی اپنے سابقہ گناہوں کا اعتراف کرتے ہوئے آپ لوگوں کی عدالت میں کھڑا ہو گیا۔ آپ لوگوں نے نہ صرف مجھے معاف کر دیا بلکہ مجھے Appreciate بھی کیا۔ اب میرے مزے ہو گئے ہیں۔ روزانہ دو تین Appreciation والے خط ملتے ہیں اور میرے پاس گناہ کے بارے میں سوچنے کا بھی وقت نہیں رہ گیا۔ خود ہی سوچیں کہ کیا میں اچھے انسانوں کی Appreciation سے ملنے والی حوصلہ افزائی کے باوجود گناہ کر سکتا ہوں؟ میں چالیس سالہ زندگی میں ہزاروں افراد سے ملا ہوں لیکن اپنے سے بڑھ کر چالاک کسی کو نہیں دیکھا۔

جن چند افراد نے میری تحریروں کو خود نمائی کا نام دیا ہے میں ان کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ خود نمائی نہیں۔ مثلاً اگر میں نے ڈیزیز اینڈ میڈیسن III میں لکھا تھا کہ میرے مڈل میں بھی 548 نمبر تھے اور میٹرک میں بھی، تو اس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ میں یہ ظاہر کرنا چاہتا تھا کہ میں نے فرسٹ ڈویژن لی بلکہ میں نے نو ہندسوں کے حوالے سے آپ کو ایک سوال دیا تھا۔ میں کسی ایسی بات کا حوالہ کیوں دوں جس کے سچ ہونے کا مجھے یقین نہ ہو۔ جب مجھے اپنی ذات میں ہزاروں خوبیاں اور خامیاں مل سکتی ہیں جن سے میں Deduction لے سکتا ہوں تو مجھے کسی دوسرے سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے؟ مقصد تو یہی ہے نا کہ ایک قانون مل جائے یا ایک قانون کی وضاحت ہو جائے۔

میں آپ سے بار بار کہوں گا کہ جہاں سے میں بول رہا ہوں وہاں تک پانچ ارب انسانوں میں سے کوئی ایک بھی نہیں پہنچا۔ میں نے logic کی ایک کتاب میں پڑھا تھا کہ کسی بھی شے کے بارے میں سو فیصد حتمی رائے نہیں دینی چاہئے اور میں سو فیصد یقین کے ساتھ کہہ رہا ہوں کہ جہاں سے میں بول رہا ہوں وہاں تک موجودہ پانچ ارب انسان تو کیا سوائے انبیاء کے کوئی نہیں پہنچ پایا۔ اور میں وہاں تک اس لئے پہنچ پایا ہوں کہ میں اس راہ پر چلنے کی کوشش کر رہا ہوں جو انبیاء نے بتائی۔ میں آپ کو ایک سطحی مثال دیتا ہوں۔ سی این این پر ایک جملہ آیا ہے "اشتہارات لوگوں کو وہ چیزیں خریدنے پر مجبور کرتے ہیں جن کی انہیں ضرورت نہیں ہوتی" یہ جملہ ہر ایک کو اچھا لگتا ہے لیکن میں نے ساری زندگی

یہ جملہ دیتا ہے کہ وہ اشیاء مت خریدو جن کی آپ کو ضرورت نہیں ۔ اب بتائیں کہ سچ کس کے پاس ہے ۔ پانچ ارب انسانوں کے پاس یا اکیلے گلزار کے پاس ۔ بجائے مجھ پر انگلیاں اٹھانے کے اپنا اپنا جائزہ لیں اور میرے والی چالاکی کو استعمال کر کے جو جو کچھ آپ کے پاس ہے اسے دنیا کے سامنے رکھیں ۔ جو دوسروں کی زندگیوں سے بحث کرتے ہیں انہیں میں زیادہ سے زیادہ intellectual کا خطاب دے سکتا ہوں اور وہ بھی صرف اس حد تک کہ ان کے پاس Collection کی صلاحیت ہوتی ہے ۔ میری "میں" پر انگلیاں اٹھانے والے اتنا ہی غور کر لیں کہ اگر میں اپنی کہانی سناؤں تو اس میں بولنے والا میں ہوں گا یا یہ کریڈٹ کسی اور کو جائے گا۔

اللہ پھیر پھیر کر نئی سے نئی تخلیقات کرتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ بنیادی شے Traditionalism ہے اور پھیر پھیر کر نئی سے نئی تخلیقات Modernism ہے۔ یعنی قوانین تو ازل سے غیر متبدل ہیں لیکن تخلیقات نئی سے نئی ہو رہی ہیں ۔ ہم انسانوں کا بھی یہی کام ہے کہ ماضی سے لیں، حال کی شکل میں دیں اور ہمارا حال آنے والوں کے لئے نئی آیات پیش کرنے کا پیش خیمہ ہو گا۔

تمام فلاسفرز کی تھیوریاں اس لئے ناکام ہوئیں کہ ان کے پاس عمل نہیں تھا۔ وہ اپنی ذاتی زندگیوں میں ناکام تھے۔ جس طرح Traditionalism اور Modernism ساتھ ساتھ چلتے ہیں یا Particularism اور Universalism ساتھ ساتھ چلتے ہیں یا Creation اور Evolution ساتھ ساتھ چلتے ہیں اس طرح علم اور عمل بھی ساتھ ساتھ چلتے ہیں ۔ جو بات فلاسفرز کی سمجھ میں نہ آسکی وہ میں آپ کو بتاتا ہوں۔

سوال کا جواب بھی سوال ہی ہوتا ہے اور علم کا جواب عمل ہوتا ہے۔ میں نے جب اس سوال پر غور کرنا شروع کیا کہ دولت پڑھے لکھے لوگوں کے پاس کیوں نہیں ہوتی تو میری آمدنی بالکل ختم ہو گئی۔ یہ اس بات کی نشانی تھی کہ مجھے سوال کا جواب ملنے والا ہے۔ یہاں مجھے ایک اور امتحان سے بھی دو چار ہونا پڑا اور وہ یہ کہ میری مالی پریشانیوں سے ہونے والی Depression کو ختم کرنے کے لئے گناہ Entertainment دینے کے لئے میرے سامنے آکر کھڑا ہونے لگا۔ لیکن میں نے ہمت نہ ہاری اور مجھے نہ صرف سوال کا جواب ملا بلکہ کائنات کی کل "ونڈ" یعنی قوت کی Varieties کا علم ہو گیا۔

میں پریشان بیٹھا ہوں اور ایسے میں ایک 18 سالہ لڑکی آجائے اور کہے "ڈاکٹر صاحب! میں ہر لحاظ سے حاضر ہوں تو ظاہر ہے کہ مجھے Entertainment مل جاتی مگر میں نے ایسا نہیں کیا۔ جب ہم گناہ

کسی بھی شکل میں میرے سامنے آ کر کھڑا ہو تا تو میں پردے کی اوٹ میں کھڑے ثواب کا منتظر ہو تا کہ جوں ہی گناہ بنے گا تو ثواب نے اندر داخل ہو جانا ہے۔ قارئین ! یہ نشہ ہیروئن سے بھی بڑھ کر ہے۔

جب کسی منکر پر یہ دور آتا ہے تو وہ صبر کرنے کے بجائے بک جاتا ہے اور پھر اس کے پاس صرف باتیں رہ جاتی ہیں۔ جب میں نے امر اور خلق یا آمریت اور جمہوریت کے درمیان تعلق کو سمجھنا چاہا تو معمولی سی بات پر میرا بیگم سے جھگڑا ہو گیا۔ اس جھگڑے کی جزیات سے بحث کی تو سماء اور ارض یا عالم امر اور عالم خلق کے رشتے سے واقف ہو گیا۔ اس جھگڑے نے مجھے بتایا کہ جتنی مقدار میرے اندر ایسٹروجین کی ہے اتنا مجھے گھریلو کام کرنا پڑے گا اور جتنی مقدار میری بیگم کے اندر اینڈروجینز کی ہے اتنا اسے میرے کاموں میں ساتھ دینا پڑے گا۔ میری 20 سالہ ازدواجی زندگی میں جب بھی کبھی گڑبڑ ہوئی تو اس لئے کہ ہم دونوں میاں بیوی اس توازن سے ناواقف تھے۔ اسی جھگڑے نے مجھے بتایا کہ نبی اکرمؐ کے جسم میں جتنی مقدار ایسٹروجین کی تھی اتنا انہوں نے گھریلو کام کیا۔ حیرت اس بات کی ہے کہ نبی اکرمؐ اتنے بڑے منکر اور سائنس دان تھے کہ زندگی کے کسی بھی شعبہ میں ان پر ایک ذرے کے برابر بھی اعتراض نہیں اٹھایا جا سکتا۔

اس عرصہ میں میرے ساتھ ہوا یہ کہ میری آمدنی 25 ہزار سے 10 ہزار پر آئی اور پھر دس ہزار سے ڈیڑھ ہزار پر آ گئی۔ میری بیوی اور بچوں نے میرا بھرپور ساتھ دیا۔ ہم بالکل نہیں گھبرائے۔ اس دوران مجھے غیبی امداد ملنے لگی۔ میں اس غیبی امداد کو من و سلویٰ ہی کہہ سکتا ہوں۔ ایک تو عجیب تبدیلی واقع ہوئی وہ یہ کہ پہلے تو 25 ہزار ماہانہ آمدنی کے باوجود میرے پاس اطمینان قلب نہیں تھا اب ڈیڑھ ہزار میں بھی اطمینان قلب میسر آ گیا۔ جس دن جتنے پیسوں کی ضرورت ہوتی اتنے مل جاتے۔ اس کو آپ کیا کہیں گے کہ مجھے پانچ ہزار روپے کی ضرورت ہو اور ایک آدمی پورے پانچ ہزار روپے میرے پاس لے کر آئے اور کہے کہ ڈاکٹر صاحب ! یہ پانچ ہزار روپیہ چند ماہ کے لئے امانت کے طور پر رکھیں اور خرچ کرنے ہیں تو بے شک کر لیں جب مجھے ضرورت ہو گی میں مانگ لوں گا۔

میرے ذہن میں سوال پیدا ہوا کہ دائرے کے محیط سے مرکز کی طرف کیسے بڑھا جائے؟ میرے ساتھ ہوا یہ کہ ایک طرف پریشانیوں کے انبار اور دوسری طرف سورت مزمل کی یہ آیت کہ راتوں کو قیام کیا کرو، خوب بوجھ پڑتا ہے اور بات خوب سیدھی نکلتی ہے۔ میں نے راتوں کو قیام کرنا شروع کر دیا۔ نماز کے دوران مجھ پر بھید کھلا کہ ایک سوال کا جواب ایک اور سوال ہوتا ہے۔ اس کو یوں سمجھ لیں جیسے ایک سوال ہے کہ دو اور دو کتنے ہوتے ہیں۔ اگر کوئی آپ سے کہے کہ چار کو آدھا آدھا کیا جائے تو کیا

جواب نکلے گا تو ظاہر ہے کہ سوال کا جواب ایک اور سوال نے دے دیا۔ مجھے پتہ چلا کہ پریشانیاں دراصل دو سوال ہیں جو بتدریج دائرے کے مرکز کو جاتے ہیں۔ input اور Output والی تصویر پہلے ہی میرے پاس تھی لہذا معاشی مسائل کے بارے میں میں قطعاً فکر مند نہیں تھا میں اللہ کے حضور آدھی رات کو اس لئے نہیں گڑگڑایا کہ مجھے دولت ملے بلکہ اس لئے کہ میرے چھپے ہوئے سوالوں کے جواب مجھے ملیں۔ مجھے پتہ چلا کہ آدھی رات کو کھڑا ہونا بالکل ایسے ہی ہے جیسے ایک آدمی منفی تنقید کے آگے کھڑا ہوتا ہے۔ آدھی رات کی نیند کو میں نے چیلنج بنایا تو intuition ہوئی کہ آدھی رات کو سونے والے آدھی رات کو جاگنے والے کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

علم کی فزیالوجی بھی کائنات کی فزیالوجی جیسی ہے۔ اور علم کے دائرے کے مرکز تک تب تک نہیں پہنچا جا سکتا جب تک علم کے غیر متبدل قوانین کی پیروی نہ کی جائے جب تک دائرے کے اندر سلفر کے مقام تک نہ پہنچا جائے اس سوال کا جواب نہیں مل سکتا کہ سلفر Inter-current Remedy کیوں ہے؟ اندر کی طرف جاتے ہوئے تمام دوائیں باری باری راستے میں آتی ہیں اور انسان ان دواؤں کا مریض بنتے ہوئے ہی اندر کو بڑھتا ہے۔ یہ امراض دور ابتلاء ہوتے ہیں۔ اس کو یوں سمجھ لیں کہ جب آپ چلیں گے تو آپ کو پتہ چلے گا کہ آرنیکا کی تھکن کیا ہے یا جب کوئی آپ سے کہے کہ آپ نام کمانے کے چکر میں ہیں تو آپ کو پتہ چلے گا کہ نکس وامیکا کی Irritability کیا ہے یا سلفر کا Depression کیا ہے؟ جب سوال بھی انتہائی مشکل ہو اور جواب بھی نہ مل رہا ہو تو تب پتہ چلتا ہے کہ کاسٹی کم کی مایوسیاں کیا ہوتی ہے؟ جب میں کہتا ہوں کہ میں مریض کو دیکھ کر دوا نکال لیتا ہوں تو اس لئے کہ میں اس دور سے گزرا ہوں اور ان علامات سے واقف ہوں۔

میں کہتا ہوں کہ انا کارڈیم بہت عظیم ہوتا ہے۔ گناہ اور ثواب کے حوالے سے میرا امتحان ساری زندگی رہے گا۔ کیا انا کارڈیم تقوی کی علامت نہیں؟ کتنی احتیاط ہے اس دوا میں۔ ایک صحابی جنگ پر نہیں جاتا۔ نبی اکرمؐ اس سے بائیکاٹ کر لیتے ہیں۔ چند دن بعد اس کی بیوی کو بھی اس سے علیحدہ کر دیتے ہیں۔ چالیس دن تک سوچتے ہیں اور پھر وحی آتی ہے کہ اس صحابی کو معافی مل گئی۔ میں چوبیس گھنٹے منطقی غلطیوں میں رہتا ہوں۔ اس کو آپ انا کارڈیم نہیں کہیں گے؟ میں چوبیس گھنٹے شکوک سے بحث کرتا ہوں۔ کیا میں لیکسس نہیں ہوں؟ میں کہتا ہوں کہ ساری دنیا کے خلیہ کا مرکز امریکہ ہے اور امریکہ کا مرکزی نقطہ چند افراد ہیں جو شیطان کی طرح Genius ہیں یعنی منفی Genius ہیں اور ساری دنیا کو مادہ پرستی میں دھکیل چکے ہیں اور میں Blocking of out put کو انسانیت کے لئے زہر

قرار دے رہا ہوں۔ کیا میں سپرین سلفر نہیں جو پانچ ارب انسانوں سے اپنے آپ کو افضل قرار دے رہا ہوں؟

سلفر سے آگے کی ایک کڑی فاسفورس ہے۔ فلاسفر ذلیل و خوار اس لئے ہوئے کہ وہ فاسفورس نہ بن سکے۔ عملی اقدام فاسفورس کرتا ہے۔ اگر میں منافق ہوتا تو یہ نکتہ آپ سے چھپا سکتا تھا کیونکہ اس نکتہ کی وجہ سے محیط پر پڑے ہوئے گلزار کے ارادوں سے یہودی لابی واقف ہو جائے گی۔ لیکن راتوں کے قیام نے مجھے بتایا کہ قانون مماثلت کے تحت ہر اچھائی گلزار کی طرف دوڑے گی اور ہر برائی یہودی لابی کی طرف دوڑے گی۔ سلفر اگر کہتا ہے کہ اللہ ایک ہے یا کہتا ہے کہ Blocking of Output ایک انسانی زہر ہے تو وہ کوئی نئی بات نہیں کہہ رہا۔ سوال تو یہ ہے کہ وہ Blockade کو کھولنے کی بھی کوشش کر رہا ہے یا نہیں؟ اس کے لئے پہلے اپنے آپ کو سیدھا کرنا پڑتا ہے اور پھر اپنے ماحول کو۔ فلاسفر چوہے کی طرح بل میں گھس کر مصلح بنا رہتا ہے اور اسی لئے کتے کی موت مارا جاتا ہے۔ فلسفہ (علم) اور سائنس (عمل) ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ آپ کو پتہ ہے کہ سلفر کے لئے کھڑا رہنا کتنا مشکل ہے۔ فلاسفر پندرہ منٹ کھڑا نہیں رہ سکتا تو اپنے کہے کی implementation کیا کرے گا؟

عمل سے عاری فلاسفر اپنی آسانی کے لئے غلط اختراعیں نکالتا ہے اور لوگوں کو بھی ذلیل کر کے رکھ دیتا ہے۔ چند روز پہلے مجھے ایک آدمی نے بتایا کہ جون ایلیا نام کا ایک مصلح سسپنس ڈائجسٹ میں لکھتا ہے اور وہ کئی سالوں سے insomnia کا مریض ہے۔ یعنی اسے نیند نہیں آتی۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک شخص قوانین قدرت کی پابندی کرے اور اسے نیند نہ آئے۔ آپ جانتے ہیں کہ بچے کو مارا جائے تو اسے نیند آ جاتی ہے اور بڑی گہری نیند آتی ہے۔ اگر جون ایلیا کی روزانہ پٹائی کی جائے تو میں دیکھتا ہوں کہ کیسے اسے نیند نہیں آتی؟

سلفر کے جسم سے کیوں بو آتی ہے؟ اس لئے کہ وہ نام نہاد مصلح کہتا ہے "یہ آئیڈیا کاغذ پر منتقل کر لوں پھر نہالوں گا اور وہ نہا نہیں پاتا۔ جس شخص کے اپنے جسم سے بو آ رہی ہو وہ دوسرے جسموں سے بو کو کیسے نکال سکتا ہے؟ مثبت سلفر کی طرح مثبت فاسفورس بھی انتہائی عظیم ہوتا ہے۔ فاسفورس عمل کا نام ہے لیکن ضیاء الحق یا ضیاء شاہد کی طرح نہیں۔

تھوڑی دیر پہلے ایک صاحب محض وقت گزاری کے لئے میرے پاس آئے۔ مجھے تکلیف تو ہوئی لیکن میں نے کاغذ قلم ایک طرف رکھ دیا اور اس لئے رکھ دیا کہ میں منفی سلفر نہیں بننا چاہتا تھا۔ وہ فضول باتیں کرتا رہا اور میں اس کی باتوں سے معنی نکالتا رہا۔ سلفر ذلیل و خوار ہی اس لئے ہوتا ہے کہ وہ

چوہا بن کر بیٹھ جاتا ہے۔ وہ ایک آئیڈیا کے لالچ میں پوری انسانیت کی توہین کر دیتا ہے۔ لوگوں کو فضول سمجھ کر انہیں لفٹ نہیں کرتا۔

قارئین! میری ہومیو پیتھی کائنات کے تمام شعبوں سے بحث کرتی ہے۔ یہ علامت اور دوا تک محدود نہیں۔ میری ہومیو پیتھی ایک اور ایک گیارہ سے بھی بحث کرتی ہے۔ "پہلا صور پھونکا جائے گا تو کائنات تباہ ہو جائے گی دوسرا صور پھونکا جائے گا تو ہر شے دوبارہ زندہ ہو جائے گی" سے بھی بحث کرتی ہے اور پوٹینسی دوا کے حوالے سے عیسیٰؑ کے پھونک سے بھی بحث کرتی ہے۔ میں جو کچھ دیکھ رہا ہوں وہ ایک واہمہ کی شکل میں ہے۔ جتنا واہمہ خیال بن کر میرے ذہن پر اترتا ہے وہ میں آپ کو دیتا جا رہا ہوں۔ مکمل تصویر میں تب تک نہیں دے سکتا جب تک میں خود مکمل نہیں ہو جاتا۔ جب تک میں سرگودھا پہنچوں گا نہیں سرگودھا کے بازاروں کی تفصیل کیسے دے سکتا ہوں؟

میں universalism کا نمائندہ ہوں۔ مجھے نہ نام نہاد مسلمانی سے کوئی غرض ہے نہ ہندوازم سے، نہ عیسائیت سے اور نہ یہودیت سے۔ میں قوانین قدرت کی پیروی کو مذہب سمجھتا ہوں۔ اس پیروی میں انبیاء، کتب، ملائکہ، جنت دوزخ سب پر ایمان خود بخود ہو جاتا ہے لیکن اصل چیز قوانین قدرت ہیں۔ تورات ہو یا انجیل، قرآن ہو یا زبور سب کے پاس ایک ہی Message ہے اور وہ ہے اللہ کی عبادت اور عبادت کیا ہے؟ قوانین قدرت کی پیروی۔

گھریلو کام کاج کے حوالے سے اگر آپ نبی اکرمؐ یا کسی بھی نبی کی زندگی کا مطالعہ کریں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ جتنی السٹروجین کی مقدار ان کے اندر تھی اتنا انہوں نے گھریلو کام کیا۔ جب ہم ذرا سی غلطی بھی ان کے قول اور فعل میں نہ دیکھیں تو ہم کیسے ان کی باتوں کا انکار کر سکتے ہیں لیکن superiority قوانین قدرت کی پیروی کرنے والے انبیاء کی نہیں بلکہ قوانین قدرت کی ہے۔

کیا آپ اس بات سے انکار کر سکتے ہیں کہ انسانی تعلقات کی اناٹومی اور فزیالوجی خلیہ جیسی ہے؟ پھر آپ اقوام کے چکر میں کیوں پڑے ہوئے ہیں؟ ایک خلیہ کی طرح یونیورسل ریاست کی تشکیل کیوں نہیں کرتے؟ نبی ہو یا عابد، کسی نے بھی یہ نہیں کہا کہ اسے پوجا جائے۔ ہر ایک نے اللہ کی عبادت پر زور دیا ہے۔ ہر ایک نے قوانین قدرت کی پابندی ہی کر کے دکھائی ہے یا کر کے دکھانے کی کوشش کی ہے۔ جب وہ خود شخصیت پرستی کا درس نہیں دیتے تو آپ کون ہوتے ہیں انہیں قوانین قدرت سے اونچا سمجھنے والے؟ فرض کریں کہ نبی اکرمؐ کا کام یہ تھا کہ انہوں نے جھاڑیاں کاٹ کر اور پتھر توڑ کر ہمالیہ کی چوٹی پر پہنچنے کا راستہ بنایا۔ بتائیں! کیا آپ ان کی عظمت کا انکار کر سکتے ہیں؟ کیا

یہی انبیاء پر ایمان نہیں کہ ان کے قول و فعل میں تضاد نہیں ہوتا۔ لیکن آپ نے انہیں قانون سے افضل کیسے سمجھ لیا جس کے وہ خود پیرو کار ہیں؟

عیسیٰؑ کو پھونک مارنے والی قوت کس نے دی؟ وہ قوت Potantized فاسفورس تھی۔ اگر میں کوہ ہمالیہ کو جانے والی راہ سے بحث کرنے والی کتاب پر غور نہ کرتا تو یہ راز مجھ جیسے گندے آدمی کو تو نہیں مل سکتا تھا۔ اب کمروں تک فاسفورس کو Potentized کیجئے۔ Turner Syndrome کو بھی ٹھیک کیجئے، Azoo sperma کا بھی علاج کیجئے اور مردوں کو بھی زندہ کیجئے۔ بتائیں عیسیٰؑ کی نبوت پر ایمان آتا ہے یا نہیں۔

آپ اللہ کو مانیں یا نہ مانیں، آپ اس بات کا انکار نہیں کر سکتے کہ کائنات میں عمل اور رد عمل کا قانون ہے۔ سارے حساب لگا کر دیکھ لیجئے نبی اکرمؐ کی پیدائش تک انسانی زندگی پرائمری ایکشن میں تھی اور اب سیکنڈری ایکشن میں ہے۔ سیکنڈری ایکشن کے پاس کوئی نئی چیز نہیں ہوتی۔ پرائمری ایکشن کی انتہا نبی اکرمؐ پر ہوئی۔ کوہ ہمالیہ کی چوٹی تک پہنچنے کا راستہ بن گیا۔ اب میرے لئے مرزا غلام احمد کی نبوت کو دلیل سے جھٹلانا اس لئے کوئی مسئلہ نہیں کہ ہمالیہ کی چوٹی کو جانے والی راہ پر جو کچھ نبی اکرمؐ نے دیکھا وہ اس راہ پر چلنے والے ہر شخص کو دکھائی دے گا۔ جس کو مرزا غلام احمد نے نبوت کہا ہے ایک وقت آئے گا جب ایسی نبوت ہر انسان کے پاس ہو گی۔ منطقی مغالطے کی معافی اللہ دے تو دے ہم نہیں دے سکتے۔ اس سے کسی انسان کے عمل کی جانچ ہوتی ہے۔ اگر انسان اللہ کی بتائی ہوئی راہ پر چل رہا ہو تو اسے منطقی مغالطہ ہو ہی نہیں سکتا۔ جتنا کسی کو منطقی مغالطہ لگا اتنا ہی وہ قوانین قدرت سے Daviated تھا۔ یہاں تک کہ اگر کسی انسان کا لہجہ میری طرح Aggressive ہو تو وہ انسان نہیں کہلا سکتا۔ اگر انسان ہمالیہ کی چوٹی کی طرف بڑھ رہا ہو تو قدم قدم پر عالم امر سے آواز آتی ہے "شاباش! میرے بندے" "میرے بندے ہمت نہ ہارو" "تیرا رب تمہیں بچا دے گا" "میرے بندے فلاں دوا کھالو ٹھیک ہو جاؤ گے" کوہ ہمالیہ کی راہ پر چل کر دیکھئے یہ سب کچھ آپ کو سنائی دے گا۔

اس وقت کارل مارکس کو ماننے والوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ اگر میں کارل مارکس کا ہم عصر ہوتا تو میرے لئے یہ جاننا کوئی مشکل نہ ہوتا کہ یہ شخص دنیا کی تباہی کا باعث بننے والا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ وہ شیو اس لئے نہیں کرتا تھا کہ اس کی نظر میں یہ ایک فضول کام تھا۔ جو شخص خود نفیس نہیں اس کا نظریہ کتنا نفیس ہو گا؟ کائنات کے کام نہیں رکتے۔ علم میں ترقی ہوئی لیکن کائنات کے قیمتی اجزاء کو بموں اور میزائلوں کی شکل میں ہلاک کر دیا گیا۔

گناہ سے گناہ کا علاج یہ ہے کہ چور کے لئے جیل ہے۔ روس کا علاج ایک اور گناہ یعنی امریکہ نے کیا۔ احمدیت جیسے گناہ کا علاج ملا جیسے گناہ نے کیا۔ اچھے انسان کی قبر پر ہیرامنڈی کی طوائفوں کو قوانین قدرت ناچ گانے کی اجازت نہیں دیتے۔ احمدیت کے گناہ کا علاج گناہ سے اس لئے ہوا کہ اس نے قانون کو چھوڑ کر شخصیت کو پکڑا۔ جب یونیورسل ریاست قائم ہو جائے گی اور ہر ایک کو قوانین قدرت کے ڈنڈے سے ہانکا جائے گا تو کہاں رہ جائے گی احمدیت، کہاں رہ جائے گی سنیت، کہاں رہ جائے گی عیسائیت۔ کمزور بنیادوں والی یہ سب عمارتیں نیچے آگریں گی۔ اگر سنی علماء نے احمدیوں کو کافر کہا تو احمدی اس پر اعتراض اس لئے نہیں کر سکتے کہ کائنات میں کچھ بھی یوں ہی نہیں ہوتا اور اگر علماء کے منہ پر نئی نسل نے ماری ہے تو یہ بھی گناہ کا گناہ سے علاج ہوا ہے اب نئی نسل کے منہ پر پڑنے کو ہے۔ اور اس کے بعد یونیورسل سنیٹ کی پہلی اینٹ انشاء اللہ رکھی جائے گی۔

معین اختر ایک مسخرہ ہے اس نے پاکستان کی پوری قوم کو مسخرہ بنا دیا۔ یہ ہے Similia Similibus Strengthre پھر اس کا رد عمل ہو گا جو غم گینی کی شکل میں نکلے گا اس غم گینی کا علاج پھر مسخرہ پن ہے یہ ہے similia similibus curentre جو کچھ میں ہوں وہی میرے قلم سے نکلے گا۔ "دیوتا" نامی کہانی لکھنے والے محی الدین نواب صاحب میری نظر میں ایک Genius آدمی ہیں لیکن وہ اچھے اسی کو لگیں گے جو مسخرا ہو گا۔ محی الدین نواب کی تحریریں معاشرے کی خامیوں کا گہرائی تک مشاہدہ کرتی ہیں لیکن محاسبہ نہیں کر سکتیں کیونکہ وہ اپنے اندر جھانکنے کی حد تک یا دوسروں پر انگلیاں اٹھانے کی حد تک اثر رکھتی ہیں۔ اگر ان کی کوئی کہانی پولیس کے گندے کردار کے گرد گھومتی ہے تو ان کے مسخرے پن کی وجہ سے ان کی کہانی کسی ایک بھی پولیس والے کو غیرت نہیں دلا سکتی۔ کسی کے خط یا تحریر سے اس کے کردار کا اندازہ لگا لینا کوئی مشکل نہیں ہوتا اور میں واقعی چالاک آدمی ہوں کہ ساتھ ساتھ اپنے گناہوں کا اعتراف بھی کرتا چلا گیا اور سابقہ گناہوں کی معافی بھی مانگ لی۔

میں دیکھ رہا ہوں کہ ہر معاشرے میں 25 فیصد سلفر ہیں جو نہ صرف منفی ہیں بلکہ اپنے آپ کو انفرادی طور پر حل کل سمجھے بیٹھے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ سلفر ہیں ذہین ہیں Genius ہیں لیکن میں انہیں کچھ تب سمجھوں گا جب وہ صرف ایک ماہ آدھی رات کو آدھا گھنٹہ اللہ کے حضور کھڑے ہو کر دکھا دیں۔ ورنہ ان کی غلطیاں ان کے منہ پر سجانا میرے لئے مشکل نہیں۔ یہ جو اپنی اپنی بل میں گھسے پڑے ہیں تو اس لئے کہ انہیں بلیوں کا ڈر رہتا ہے۔ جو آدھا گھنٹہ کھڑے نہیں رہ سکتے وہ شیر بنے پھرتے ہیں۔ دنیا کی کل آبادی کے ایک چوتھائی سلفر آپس میں اکٹھے ہو کر کیوں نہیں بیٹھتے؟

اس لئے کہ وہ قوانین قدرت سے بے بہرہ ہیں۔

آیئے! میں آپ کو ایک ایسا طریقہ بتاتا ہوں جس سے آپ کو روٹی کی فکر نہیں رہے گی۔ سب سے پہلے تو یہ سوچیں کہ کیا آپ خود پیدا ہوئے ہیں۔ اگر آپ کا جواب نفی میں ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ عمل نہیں ہیں بلکہ رد عمل ہیں اور رد عمل نے آخر کار عمل کے آغاز تک پہنچنا ہوتا ہے لہذا اس میں کوئی شک نہیں رہ جاتا کہ ہم حرکت میں ہیں اور حرکت کو روک نہیں سکتے۔ ہر وہ چیز جو حرکت کرتی ہے اس کی حرکت Out put ہوتی ہے اور جتنا اس کے اندر سے نکلتا ہے اتنا اسے ملنا ہوتا ہے۔ پتھر کے اندر کیڑے کو غذا کی فراہمی حرکت کی وجہ سے ہے۔ وہ حرکت کرتا ہے تو کائنات کو output دیتا ہے اور قانون مماثلت کے تحت کروڑوں میل دور سے بھی اس کے مماثل شے ضرور اس سے آکر ٹکرائے گی۔ اگر آپ کچھ بھی نہ کریں صرف ورزش کرتے رہیں تو بھی آپ کو روٹی ملتی رہے گی۔ پھر بتائیں کہ روٹی کونسا مسئلہ ہے جس کے لئے آپ اپنی ساری توانائیاں صرف کر رہے ہیں ؟

یہاں ایک بڑا دلچسپ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کیڑا تو پتھر کے اندر ہے اور اس کی حرکت بھی پتھر کے اندر تک ہی محدود ہے پھر کروڑوں میل دور سے غذا اس کی طرف خود کیوں چل کر آتی ہے؟ اس نکتہ سے ہمیں جان لینا چاہئے کہ زکوٰۃ کیا ہے۔ اگر ایک بھکاری چل کر میرے کلینک پر آتا ہے یا میرا پڑوسی میرے گھر آکر مجھ سے سالن طلب کرتا ہے تو یہ میرے لئے شرم کی بات ہے۔ پھر میری output کیا رہی؟ یعنی دینا بھی پڑتا ہے اور دینا بھی دوسرے کے گھر جا کر پڑتا ہے۔ میں نے آپ لوگوں تک اپنی کتابیں پہنچائی ہیں اور اب مجھے بیٹھے بٹھائے آپ کے خطوں سے بہت ساری نئی باتیں مل رہی ہیں۔ کیا آپ کو علم ہے کہ آپ کے خطوں کے اندر موجود سوالات اور نکات نے مجھے سکالر بنا دیا ہے؟

اس راہ پر چلنے میں بے شک دشواریاں ہیں لیکن یہ دشواریاں ہی تو محیط سے مرکز کو یا ارض سے سماء کو لے جاتی ہیں۔ میں نے ایک ڈاکٹر کو 110 روپے کی وی پی کی اور کتاب وہ بھیجی جو ان کے پاس پہلے ہی موجود تھی۔ انہوں نے میری غلطی کی نشان دہی کی۔ میں نے انہیں دوسری کتاب بھی بھیج دی۔ غلط بھیجی جانے والی کتاب کے پیسے بھی نہ کاٹے بلکہ ان کا بقایا انہیں واپس کر دیا۔ تقریباً دو ہفتے بعد ان کا بھیجا ہوا ایک مریض میرے پاس آیا۔ دو سو روپے دے گیا۔ اس مریض کا ساتھی اپنی دوا لے گیا پھر امی کو لے آیا پھر ابو کو لے آیا۔ بتائیں 30 روپے واپس کرنے میں مجھے کونسا نقصان ہوا؟

قارئین ! قوت ایک شے ہے جس کی مختلف Varieties ہیں ۔ کسی کو قوت اولاد کی شکل میں ملتی ہے کسی کو دولت کی شکل میں، کسی کو صحت کی شکل میں، کسی کو جنسی طاقت کی شکل میں، کسی کو حسن کی شکل میں، کسی کو مضبوط عضلات کی شکل میں، کسی کو حکمرانی کی شکل میں، کسی کو عقل کی شکل میں ۔ ہر انسان کو آدھا ملتا ہے اور آدھا اس نے حاصل کرنا ہوتا ہے ۔ جو اسے ملا ہوا ہوتا ہے اسے اس نے استعمال کرنا ہوتا ہے اور جو اسے نہیں ملا ہوتا وہ منفی تنقید، آدھی رات یا چیلنج کی طرح ہوتا ہے ۔ وہ اسے تب مل سکتا ہے جب وہ ملے ہوئے سے output دے ۔

ہر انسان کو آدھا امر ملتا ہے اور آدھا خلق ۔ نبی اکرم ؐ کو امر اور خلق اس انداز میں ملے جیسے موسم بہار کا وہ دن جس دن رات اور دن میں فرق انتہائی قلیل ہوتا ہے یعنی اتنی متناسب اناٹومی ملی ۔ اب دوسری طرف ان کے ساتھ ہوا کیا؟ بچپن میں یتیم ہوئے ۔ 25 سال کی عمر میں 40 سالہ بیوہ سے شادی ہوئی ۔ ساری زندگی کام کرنا پڑا ۔ تین سال شعب ابی طالب میں گھاس کھایا ۔ یہ ہے بعضوں کو بعض پر فضیلت ۔

ایک کم عقل لڑکی کو جنسی اعضاء خوبصورت مل جاتے ہیں ۔ وہ اپنے میاں کو اور کچھ نہیں دے سکتی تو جنسی لذت تو دے سکتی ہے اور اس کے بدلے میں اس ان پڑھ کو میاں کی طرف سے محبت بھی مل جاتی ہے اور دولت بھی ۔

میں آپ کو اپنی مثال دیتا ہوں ۔ میرا ناک نقشہ قد بت سب ٹھیک ہے ۔ میری بیوی مجھ سے زیادہ اچھے ناک نقشے والی ہے ۔ میری بیٹی اور بیٹا بھی اچھے ناک نقشے والے ہیں ۔ ہم چاروں صحت مند ہیں ۔ اب میرے مقابلے میں ایک ایسے شخص کو دیکھیں جو میرے پاس ذاتی کار میں بیٹھ کر آیا ۔ بہت بڑا آفیسر اور بہت بڑی کوٹھی کا مالک لیکن وہ اور اس کے تمام بچے بیمار تھے اور بے وقوف مجھ سے صحت کی بھیک مانگ رہا تھا ۔ ایک کروڑ پتی آدمی کی بیوی نے مجھے کہا تھا ۔ میں دولت کو کیا کروں جب میرے پاس اولاد نہیں ۔ یہ بھی یاد رکھیں جو جتنا زیادہ خوبصورت ہوتا ہے اسے اتنا ہی زیادہ کام کرنا پڑتا ہے ۔

قارئین ! میرا کام یہ ہے کہ جو صلاحیتیں مجھے دی گئی ہیں ان سے میں دوسروں کو فائدہ پہنچاؤں ۔ راسپوٹین Potentized فاسفورس تھا ۔ اپنی فاسفورس والی صلاحیت سے لوگوں کو ٹھیک کرتا تھا لیکن ماسکو کی دو ۔ توں کا جنس کا دیوتا تھا ۔ کام ہر ایک کو کرنا پڑتا ہے ۔ جتنا اسے ملا ہوتا ہے اتنا دیئے بغیر وہ مر ہی نہیں سکتا ۔ دیکھنا یہ ہے کہ وہ دیتا مثبت انداز میں ہے یا راسپوٹین کی طرح منفی انداز میں مثبت

اور منفی کا مسئلہ زیادہ مشکل نہیں۔ آپ کے ساتھ پیٹ اسی لئے لگایا گیا ہے کہ output نہ بھی دینا چاہیں تو دینے پر مجبور ہونگے۔ اگر Give and take کا معاملہ ہے تو بات ٹھیک ہے اور اگر لین دین ہے تو یہ رویہ منفی ہے۔ اس کو میں ایک مثال سے سمجھاتا ہوں۔ اگر میں مریض کا علاج اس لئے کروں کہ وہ مجھے پیسے دے گا تو میں مشرک ہوں اور اگر صرف Output کو ذہن میں رکھوں تو پھر مجھ پر من و سلویٰ اترے گا۔ یاد رہے کہ من و سلویٰ بھی output کے راست متناسب ہوتا ہے۔ اب کائنات خلق کے پلڑے میں ہے اس لئے output دی جائے گی تو input ملے گی خواہ معاملہ مریمؑ کو عیسیٰؑ کی شکل میں ملنے والی input کا ہی کیوں نہ ہو۔

جب ہم output دے رہے ہوتے ہیں تو ہم اس کا حساب نہیں رکھ سکتے۔ راستے سے کانٹا ہٹا دیا، کسی اندھے کو گھر تک پہنچا دیا، کسی کو مفت دوا دے دی، کسی کو گاڑی میں لفٹ دے کر اس کا وقت بچا لیا۔ پھر اسی طرح ہمیں جو input ملتی ہے تو وہ بھی بغیر حساب کے ملتی ہے۔ پیسے کی ضرورت ہے تو کوئی دینے آگیا، لفٹ کی ضرورت ہے تو کسی نے لفٹ دے دی۔ دوا کی ضرورت ہے تو نہ صرف یہ کہ دوا مفت مل جاتی ہے بلکہ قانون مماثلت کے تحت خواب میں اشارہ مل جاتا ہے کہ دار چینی کا قہوہ پی لو۔

من و سلویٰ کی دو شکلیں ہیں ایک یہ کہ خواب میں نشان دہی ہو جائے کہ فلاں جگہ پر خزانہ دفن ہے اور دوسری یہ کہ سماوی مادہ پیاس کی صورت میں بارش بن کر آجاتا ہے۔ بھوک کی صورت میں روٹی بن کر آجاتا ہے۔ امر کی شکل میں مریمؑ پر اتر کر Overies میں اینڈرو جینز کی secretion کو بڑھا دیتا ہے۔ اگر آپ صرف output کے بارے میں سوچتے ہیں تو آپ کے سرہانے کے نیچے سے مٹھائیاں برآمد ہو سکتی ہیں۔ اگر آپ input کے بارے میں سوچتے ہیں تو پھر آپ بھکاری ہیں۔

ہر نبی نے یہی کہا "میں تم لوگوں سے کوئی اجرت نہیں مانگتا مجھے تو میرا اللہ دیتا ہے" میں نے اس کلیہ پر عمل کرنا شروع کیا تو میں اللہ سے راضی اور اللہ مجھ سے راضی۔

قوت کی مختلف Varieties اگر ایک طرف ہمارے لئے نعمت ہیں تو منفی ہونے کی صورت میں زحمت بھی ہیں۔ مثلاً ضرورت اولاد کی ہے اور مل دولت رہی ہے۔ ضرورت دولت کی ہے اور مل عورت رہی ہے۔ ہم منفی ہیں یا مثبت اللہ نے امر اور خلق کا حساب برابر رکھنا ہے۔ اگر ضرورت کسی شے کی ہو اور مل کوئی اور شے رہی ہو تو مثبت ذہن کے لئے یہ ابتلاء اور امتحان ہے اور منفی ذہن کے لئے مصیبت۔ اسی طرح اگر ہم دولت دے سکتے ہیں لیکن ضرورت اولاد دینے کی ہو تو یہ کام دولت

نہیں کر سکتی۔ پھر اس کا کیا حل ہے؟ قارئین ! آپ میں سے جس جس کا تعلق اکنامکس سے ہے وہ میری اس قوت کی تھیوری پر غور کر کے بہت آگے جا سکتا ہے۔

حل بڑا آسان ہے۔ فرض کریں کہ میں سمار اور آپ ارض۔ میں نے آپ کی طرف گیند پھینکا۔ یہ میرا عمل ہے۔ آپ نے اس گیند کو میری طرف لوٹایا۔ یہ میرے عمل کا رد عمل بھی ہے اور آپ کا عمل بھی۔ چونکہ آپ نے ایک عمل کیا لہٰذا اس کا بھی رد عمل ہو گا۔ آپ کے عمل کا رد عمل دراصل میرا عمل ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ نہ ماضی آپ کا نہ حال آپ کا اور نہ مستقبل آپ کا۔ یہ ہے مسئلہ تقدیر جس پر موٹی موٹی کتابیں لکھی گئیں لیکن کوئی سمجھا نہ سکا۔ پہلا عمل سمار کا ہے اور ارضی کائنات سمار کے کنٹرول میں ہے۔ اگر ایک پتا ہلتا ہے تو وہ اگر عمل ہے تو سابقہ عمل کا رد عمل بھی ہے۔ اس وقت میں جو کچھ لکھ رہا ہوں وہ میرے ماضی کا رد عمل ہے۔ تدبیر ہوتے ہوئے بھی میری تقدیر ہے۔ اب بتائیں کہ جب کچھ بھی ہمارا اپنا نہیں سوائے حرکت کے تو پھر ہم مثبت انداز میں حرکت کرتے ہوئے گیند کی طرح واپس کیوں نہ جائیں؟

میں مزید واضح کرتا ہوں۔ فرض کریں کہ ایک آدمی اپنی بیوی کو اذیت دیتا تھا۔ اس کی بیوی کے پاس اس کے لئے جنسی رغبت نہ رہی۔ بیوی کو چاہئے تھا کہ وہ اذیت کو ابتلاء سمجھ کر برداشت کرتی۔ اب اگر ان دونوں میں جھگڑا ہوتا ہے تو دونوں اپنی گالی گلوچ کو حال کی تدبیر سمجھیں گے۔ جبکہ وہ دراصل

پچاس سال ہیں۔ میں آپ لوگوں کو صاف طور پر بتا دینا چاہتا ہوں کہ جو لوگ output دیتے ہوئے بیمار ہوتے ہیں میں ان کا علاج کر سکتا ہوں اور جن لوگوں نے output روک رکھی ہے میں ان کا علاج نہیں کر سکتا ان کا علاج ڈنڈا ہے خواہ وہ ڈنڈا مثبت حکومت کے ہاتھ میں ہو یا کائنات کے ہاتھ میں۔ آپ جانتے ہیں کہ بارشیں رکنے کا نام نہیں لیتیں یا زلزلے کے جھٹکے لگ رہے ہوتے ہیں تو سب سیدھے ہو جاتے ہیں۔

میں بھی آپ لوگوں کی طرح یہی سمجھتا تھا کہ جب میں پورا درخت اپنی مرضی سے ہلا سکتا ہوں تو قرآن کس طرح کہتا ہے کہ اللہ کی مرضی کے بغیر پتا بھی نہیں ہل سکتا۔ یہ بھی علم تھا کہ قرآن سچ کہتا ہے۔ میں اپنے طور پر غور کرتا جا رہا تھا لیکن سمجھ نہیں آ رہی تھی۔ پھر ایک دن اللہ نے مہربانی کی اور نہ صرف اس بات کی سمجھ آئی بلکہ اور بھی بہت کچھ سمجھ میں آ گیا۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ میں کافی مہینوں سے ماہنامہ معالج میں نہیں لکھ رہا۔ میں سب ایڈیٹر عین المفر قریشی سے کہا کرتا تھا کہ رسالوں کا مقصد انسانی مدد ہوتا ہے اس لئے اپنے رسالے کو تحقیقی رسالہ بنائیں۔ جب میرے بار بار کہنے کے باوجود بھی انہیں سمجھ نہ آئی تو ایک دن میرے ذہن پر ایک جملہ تیر کی طرح اترا "اتنی عزت اس لڑکی کی قسمت میں نہیں" پھر ایک اور جملہ ذہن پر اترا "اور اتنی عزت اس لڑکی کی قسمت میں ہے کہ گلزار کو متعارف کرا دیا"۔ پھر کیا تھا سارا مسئلہ حل ہو گیا۔ وہ لڑکی تو وہی کچھ سوچے اور کرے گی جو اس کے ماضی کا ردعمل ہو گا اور ماضی کیا ہے؟ ہومیو پیتھی کی ترویج اور ترقی نہیں بلکہ کینٹ فارمیسی کے کمپاؤنڈ بیچنا۔ یعنی رسالے کے مالک نے رسالہ ہومیو پیتھی کی بہتری کے لئے نہیں نکالا بلکہ اپنے کمپاؤنڈز کی مشہوری کے لئے نکالا ہے اور اس رسالے میں کام کرنے والی لڑکی اس سے زیادہ سوچ ہی نہیں سکتی۔ گلزار کا یا کسی اور کا مضمون اپنے رسالے میں شائع کرنا منصور یوسف اور عین المفر کی مجبوری ہے۔ وہ یہ کام ثواب کے لئے نہیں کرتے پیٹ کے لئے کرتے ہیں۔ انہیں output مجبوراً دینا پڑ رہی ہے۔

عین المفر میری بہن ہے اور میں اس کا بھائی ہوں۔ وہ بے چاری انتہائی سادہ، مخلص اور دیانت دار لڑکی ہے۔ وہ اتنی سادہ ہے کہ اسے یہ بھی نہیں پتہ کہ وہ بہت بڑی منافق ہے۔ اس کے باوجود کہ پانچ وقت کی نمازی بھی ہے اور تہجد گزار بھی ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس معصوم لڑکی کو یہ علم کیوں نہیں کہ وہ منافق ہے۔ رسالے کے مالک منصور یوسف سے بھی زیادہ۔ منصور یوسف اس لئے بری الذمہ ہے کہ اسے ہومیو پیتھی سے کوئی غرض ہی نہیں اور عین المفر اس لئے منافق ہے کہ ہومیو پیتھی سے غرض نہ ہونے کے باوجود وہ ہومیو پیتھی سے وفاداری کا دم بھرتی ہے۔ اگر وہ اپنی

صفائی میں کہے کہ وہ تو محض ملازم ہے تو اس کا یہ بہانہ اس لئے نہیں چل سکتا کہ معالج کا ہر قاری جانتا ہے کہ رسالے کی حد تک کرتا دھرتا وہی ہے۔ رسالہ چلانا منصور یوسف کے بس کی بات نہیں۔ اور پھر یہ کہ اگر عین المفر ملازم ہے تو نماز نے اسے کیا سکھایا؟

قارئین! اس میں اس بے چاری کا کوئی قصور نہیں۔ جب آپ لوگوں کو یہ علم نہیں کہ ہومیو پیتھس کو 17 واں گریڈ جرمنی کی کمپاؤنڈ ساز کمپنیاں نہیں لینے دے رہیں تو عین المفر کو کیسے علم ہو سکتا ہے کہ وہ منافق بھی ہے اور مشرک بھی۔ جب تک ہومیو پیتھس کو جرمنی اور جرمنی کے پاکستانی چیچے کمپاؤنڈز دیتے رہیں گے ہومیو پیتھ بس میں ساتھ والی سیٹ پر بیٹھے ہوئے ایم۔ بی۔ بی۔ ایس ڈاکٹر کو نہیں بتا سکے گا کہ وہ بھی ڈاکٹر ہے کیونکہ علم نامی کوئی شے تو اس کے پلے ہے نہیں۔ کیا بوہڑ والے چوک کے کمپاؤنڈیے ڈاکٹر یا کمپاؤنڈ خرید کر ساٹھ روپے یومیہ کمانے والے ڈاکٹر ٹی وی پر ایلوپیتھس کے سوالوں کے جواب دے سکتے ہیں؟ ہومیو پیتھی کی دنیا کا DNA جرمنی ہے۔ وہ پاکستان میں ہومیو پیتھی پر تحقیق نہیں چاہتا صرف زیادہ سے زیادہ خریدار چاہتا ہے۔ عین المفر ایک ذہین لڑکی ہے جس نے آپ سب کو بے وقوف بنایا ہوا ہے۔ وہ ایک دلیر لڑکی ہے وہ لوگوں کے مضامین اور تبصروں کا حلیہ بگاڑ کر رکھ دیتی ہے اور کوئی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ وہ تاریخی حیثیت کی مالک ہے کہ گلزار جتنا بھی آگے نکل جائے اسے متعارف کرانے والی وہ ہے۔ "یملا" ہونا ذہانت کی انتہا ہوتی ہے اور وہ "یملی" ہے۔ وہ اتنی سادہ ہے کہ گلزار کی وہ بات شائع نہیں کرتی جس سے ہومیو پیتھس کا فائدہ ہوتا ہو اور سٹورز کا نقصان ہوتا ہو۔ ہومیو پیتھس کی تعداد اور ان کے حالات اسے زبانی یاد ہیں۔ انسانوں کی اکثریت کا مذہب عین المفر جیسا ہے۔ اس کو میں انٹرنیشنل "یملا" مذہب کہا کرتا ہوں۔ یعنی گرجا، مسجد، مندر اپنی جگہ اور کاروبار اپنی جگہ۔ یہ "یملا" مذہب کیسے ایجاد ہو گیا؟ حقیقت یہ ہے کہ یہ انسانوں کا بہت پرانا مذہب ہے۔

نام نہاد نفسیات کا ایک اصول ہے کہ لوگوں کے کمزور خانے سے بحث کرو۔ اس کے دو طریقے ہوتے ہیں ایک یہ کہ مچھلی پکڑنے کا ڈھنگ سکھانے کے بجائے تلی ہوئی مچھلی فراہم کر دی جائے ریجیسے کہ کمپاؤنڈز اور دوسرا یہ کہ اس دوران لوگوں کو کھیل کود میں لگا دیا جائے جیسے کہ کرکٹ۔ یہ کہانی لمبی ہے۔ یوں سمجھ لیں کہ اس طرح سرمایہ بڑی آسانی سے چند ہاتھوں میں آ جاتا ہے۔ اس کے بعد نفسا نفسی کا دور شروع ہوتا ہے اور چند افراد ایک ایک بیل کو علیحدہ علیحدہ کر کے مارنے لگتے ہیں۔ پھر سلفر جیسے سماوی افراد بھی بھکاری بن جاتے ہیں۔ "عین المفر جی! میرا مضمون شائع ہو جائے گا؟" علماء

کہیں گے "بے عزتی کی پرواہ نہیں کلرک نے کام تو کر دیا"۔

آپ کہتے ہوں گے کہ گلزار بہت over smart بننے کی کوشش کر رہا ہے۔ میرے آبائی شہر بھیرہ کے ایک مفسر قرآن ہیں پیر کرم شاہ۔ جس شخص کو قرآن یہ نہ بتا سکا کہ پیری مریدی کی قرآن اجازت نہیں دیتا۔ جس شخص کو قرآن یہ نہ بتا سکا کہ ضیاء الحق جیسی Dual personality کا ساتھ نہیں دینا چاہیئے۔ جو شخص اپنے نام کے ساتھ "پیر" لکھتا ہے۔ جو 80 سال کی عمر میں بھی ابھی زندہ ہے اور output ذیابیطس کی شکل میں دے رہا ہے۔ میں اسے مفسر قرآن کیسے مان لوں؟ جس مودودی صاحب کو قرآن یہ نہ بتا سکا کہ اچھے بچے اپنے نام کے ساتھ "سید" نہیں لکھا کرتے۔ جس کو قرآن یہ نہ بتا سکا کہ فاطمہ جناح ایک عورت ہے اور عورت کی حکمرانی کی قرآن اجازت نہیں دیتا۔ میں ایسے شخص کو مفسر قرآن کیسے مان لوں؟ ایسے مفسرین نے اگر قرآن پاک سے کوئی بات نکالی ہے تو وہ یہ کہ غنڈے کیسے پالے جاتے ہیں؟ قارئین! آپ نے بے وقوف بننا ہے تو بنیں۔ میں تو نہیں بنوں گا۔ میں نے عین المفر سے بھی یہی کہا تھا کہ "میں آپ کا معالج اس لئے چھوڑ رہا ہوں کہ میں بے وقوف نہیں بن سکتا"۔

میں نے عین المفر کو درجنوں خط لکھے کہ میں معالج میں شوقیہ نہیں لکھتا بلکہ میرا ایک مقصد ہے اور وہ مقصد ہے ہومیوپیتھی پر تحقیق۔ اسے تو میری بات کی سمجھ نہ آئی لیکن درجنوں خطوط کا مجھے اللہ نے یہ صلہ دیا کہ مجھے مسئلہ تقدیر کی سمجھ آ گئی۔ عین المفر نے میرا اور امجد علی جعفری کا دنگل کرانے کے لئے ہم دونوں کو Homotoxicology پر جرمنی مضامین بھیجنے کو کہا۔ جعفری صاحب تو رنگ میں نہ آئے مگر مجھے اپنی output کی تصویری کو باہر نکالنے کی راہ مل گئی۔

کوئی بھی تحریک جو Nationalism سے بحث کرتی ہو تو ایک تو اس کی زندگی چند روزہ ہوتی ہے اور دوسرے وہ جتنی دیر زندہ رہتی ہے انسانیت کو نقصان پہنچاتی رہتی ہے۔ دنیا کا کوئی ایک بھی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ سکھی ہے۔ اگر ایک غریب آدمی کے پاس روٹی کے لئے پیسے نہیں تو محمد بن تغلق کے پاس فوج کی تنخواہ کے لئے پیسے نہیں۔ جاناسب نے ادھر ہے جدھر سے آئے تھے۔ راہ بھی ایک ہے پھر بجائے اس کے کہ کوئی ہمیں دھکے دے کر اوپر چڑھائے ہم والنٹیئر ہو کر کیوں نہ چڑھیں؟ اگر موسم ایک طرح کے نہیں ہیں تو ذہنی کیفیت ہر وقت ایک جیسی کس طرح رہ سکتی ہے؟ عشق ایک ایسی شے ہے کہ سختیوں میں بھی لذت ہے۔ کیا یہ سختیاں ہم اکٹھے نہیں جھیل سکتے؟ کیوں ہر ایک نے ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنا رکھی ہے؟ اور وہ بھی صرف اس روٹی کے لئے جو صرف ورزش

کرنے سے بھی مل جاتی ہے۔

کیا آپ نے کبھی غور کیا ہے کہ جمہوریت آزادی کی دشمن ہوتی ہے؟ جمہوریت بے راہ روی اور نفسا نفسی کا نام ہے۔ تھوڑے ہی سالوں بعد اس جمہوریت کا سیکنڈری الیکشن ہونے والا ہے جس میں ایک نیا عمرانی معاہدہ طے پائے گا جو universalism کی ابتدار ثابت ہو گا۔ اس وقت ہر کوئی قرآن پاک کھول کر بیٹھا ہو گا اور ایسی باتیں قرآن پاک سے ڈھونڈ رہا ہو گا جو اس کو تحفظ دے سکتی ہوں۔ آج تو میں اکیلا اپنے گناہوں کے اسباب، واقعات اور نتائج سے بحث کر رہا ہوں" اس وقت ہر کوئی بتا رہا ہو گا" میں نے یہ کیا اور یہ سزا پائی" منہ پر لگے تو قرآن کی باتیں سمجھ میں آتی ہیں پیسہ کمانے کے لئے تفسیریں لکھنے سے نہیں آتیں۔

اب میں آپ کو بتاتا ہوں کہ قرآن جو کہتا ہے کہ جس کو تم مصیبت سمجھتے ہو وہ دراصل تمہارے حق میں بہتر ہے۔ ذکریا ؑ کی تین دن کے لئے زبان بند ہو جانا کیا Metastasis نہیں۔ مجھ پر جو دشواریاں آئیں اور میں نے انہیں صبر سے برداشت کیا تو تبھی تو کہہ رہا ہوں کہ میں پانچ ارب انسانوں سے آگے ہوں۔ جب تک میرے مریضوں کو اس بات کی سمجھ نہیں آئے گی میں انہیں ٹھیک نہیں کر سکتا۔ میں آپ کو ایک مثال دیتا ہوں۔ ایک نوجوان بیوہ کے جسم میں درد ہوتا ہے اور جسم میں درد کی وجہ جنسی خواہش کو دبانا ہے۔ کیا میری دوا اسے ٹھیک کر سکتی ہے؟ کبھی وہ irritable ہو گی کبھی Depressive ہو گی۔ کبھی مجھے غلط نگاہوں سے دیکھے گی کبھی پتھر دل ہو گی۔ کبھی اس کی گردن اکڑی ہوئی ہو گی۔ اس کے تین علاج ہیں۔ پہلا یہ کہ اسے برائی کی اجازت دے دی جائے۔ یہ کرنے کے لئے پورے معاشرے کو برائی کی اجازت دینا پڑے گی۔ دوسرا یہ کہ اس کی شادی کر دی جائے۔ بچوں والی سے کوئی شادی کرنا بھی پسند نہیں کرتا۔ اور تیسرا اور اصلی حل یہ ہے کہ اسے بتایا جائے کہ اس کی زندگی کا اصل نصب العین صرف output دینا ہے۔ خواہ بیوی کی شکل میں اور خواہ بچوں کی تربیت کی شکل میں اور اس کی جواب دہی اللہ کے سامنے ہے۔ یہ بات میں اسے تب بتا سکتا ہوں جب خود مجھے اس بات کا علم ہو۔ اگر میری اپنی نظریں بھی اس بیوہ پر ہوں اور اس کا انگ انگ بتا رہا ہو کہ وہ Nymphomania کی مریض سمی سی نیو گا ہے تو میں اس کا کیا علاج کروں گا؟

ہومیو پیتھ ہوں یا ایلو پیتھ، وہ خود صحت مند نہیں ہیں تو وہ دوسروں کا کیا علاج کریں گے؟ آپ شاید میری اس بات پر حیران ہوئے ہیں۔ میں وضاحت کرتا ہوں۔ آپ میں سے کوئی ایک بھی مجھے بتا دے کہ سماء (مرد) اور ارض (بیوی) کے حوالے سے میاں بیوی کے درمیان حقوق فرائض کا پیٹرن کیا

ہے؟میں جانتا ہوں کہ اس سوال کا جواب دنیا کے کسی ایک بھی شخص کے پاس نہیں ۔ ہر ایک کے پاس من گھڑت یا کتابی نظریات ہی ہیں ۔ جب پتہ ہی نہیں تو عمل کیا ہو گا اور جب عمل نہیں تو Depression اور irritability نامی دو مرض تو موجود ہیں، بیوی میں بھی اور میاں میں بھی۔ کیا دنیا کے کسی بھی معاشرے میں بچوں کو یہ سکھایا جاتا ہے کہ بیٹی نے شادی کے بعد خاوند کے ساتھ کیا برتاؤ کرنا ہے اور بیٹے نے شادی کے بعد بیوی سے کیا برتاؤ کرنا ہے؟ اگر یہ سوال میں اسلامیات کے پروفیسر سے کروں تو اس "اسلامیات" پڑھانے والے کو شرم بھی نہیں آئے گی کیونکہ اس نے تو تنخواہ لینی ہے ۔ میں انشاء اللہ یہ سب کچھ آپ کو ترتیب دے دوں گا۔ افسوس تو اس بات کا ہے کہ میں اکیلا ہوں ۔ کب دوں گا یہ اللہ کی منظوری پر ہے ۔ فی الحال میں یہ بتائے دیتا ہوں کہ انسان یا کائنات کی فزیالوجی کو میاں بیوی کے تعلقات سے بخوبی سمجھا جاسکتا ہے۔ اس پیٹرن کے تحت میاں بیوی کو ایسی کوئی بیماری نہیں لگتی جس کے لئے انہیں ڈاکٹر کے پاس جانا پڑے۔ اور اگر چھوٹی موٹی بیماری ہو بھی جائے تو دونوں ایک دوسرے کے ڈاکٹر ہیں ۔ قرآن پاک نے ازدواجی زندگی کے لئے جو سیٹ اپ دیا ہے اسے کوئی ایک بھی مفسر نہیں سمجھ پایا۔ سب نے سطحی انداز میں صفحے بھرے ہیں تاکہ کتاب ضخیم ہو جائے اور وہ سکالر کہلا سکیں ۔

آج کے پانچ ارب انسانوں کو بات بات پر Logically پکڑنا میرے لئے کوئی مشکل نہیں ۔ مثلاً ایک جملہ اکثر سننے میں آتا ہے ۔ " یہ جمہوریت کا دور ہے ہر ایک کو رائے دینے کی آزادی ہے " ۔ اگر ایسی ہی بات ہے تو پھر میری مرضی ہے کہ جس کو چاہوں کتا کہوں اور جس کو چاہوں چوہا کہوں ۔ قارئین ! میں بار بار آپ سے کہوں گا کہ آمریت اور جمہوریت ایک ترازو کے دو پلڑے ہیں ۔ جمہوریت بیوی ہے اور آمریت خاوند ہے ۔ جمہوریت کی رٹ لگا کر ہیجڑے مت بنیں ۔ میں ہیجڑوں کے ہاتھ میں سبزی والی ٹوکری تو پکڑا سکتا ہوں ان سے میں تالیاں تو بجوا سکتا ہوں ان سے ٹھمکا لگوا سکتا ہوں لیکن ان کی نامردی کا علاج نہیں کر سکتا ۔ آپ جتنے زیادہ جمہوری ہوتے جائیں گے اتنا ہی ایسٹروجین کا لیول آپ کے اندر بڑھتا جائے گا۔ اور پھر آپ کی بیویاں شہزادیاں ہوں گی اور آپ خواجہ سرا ہوں گے۔ اگر ہو سکے تو عورتوں کو برابری کا حق دلوانے والی ادیباؤں کے منہ پر بھی تھوڑا تھوڑا مارتے رہا کریں ۔

ایک شادی شدہ عورت کی داڑھی مونچھیں نکلنے لگیں تو مجھے پتہ چل جاتا ہے کہ اس کے خاوند کی وفات ہونے والی ہے یا اس کے ساتھ کوئی ایسا واقعہ ہونے والا ہے کہ اسے کما کر کھانا پڑے گا۔ یہ اس لئے کہ اس کے اندر امر کی مقدار زیادہ ہو گئی ہے اور عورت کے اندر امر کی مقدار کے زیادہ ہو جانے کا

مطلب یہ ہے کہ جو کچھ اسے خاوند کی طرف سے ملنا ہے وہ اسے مل گیا۔ اب جب وہ مل گیا تو پھر مقصد تو
قوت کا حصول برابر ہونے سے ہے لہذا پھر شادی نہیں ہو گی۔ کاش آپ تھوڑا سا غور کر لیجئے کہ عمر رسیدہ
کنواریوں کی تعداد کیوں بڑھتی جا رہی ہے؟

میرے قوت والے فلسفے کو ذہن نشین کرنے کی کوشش کریں۔ ایک خاتون نے مجھے کہا تھا
"ڈاکٹر صاحب! مجھے ایسا خاوند چاہیے تھا جو آپ کی طرح میٹھی میٹھی اور فلسفیانہ باتیں کرتا ہو مجھے کروڑ
پتی لنگور نہیں چاہیے"۔ اور میں نے اسے جواب دیا تھا کہ وہ لنگور ہی تو اس کا امتحان ہے اور میرے
تقدیر والے فلسفے کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ یہ ارضی کائنات End-Product ہے۔ میں صرف
اپنے ماں باپ کا ہی نہیں بلکہ ایک بہت لمبی تاریخ کا بیٹا ہوں۔ میرے ہاتھ میں صرف حال ہے جو ہر لمحہ
ماضی بنتا جا رہا ہے اور مستقبل کو مرتب کرتا جا رہا ہے۔ عین الفر میری باتیں اس لئے نہیں سمجھ سکتی
تھی کہ اس کا حال اس کے ماضی کا End-Product تھا اور ماضی" پہلے "مذہب سے بحث کرتا تھا۔
میں نے جو قاب قوسین والی تصویر دی ہے۔ اس پر غور کرنے کی کوشش کریں۔ خانہ کعبہ کو کائنات
کا مرکزی نقطہ سمجھ کر اس پر غور کریں۔ نبی اکرمؐ کی پیدائش سے پہلے لوگوں کو علم تھا کہ کائنات کا
مرکزی انسان مکہ میں پیدا ہو گا۔ میں نہیں جانتا کہ ان کے پاس کونسی تصویر تھی۔ بہر حال یہ ایک ایسا
نکتہ ہے جس سے کائنات کے تمام معاملات کو سمجھا جا سکتا ہے۔ ہر انسان میں مادہ کی مقدار ایک جتنی
ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ کوئی جون کے دن رات کی طرح ہے جس میں دن زیادہ اور رات کم اور کوئی
دسمبر کے دن رات کی طرح جس میں رات زیادہ ہے۔ نبی اکرمؐ کو وہ انا نومی ملی جس میں نہ صرف یہ کہ
دن اور رات کا فرق انتہائی قلیل تھا بلکہ جب وہ پیدا ہوئے تو کائنات پر بھی بہار کا موسم تھا۔ آج ہم
نے ایک تو یہ دیکھنا ہے کہ کائنات اس وقت "ایک مریض کی وہ منفرد اودیات" نامی میری کتاب میں
بنے ہوئے دائرے کے کونسے خانے میں ہے اور اس خانے کی کیا صفات ہیں اور 21 ویں صدی میں
کائنات کونسے خانے میں ہو گی۔ اس سے ہم مختلف Eras کا مزاج معلوم کر سکتے ہیں

سے معلوم کیا جا سکتا ہے کہ 500 سال پہلے سیکنڈری الیکشن کسی نبی کے پرائمری الیکشن کی Experimentation ہے۔ آج ہم کس نبی کے سیکنڈری الیکشن سے گزر رہے ہیں اور 500 سو سال بعد کونسے نبی کے معجزے کی Experimentation ہو گی۔ اس فلسفہ سے آپ کو معلوم ہو گا کہ میرے ہم عمر کے لوگ لتا کے دکھی گانے کیوں سنتے ہیں اور آج کی نسل عالمگیر کو کیوں سنتی ہے؟

آپ میں سے جس جس نے مجھے دیکھا ہے یا میری تصویر دیکھی ہے وہ مجھے بدصورت نہیں کہہ سکتا۔ اللہ نے مجھے خوبصورت اناٹومی اور اچھا دماغ دیا ہے تو اتنی ہی میری ذمہ داری بھی ہے۔ میں نے کہا ہے کہ میں وہ ہوں جو صدیوں بعد پیدا ہوتے ہیں تو اس میں میں اپنی بڑائی نہیں ظاہر کر رہا۔ میری اناٹومی ایسی ہے کہ اسے زیادہ دیا گیا ہے اور اس نے زیادہ کام کرنا ہے۔ راسپوٹین بے شک ایک برا آدمی تھا لیکن اسے ساری دنیا جانتی ہے۔ ہٹلر ایک برا آدمی تھا اس کی شہرت سے آپ انکار نہیں کر سکتے۔ اگر آپ میرے قوت، تقدیر اور قاب قوسین کے فلسفہ کو سمجھ جائیں تو یہ سب کچھ آپ کے لئے جاننا مشکل نہیں رہے گا۔ اللہ ایک Defective آدمی کی کمی اسے سکیچر بنا کر پوری کر دیتا ہے۔ ایک imbecile عورت کو کروڑ پتی کے ساتھ بیاہ دیتا ہے۔ اگر مجھے شکل بھی دی گئی اور عقل بھی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں نے کچھ کرنا ہے خواہ اچھا کروں یا برا کروں۔ آپ اکبر کو ہمایوں کے گھر پیدا ہونے سے روک نہیں سکتے۔

جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ گلزار خود نمائی کرتا ہے۔ انہیں میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ گلزار کو شہرت سے غرض نہیں صرف اور صرف اپنی اناٹومی کو پاک کرنے سے غرض ہے۔ گلزار اپنے آپ کو اللہ کے سامنے شرمندہ دیکھ رہا ہے وہ اپنی سرخروئی چاہتا ہے۔ اسے جنت کے باغ بھی سامنے نظر آ رہے ہیں اور آگ کے شعلے بھی۔ نہ دولت گلزار کے کام آئے گی اور نہ شہرت۔ گلزار ساغر صدیقی کی طرح شہرت پا کر فٹ پاتھ پر نہیں مرنا چاہتا۔

میں عجیب حالات سے گزر رہا ہوں۔ ایک طرف سابقہ گناہ ہیں دوسری طرف مشن۔ مشن یہ ہے کہ ہمالیہ کی چوٹی پر کتنا چڑھ پاتا ہوں۔ اور اس کا انحصار اس بات پر ہے کہ آپ لوگوں کو کتنی Output دیتا ہوں۔ جتنی آپ لوگوں کو زیادہ Output دوں گا اتنا ہی زیادہ ہمالیہ کی چوٹی کی طرف بڑھوں گا۔ دولت سے مجھے غرض نہیں، شہرت سے مجھے سروکار نہیں پھر مجھے آپ سے کیا لالچ ہو سکتا ہے؟ میری زندگی کا مقصد کاغذ پر کائنات کا جیومیٹریکل پلان رکھنا ہے۔ چونکہ یہی پلان اگلی دنیا کا بھی ہے اس لئے اسی پلان کے اندر میں نے جنت اور دوزخ کا وجود بھی ثابت کرنا ہے اور ان کے مختلف

طبقات بھی ۔ یہ سارا کچھ میرے ذہن میں واہمہ کی شکل میں موجود ہے ۔ جس کو میں تصویر کی شکل نہیں دے پا رہا۔ ذرا سوچیں کہ اگر آپ کراچی سے لاہور آ رہے ہوں تو رائے ونڈ پہنچ کر گھر پہنچنے کے لئے تجسس بڑھ جاتا ہے اور میری تو ابھی گاڑی ہی کراچی سے لاہور کو اب چلی ہے بلکہ ابھی صرف سیٹیاں بجا رہی ہے چلی بھی نہیں لیکن میں تصور میں لاہور کو دیکھ رہا ہوں ۔ اگر آپ میری جگہ اپنے آپ کو رکھ کر سوچیں تو پھر آپ کو میری بے چارگی کا خوب علم ہو جائے گا۔

میں جانتا ہوں کہ میرا کام کم از کم پندرہ سال کا ہے اور وہ بھی اس صورت میں کہ چوبیس گھنٹے کام کروں اور گناہ ایک بھی نہ کروں کیونکہ ایک چھوٹا سا گناہ دو چار میل پیچھے دھکیل دیتا ہے ۔ صرف کسی کو غصے سے دیکھنے سے دو دو دن تک Data نہیں اترتا اور عقل یوں ماری جاتی ہے جیسے مجھ میں علم نام کی کوئی شے ہی نہیں ۔ میں نہیں جانتا کہ اللہ نے مجھ سے کتنا کام لینا ہے؟ کیا میں اپنا کام مکمل کر پاؤں گا یا نہیں یہ اللہ بہتر جانتا ہے ۔ لہذا جو جو کچھ مجھے ملتا جائے گا وہ ساتھ ساتھ آپ کو دیتا جاؤں گا۔ چونکہ میں بنیاد سے بحث کر رہا ہوں ۔ اس لئے میری تحریریں ہر شعبہ زندگی کے لئے کار آمد ہیں ۔

میں نے اپنے آپ سے وعدہ کیا تھا کہ 14 اگست 1995 تک انشاء اللہ اپنی انانومی کو پاک کر لوں گا۔ چند مہینے رہ گئے ہیں اور اپنی انانومی کو پاک کرنے کے حوالے سے ابھی میرا بہت سارا کام پڑا ہے۔ میری تحریروں کو نہ سچ سمجھیں اور نہ جھوٹ، بلکہ ان پر صرف غور کریں اور پرکھیں ۔ میں واقعی سلفر ہوں لیکن منفی نہیں ہوں ۔ مجھے ٹارچر دینے کے لئے میرے سوال ہی کافی ہیں ۔ آپ لوگ سطحی باتوں سے مجھے ٹارچر نہ دیا کریں بلکہ جو کچھ آپ کے پاس ہے اس سے مجھے مثبت انداز میں آگاہ کیا کریں ۔ آپ کی معمولی باتیں بھی میرے لئے بہت زیادہ اہم ہوتی ہیں ۔ آپ لوگوں کو نہیں معلوم کہ آپ کے عام سے خطوط سے میں نے کیا سیکھا ۔ مجھے اذیت دینے کے لئے تو پوری کائنات سوال بن کر میرے سامنے کھڑی ہے ۔ میں نے تو اس سوال کا بھی جواب تلاش کرنا ہے کہ میری بیٹی 25 جولائی 1986 کو کیوں پیدا ہوئی بیمار رہی اور کیوں 28 جولائی 1992 کو فوت ہو گئی ۔ ہم گھر کے چار افراد کیوں ہیں تین یا پانچ کیوں نہیں ۔ چار ہیں تو ہمارے ذمے کونسا کام ہے پانچ ہوتے تو کونسا کام ہوتا؟ اس حوالے سے میں صرف آپ کو ہلکا سا اشارہ دیتا ہوں ۔ اولاد بھی قوت ہوتی ہے ۔ ممکن ہے کہ بیٹی زندہ رہتی تو مجھے عقل کی قوت اتنی زیادہ نہ ملتی ۔

ایک جرنیل ہو یا ایک وزیر اعظم، میری نظر میں ان کی کوئی حیثیت نہیں میں نے صرف یہ دیکھنا ہے کہ انسان وہ ہے جو قوانین قدرت کا پابند ہے ۔ اگر آپ لوگ اپنی اپنی انانومی کو سدھارنا چاہتے ہیں

، امراض سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتے ہیں ، اللہ کے سامنے سرفرو ہونا چاہتے ہیں تو صرف حال کی Output کو پیش نظر رکھیں ۔ یہ کام مشکل ضرور ہے لیکن اس میں ایک لذت ہے۔ میری اس Output کی تصیوری پر عمل کرتے ہوئے اللہ آپ کو سب کچھ دے گا ذکریاؑ کی طرح بڑھاپے میں بچےؑ بھی دے گا لیکن کوشش یہی کرنا کہ Output بلاک نہ ہو۔

مجھے روزانہ ایک دو خط ملتے ہیں کہ آپ کا فلاں نکتہ آزمایا اور کامیابی ہوئی۔ میری باتوں سے لوگ پیسہ کمائیں اور میری آمدن ڈیڑھ ہزار پر آ جائے۔ یہ معمولی سوال نہیں تھا۔ یہ میری، میری بیوی اور میرے بچوں کی آزمائش تھی۔ اللہ اسی طرح آزماتا ہے اور خدا کا شکر ہے کہ آپ لوگوں کی حوصلہ افزائی میرے لئے غیبی امداد ثابت ہوئی اور میں پاس ہو گیا۔ آپ لوگوں کے خطوط میرا حوصلہ بڑھاتے رہے۔ اگر آپ لوگوں کو Output نہ دی ہوتی تو آپ لوگوں کی طرف سے حوصلہ افزا خطوط نہ ملتے ۔ میں کلینک سے خالی ہاتھ اٹھنے لگتا تو ڈاکیا خط لے کر آ جاتا" شاباش میرے بیٹے" ، " شاباش میرے بھائی" ۔ میں نے اللہ سے دعا کی تھی کہ یا اللہ میرے رزق کو حلال کر دے ۔ مجھے رزق حلال کی سمجھ بھی آ گئی قوت کی تصیوری بھی مل گئی اور اب !

اب آپ بتائیں کہ ہے کوئی دنیا میں ایسا ڈاکٹر جو صرف صبح تین گھنٹے کلینک کرتا ہو اور باقی سارا دن گھر بیٹھتا ہو اور اس کی ہر ضرورت پوری ہو رہی ہو۔ میں اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ نبی اکرمؐ پر حملہ کرنے والے کافر کے ہاتھ سے تلوار گر گئی تھی۔ اللہ نے کافروں کو غار ثور میں جھانکنے کی توفیق ہی نہیں دی تھی۔ بنی اسرائیل کو من و سلویٰ ملتا رہا تھا۔ اور یہ بھی جانتا ہوں کہ اللہ یوسفؑ کو جیل میں بھیج کر بادشاہ کے ذہن سے یہ بات ہی نکال دیتا ہے کہ یوسفؑ نام کے ایک قیدی کو جیل بھیجا تھا۔

خدا کے لئے اپنی اپنی رکی ہوئی Output کو جاری کیجئے ۔ اپنی خاطر اپنی اولاد کی خاطر، آنے والی نسلوں کی خاطر، کیوں کہ ان کی اناٹومی آپ کی ہی end-result ہے ۔ جس کے پاس قوت کی جو شکل ہے وہ اس سے output دے ۔ ذہن بھی ایک قوت ہے قلم بھی ایک قوت ہے ۔ اچھی آواز بھی ایک قوت ہے ۔ خوبصورت دانت اور خوبصورت بریسٹ بھی ایک قوت ہے ۔ بیوی کی خوبصورت مسکراہٹ اس کے خاوند کے لئے Output ہے ۔ اس کی خوبصورت چھاتی اس کے خاوند کے لئے Output ہے ۔ عورت اپنی ذمہ داریوں سے ہی عہدہ برا ہو جائے تو بڑی بات ہے ۔ اس کی اناٹومی مردوں والے کام کرنے کے لئے نہیں بنائی گئی۔ اگر وہ ایسا کرے گی تو اس کی چھاتیاں بد نما ہو جائیں گی

اس کا جسم گداز نہیں رہے گا بلکہ لکڑی کی طرح ہو جائے گا۔ یا اس کا خاوند فوت ہو جائے گا یا اسے طلا
ل جائے گی اور یا اس کے میاں کو P.D. برابر رکھنے کے لئے عورت بننا پڑے گا۔ جب وہ عور
بنے گا تو اس کے اندر اینڈروجینز کا لیول گر جائے گا وہ ہم بستری کے قابل نہیں رہے گا اور ا
عورت کو مرد بنتے بنتے ایک غیر مرد کے نیچے لیٹنا پڑے گا۔ اپنے خاوند کی بات نہ ماننے والی کو غیر مرد ک
ہر بات ماننا پڑے گی۔

میں اپنا غصہ اہل علم پر اس لئے زیادہ نکالتا ہوں کہ انہیں قوت عقل کی شکل میں ملی ہے۔ یہ قو
کی سماوی حالت ہے۔ معاشرہ کو بہتری یا بدتر انہیں لوگوں نے کرنا ہوتا ہے۔ لیکن یہ لوگ ارضی قو
کے آگے بکنے لگتے ہیں۔ میں ان کارڈیم، لیکس، سلفر، فاسفورس وغیرہ کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ جن
عقل زیادہ ملتی ہے اسے جنسی قوت بھی زیادہ ملتی ہے اور دوسری طرف روپیہ پیسہ نہیں ملتا۔ یہ لوگ
روپے پیسے کے لئے بک جاتے ہیں اور عقل کے بجائے جنسی قوت کی طرف مائل ہو کر راسپوٹین
جاتے ہیں۔ یہ لوگ خدارا اپنی پیغمبرانہ صلاحیت کا بیڑہ غرق نہ کریں۔

میرا یہ دیباچہ کسی بھی ناول سے کم دلچسپ نہیں۔ لوگ ناول ایک بار پڑھتے ہیں لیکن میرا
دیباچہ بار بار پڑھا جائے گا۔ کیا یہ سماوی لوگ Creative کام نہیں کر سکتے؟ یہی لوگ تو اصل ڈاک
ہیں لیکن یہ تو اپنا بھی علاج نہیں کر رہے۔ انسانوں کے امراض کو ٹھیک کرنا فارمیسیوں کے بس کی با
نہیں۔

آخری بات یہ کہنا چاہتا ہوں کہ زمین ہو، بیوی ہو یا عوام، بے شک یہ sub-ordinate
لیکن ان سے جواب طلبی تب ہو سکتی ہے جب انہیں سب کچھ پہلے اسی طرح دیا جائے جیسے اللہ
انسان کو سب کچھ دے کر جواب طلبی کی ہے۔

آج آدھی رات کو اندر کی ہوک کے ساتھ آپ لوگوں کو صحت کی دعا دیتے ہوئے اجازت چاہتا ہو

والسلام

کلینکل ٹپس

اور جسے ہم بڑی عمر کا کریں اسے پیدائش میں الٹا پھیر یں۔ (36/86)

ائر فورس کی سروس کے دوران جب کبھی میری بیگم تنخواہ کی کمی کا رونا روتی تو میں اسے کہا کرتا "مجھے اللہ نے ایک شے دے دی ہے وہ شے میرے پاس ہے تو مجھے کسی اور شے کی ضرورت نہیں۔" اور وہ شے ہے ادراک۔ اس دور میں اور آج کے دور میں فرق یہ ہے کہ اس دور میں میں اپنے دماغ پر اتراتا تھا اور آج اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں۔ جو دعا میں اکثر مانگتا ہوں وہ یہ ہے کہ اے اللہ مجھے برانا کارب بننے سے پہلے پہلے اٹھا لینا۔

اللہ قرآن پاک میں فرماتا ہے "اے نبی اگر تم Negative ہوتے تو تمہارے عمر دو گنی کر دیتا"۔ Negativity کیا ہے؟ اللہ نے سماعت، ابصارت اور ادراک پر بہت زیادہ زور دیا ہے۔ انہیں تین چیزوں سے کائنات، اللہ اور اپنی ذات کی پہچان ہوتی ہے۔ جو یہ پہچان نہیں کرتا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے ان تین چیزوں کو استعمال نہیں کیا۔ یہ تینوں چیزیں بچپن میں نہیں ہوتیں۔ بڑھاپا بچپن کی طرح ہوتا ہے اور گناہ گاروں کی قسمت میں ہوتا ہے۔

مجھے قرآن پاک نے بتایا کہ چالیس سال کی عمر میں توبہ بھی ایک نعمت ہے۔ میں نے اس نکتہ سے فائدہ اٹھا لیا۔ اللہ نے مجھے چالیس سال کی عمر سے پہلی ہی اس قدر آزمائشوں میں ڈال دیا کہ اب میرے بہکنے کی کوئی صورت ہی نہیں رہ گئی اس لئے میں انشاء اللہ برانا کارب کا Senile Dementia بننے سے پہلے ہی کوچ کر جاؤں گا۔ زر، زن اور زمین ہی خریدتے ہیں اور زر، زن اور زمین ہی مجھے خرید نہیں سکتے۔

ایک عورت اپنے بچے کو لے کر آئی جسے چنبل تھی۔ میں نے بچے کو بیبی لانم دی۔ اس کے سارے جسم پر چنبل نکل آئی۔ میں جانتا تھا کہ یہ بچے کے حق میں بہتر ہے لیکن وہ عورت یہ بات نہیں جانتی تھی اس لئے علاج چھوڑ گئی۔ ایک غریب ایجنٹ بچوں کی روٹی پوری نہیں کر سکتا اس کے باوجود وہ ایک نظریہ یا Organization کے لئے کیوں زندگی وقف کر دیتا ہے؟ اس لئے کہ وہ مذکورہ عورت کی طرح حقیقت سے بے بہرہ ہے۔ خلیہ یا انسان کی قوت حیات کا رخ کسی اور طرف مبذول ہوتا ہے۔

ڈاکٹر کو علم ہوتا ہے کہ چنبل کو دبا دینے سے ظاہری طور پر مرض غائب ہو جائے گا لیکن مریض کو ذہنی طور پر satisfaction نہیں دے سکے گا۔ مریض بے شمار امراض میں پھنستا چلا جائے گا۔ جو لوگ وقتی فوائد لینے کی کوشش کرتے ہیں۔ Organizations ان سے اسی طرح کام لیتی ہیں۔

یونیورسٹی کا طالب علم اپنے کرائے خرچے پر روس جاتا ہے۔ یونیورسٹی میں چنبل کے مریض کی طرح اسے Palliate کیا جاتا ہے جس سے اس کے اندر ٹوٹ پھوٹ کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔ پھر جس طرح ایک مریض سے کہا جاتا ہے کہ فلاں ڈاکٹر کے پاس جاؤ اور وہ ڈاکٹر پر ڈاکٹر بدلتا چلا جاتا ہے اور آخر مریض کسی ایک ڈاکٹر، حکیم یا پیر پر انحصار کر لیتا ہے اسی طرح طالب علم اپنے خرچے پر روس، امریکہ یا لندن کا رخ کرتا ہے۔

ان پڑھ شیعہ سنی ہو جاتا ہے یا ان پڑھ سنی شیعہ ہو جاتا ہے اور پڑھا لکھا احمدی ہو جاتا ہے۔ تینوں بے وقوف اپنے آپ کو سکالر سمجھ بیٹھتے ہیں۔ 1985 سے احمدی میرے پیچھے غیر محسوس طریقے سے پڑے ہوئے ہیں اور ان بے وقوفوں کو میرے پیچھے لگایا ہوا ہے جو غیر محسوس طریقے پر اپنے مذہب سے مخلص ہیں۔ جب میں نے کہا کہ مجھے عیسیٰؑ کی واپسی کا سائنٹیفک ثبوت دو تو بڑے چھوٹوں سے کہنے لگے "یہ آدمی پھنسنے والا نہیں، کسی اور کے پیچھے لگو"۔

ایک نوجوان یہودی یا روسی لابی کا غیر محسوس طریقہ پر آلہ کار اس لئے بنتا ہے کہ وہ بیمار ہے آسرے ڈھونڈنے کے بجائے

بچہ شرارتی ہوتا ہے، خود غرض ہوتا ہے۔ اس کی ذہنی عمر بندر جتنی ہوتی ہے۔ اس کے اندر فہم وادراک کون ڈالتا ہے؟ یہ سارا کچھ پچوٹری غدود کے ذمے ہے۔ ادراک کی صلاحیت بیریم کے پاس ہے۔ بیریم کاربن کے ساتھ مل کر پچوٹری کے ان خلیات کو تحریک دیتی ہے جن کا رد عمل دماغ کے ان خلیات پر ہے جن کا تعلق Perception سے ہے۔ یہ دماغ کا وہ حصہ ہے جو انسان کو باقی تمام جانوروں کی نسبت کہیں زیادہ ملا۔ کاربن مٹی کے قائم مقام ہے۔ جب بیریم کی کمی ہو تو انسان ذہنی طور پر مٹی رہ جاتا ہے۔ بچوں میں بھی بیریم کی کمی ہوتی ہے اور بوڑھوں میں بھی۔ بیریم سماوی عنصر ہے اور کاربن ارضی عنصر ہے۔

برائٹا کارب میں جو شریانوں کی سختی اور گومڑ پائے جاتے ہیں تو وہ دراصل بیریم کی کمی ہے۔

بچپن میں endocrine glands کی ان نوی مکمل نہیں ہوتی اور بڑھاپے میں Decay کی طرف مائل ہوتی ہے۔ زندگی سلفر اور فاسفورس کے پاس ہے اور ان کی کمی ہی بڑھاپے کا باعث بنتی ہے۔ بڑھاپے کے Senele Dementia کے لئے قرآن پاک میں لفظ "الفند" (ف ن د) آیا ہے۔ 12/94۔ کمانڈ مرد کے پاس ہے اس لئے۔

Commanding qualties کے زوال کا مسئلہ مرد کے ساتھ ہی بنتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عورتیں بڑھاپے میں برائٹا کارب نہیں بنتیں۔ بوڑھی عورتوں کے لئے جس کو دقت ملے سارسپریلا کا مطالعہ کرے۔ برائٹا کارب پچوٹری کو تحریک دیتی ہے اور سیکنڈری ایکشن دماغ کو تحریک دیتا ہے۔ برائٹا کارب خود قد نہیں بڑھاتی یعنی سیدھی ہڈیوں کو نہیں جاتی بلکہ اس کا رد عمل فاسفورس اور آیوڈین کو تحریک دیتا ہے۔ یہ صورت مرکز سے محیط پھر محیط سے مرکز اور پھر مرکز سے محیط کو گھڑی کی سوئی کی طرح بنتی ہے۔ یوں سمجھ لیں کہ ایک درخت کی جڑ سے ایک تحریک پتوں کو گئی۔ پتوں نے فیڈ بیک جڑ کو دیا پھر جڑ نے ایک بجے کے بجائے دو بجے کا Message پتوں کو بھیجا۔

سلفر اور فاسفورس حرارت دینے والی ادویات ہیں اور درحقیقت ان ہی کی کمی سے جسم کے اندر سختی آتی ہے یا کاربن کی زیادتی بنتی ہے۔ خواہ گومڑ ہوں، کینسر ہو یا فیل پا۔

برائٹا کارب کے مریض کو پراسٹیٹ گلینڈ کا مسئلہ بنتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یا تو مریض نے جوانی گندی گزاری ہے اور یا جوانی گندی گزار رہا ہے۔ Boldness کا تعلق دل سے بھی ہے اور دماغ سے بھی۔ برائٹا دل کو کمزور کرتی ہے اور اس میں دل کی دھڑکن پائی جاتی ہے۔ برائٹا دل کی رفتار کو تیز کرتی ہے۔ یہ برائٹا کا پرائمری ایکشن ہے جو حد اعتدال سے بڑھا ہوا ہوتا ہے۔ یوں سمجھ لیں کہ گرمی سے دل میں Dilation ہوتی ہے۔ شرمیلے لڑکے جو لڑکیوں سے بات نہیں کر سکتے وہ جب مشت زنی کا شکار ہوتے ہیں تو ایک طرف انہیں سرعت انزال کا مسئلہ بنتا ہے اور دوسری طرف پراسٹیٹ کا۔ بوڑھوں میں بھی جب پراسٹیٹ کا مسئلہ ہوتا ہے تو دراصل یہ برائٹا کا پرائمری ایکشن ہے۔ ایسی صورت میں بوڑھوں میں نامردی کے باوجود جنسی خواہش کی زیادتی ہوتی ہے اور مثانہ کی برائٹا کی علامات سٹافی اور کینتھرس جیسی ہوتی ہیں۔

پراسٹیٹ کا مسئلہ اکثر ایسے بوڑھوں میں ہوتا ہے جو رنڈوے ہوتے ہیں۔

بیریم کی Deficiency اگر جوانی میں ہو تو بچہ جوانی میں شرمیلا رہتا ہے لیکن اندر سے بہت زیادہ Aggressive ہوتا ہے۔ Aggressiveness چونکہ اکثر جنسی عدم اطمینانی کی وجہ سے ہوتی ہے اس لئے اعضائے تناسل متاثر ہوتے ہیں۔ یہ مذکر دوا ہے اور اس کی زیادہ تر علامات مردوں میں پائی جاتی ہیں۔

مونث مذکر کا مسئلہ کچھ ایسا ہی ہے جیسے اشوکا عورتوں کی دوا ہے یا نکس مردوں کی دوا ہے۔

کینتھرس، سٹافی اور برائٹا میں فرق یہ ہے کہ پہلی دونوں دواؤں میں دماغ کی نشوونما ٹھیک ہوتی ہے اور برائٹا میں ذہنی نشوونما کی کمی ہوتی ہے۔ پراسٹیٹ کی تینوں دوائیں ہیں۔

ہر وہ دوا جس میں مسوڑھوں کا گوشت دانتوں کو چھوڑ دیتا ہے برائٹا کے زمرے سے اس لئے آتی ہے کہ بڑھاپے میں گوشت ہڈیوں کو چھوڑ دیتا ہے۔

قارئین! میری earning من و سلویٰ ہے جو مجھے اللہ کی طرف سے ملتی ہے خواہ کسی بھی شکل میں ملے۔ میں جب تک زندہ ہوں انشاء اللہ آپ لوگوں کو Output دیتا رہوں گا لیکن آپ لوگوں پر بھروسہ کرنے کے لئے مجھے نبی آخر الزمان کی مدینہ کی زندگی کو پیش نظر رکھنا ہو گا۔

اللہ ایک شے زیادہ دیتا ہے اور ایک شے کم دیتا ہے۔ ہر سماوی مزاج آدمی یعنی جس کو علم کی دولت زیادہ ملتی ہے اس کے جنسی اعضاء بھی زیادہ مضبوط ہوتے ہیں۔ چونکہ قوت کی یہ شکل روپے پیسے سے زیادہ طاقتور ہوتی ہے اس لئے امتحان بھی بڑا ہوتا ہے۔ ایسے آدمی کے سامنے دولت جب بھی آئے گی اسے خریدنے کے لئے آئے گی۔ اور وہ اپنی عقل کو جنس کی طرف موڑنے کی کوشش کرے گا۔ آپ میں سے جو لوگ علم مزاج ہیں وہ جان لیں کہ عورت اور روپیہ دونوں ان کے لئے زہر ہیں۔ ایسے لوگوں کی ایک خاص نشانی یہ ہے کہ یا تو ان کی جیب میں روپیہ ہوتا نہیں اور اگر آئے تو ٹھہر نہیں پاتا۔ میں زیرو پر آیا تو مثبت ہو گیا۔ آپ میں سے جو جو زیرو پر ہیں ان کے لئے مثبت ہونے کا بہترین موقع ہے۔ مثبت ہونا ان لوگوں کے لئے مشکل ہوتا ہے جو Status Complex کی وجہ سے ایک جھوٹا Status بنا چکے ہوں۔

اللہ جتنی طاقت دیتا ہے اتنا کام لے کر مارتا ہے۔ ارضی مزاج ہو یا سماوی، دونوں مزاجوں کے لوگ خلیہ کے محیط سے مرکز تک پھیلے ہوئے ہوتے ہیں۔ لیکن انسانی خلیہ کی کنٹرولنگ سماوی لوگوں کے پاس ہوتی ہے خواہ وہ محیط پر پڑے محض ٹیچر ہوں یا RNA کے مقام والے سکالر۔ چونکہ ان لوگوں نے علمی کام کر کے لانا ہوتا ہے اس لئے یہ لوگ اچھے ہوں یا برے ان کا سفر Traditionalism سے Modernism کی طرف ہر حال میں ہوتا ہے۔ یعنی یہ لوگ کوئی چیز ضرور دیتے ہیں خواہ اچھی دیں یا بری۔ اولاد کی شکل ماں باپ کے کام کا نتیجہ ہوتی ہے۔ ایسے لوگوں کی اولاد دولت مند پیدا ہوتی ہے خواہ یہ لوگ اچھے ہوں یا برے

آپ نے دیکھا ہو گا کہ پلاٹینا ایک طرف انتہائی ذہین ہوتی ہے تو دوسری طرف پستی بھی اسے اتنی ہی زیادہ ملی ہوتی ہے اور جنسی اعضاء کا جائز استعمال ہی اس کا امتحان ہے۔ اسی طرح کم عقل خواتین کے پاس رزق زیادہ ہوتا ہے۔

کہتے ہیں جو سننا نہیں چاہتا وہ بہرہ ہو جاتا ہے۔ برائنا بہرے پن کی چوٹی کی دوا ہے۔ دوسری طرف جس عضو سے زیادہ کام لیا جائے آخر کار وہ تھک جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص جوانی میں زیادہ بولتا ہے، اعتدال سے بڑھتا ہے تو بڑھاپے میں اسے زبان کا فالج ہو جاتا ہے۔ برائنا ان لوگوں کی تصویر ہے جو اندھے ہیں، بہرے ہیں، گونگے ہیں اور ادراک نہیں رکھتے۔ آنکھوں کے بارے میں یہ دیکھنا ہے کہ جو دیکھنا نہیں چاہتا وہ بھی اندھا ہو جاتا ہے اور جو زیادہ دیکھتا ہے وہ بھی اندھا ہو جاتا ہے۔ برائنا میں آنکھوں پر موتیا آتا ہے۔

گریفائیٹ، سکیل کار اور برائنا میں چہرے پر مکڑی کے جالے کا احساس ہوتا ہے۔ کچھ اور بھی دوائیں ہیں جو اس وقت ذہن میں نہیں ہیں۔ مکڑی کا جالا بھی اچھے انسان کی علامت نہیں۔ یہ بے راہ روی کی علامت ہے اور خاص طور پر رشوت کی طرف جاتی ہے۔ بوڑھے راشیوں کے چہروں پر مکڑی کے جالے کا احساس ہوتا ہے۔

بھوک کے باوجود نہ کھانا برائنا کی ایک خاص علامت ہے۔ زقوم (تھوہر) کا دودھ ایک آدمی کے آگے رکھا جائے تو وہ بھوک کے باوجود اسے نہیں پیئے گا۔ جہنم کی یہ تصویر برائنا کے اندر موجود ہے۔ کھانا گلے میں اٹک جانا جس بھی دوا میں ہے اس دوا کا مریض جہنمی ہوتا ہے۔ اپنے آپ کو سیدھا کر لے تو اللہ معاف کر دیتا ہے۔

برائنا کا اور کاسٹی کم کا زبان کا فالج زبان کے زیادہ اور ناجائز استعمال کا نتیجہ ہے۔ شکوے شکایات اور زبان سے گھر والوں کو تنگ اچھا انسان نہیں کرتا بلکہ ہر ابتلا پر صبر کرتا ہے۔

قارئین! قرآنی عربی اللہ کی زبان ہے۔ کائنات کی اناٹومی کی زبان ہے۔ قرآن کے ہر لفظ کی ایک مخصوص ترتیب ہے۔ میں نے پچھلے پیرے میں لکھا ہے کہ "زیادہ اور ناجائز استعمال" قرآن اس طرح کی باتیں نہیں کرتا۔ اس کے پاس "زیادہ اور ناجائز" کے لئے ایک مخصوص لفظ ہو گا۔

برائنا کا مریض پتلی چیزیں نگل سکتا ہے اور اگنیشیا کا مریض ٹھوس چیزیں نگل سکتا ہے۔ لطیف

کثیف کی خواہش کرتا ہے اور کثیف لطیف کی۔ اگنیشیا کہتا ہے مجھے کثیف کرو اور برائنا کہتا ہے مجھے لطیف کرو لیکن وقت گزر چکا ہوتا ہے اور وہ اس اولاد کے رحم و کرم پر ہوتا ہے جسے اس نے ساری عمر ستایا ہوتا ہے۔

ایک پیٹ کا درد وہ ہے جو بھوک کی وجہ سے ہوتا ہے اور ایک پیٹ کا درد برائنا کا ہے۔ جس میں بھوک تو ہوتی ہے لیکن مریض کھانا کھانے سے انکار کر دیتا ہے۔ بحیثیت ڈاکٹر ہم نے یہ بھی دیکھنا ہے کہ ایک انسان کو فلاں فلاں چیز سے پیدائشی طور پر رغبت کیوں نہیں اور بیماری کی صورت میں رغبت کیوں نہیں۔

ایک لڑکی کے سارے جسم پر مجھ سے زیادہ بال تھے۔ میں نے اسے کہا "تم بڑی خوش قسمت ہو کہ تمہیں خاوند "زنانہ عالم" ملے گا۔ کہنے لگی "ڈاکٹر صاحب! آئیڈیل ان تراشا پتھر ہوتا ہے جسے گھڑ کر ہیرا بنایا جاتا ہے"۔ دو سال بعد بازار میں اس سے ملاقات ہو گئی۔ اس نے مسکراتے ہوئے مجھے سلام کیا اور کہنے لگی "ڈاکٹر صاحب! خاوند واقعی زنانہ عالم ملا ہے اور پوری طرح میرے قبضے میں ہے"۔

جس لڑکی میں مردانہ پن زیادہ ہوتا ہے یا تو اس کی شادی نہیں ہوتی اور یا زنانہ عالم ٹائپ کے لڑکے سے ہوتی ہے۔

اینٹم ٹارٹ بچوں اور بوڑھوں میں برائنا جیسی ہے، ذہنی معذوروں کی دونوں دوائیں ہیں۔ لیکن اینٹم ٹارٹ کا زیادہ اثر سانس کی نالیوں پر ہے اور برائنا کا گلے کے غدودوں پر میرے پاس جتنے بھی معذور بچے آئے برائنا سے ٹھیک ہوئے لیکن ساتھ ہی انہیں Chest infection بھی ہوتی تھی جس کو برائنا سے آرام نہیں آتا تھا بلکہ اینٹم ٹارٹ دینا پڑتی تھی۔ بجائے اس کے کہ پہلے چھ ماہ برائنا دی جائے اور پھر اینٹم ٹارٹ سے چھاتی ٹھیک کی جائے دونوں دوائیں اکٹھی دی جا سکتی ہیں۔ یہاں سنگل ریمیڈی والا فلسفہ تو نلی فیل ہو جاتا ہے۔ یہ دونوں دوائیں مرض x کے لئے سب سیٹ A اور B ہوں گی۔

بچوں اور بوڑھوں میں بندر والی شرارت ہوتی ہے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ انسان بندر سے بیرہم ہی کی وجہ سے ممتاز ہے۔ جو قوم بندر بن گئی تھی وہ واقعی بندر بن گئی تھی۔ غلام احمد پرویز نے جو کہا ہے کہ اس قوم کی عادات بندروں جیسی ہو گئی تھیں وہ درست نہیں۔ کیونکہ کردار شکل بناتا ہے۔ انسان کسی بھی جانور کی اناٹومی لے سکتا ہے۔

جس طرح برانگا کا بچہ کونے میں بیٹھا ہوتا ہے اور دوسرے بچوں کے ساتھ کھیلنے سے اجتناب کرتا ہے اگر اسی طرح معاشرے کا ہر فرد کونے میں دبکا پڑا ہو تو کیا ہو گا؟ وہی ہو گا جو آج کل ہو رہا ہے۔ کسی کو بظاہر دوسرے سے کوئی غرض نہیں اور ضرورت پڑنے پر برانگا کے بچے کی طرح کبھی رو کر اور کبھی چھین کر لے لیتا ہے۔

برانگا کے پاس تشدد ہے رومانس نہیں ہے۔ وہ ہر چیز چھین لینا چاہتا ہے۔ برانگا کا بچہ گھر میں عجیب و غریب حرکات کرتا ہے۔ جتنے بھی شرارتی قسم کے احکامات ہوں وہ کرسی کی طرف سے نافذ ہوتے

کیوں نہ آیوڈین اور کونیم کو ایک دوسرے کے مقابلے پر رکھا جائے ۔ خاص طور پر دبلی پتلی لڑکیوں میں چھاتیوں کی ابھار کے حوالے سے بھی اور بھوک کی کمی کے حوالے سے بھی۔

ایک لڑکی نے ایک سال قبل موت کا وقت بتا دیا تھا اور جس دن اس نے مرنا تھا اس سے ایک دن پہلے اس نے اپنے کفن دفن کے انتظامات مکمل کروالئے۔ ضدی لڑکی تھی ۔ خاوند کے ساتھ نبھا نہ سکی ۔ مرتے وقت اس نے علامت یہ بتائی تھی کہ اس کا دل خون سے بھر گیا ہے ۔ وہ لڑکی دموی مزاج تھی اور آخر تک اس کے چہرے کا رنگ سرخ رہا ۔ایکونائٹ کا مریض اپنے مرنے کا وقت بتا دیتا ہے۔ کیوں بتا دیتا ہے؟ اس کا جواب یوسف ؑ کی خوابوں کی تعبیر والی صلاحیت کے پاس بھی ہے اور مسئلہ تقدیر کے پاس بھی۔ جس طرح کئی سال پہلے پتہ چل سکتا ہے کہ مصر میں قحط پڑے گا اس طرح دل کے پاس مستقبل کی intuition ہوتی ہے۔

ٹی بی کے مریض میں چھاتی کے اندر جلن فاسفورس کی خاص علامت ہے۔ایک خوراک 30 میں دیں اور پھر بغیر ضرورت کے دوا نہ دہرائیں ۔

برونکائٹس میں امونیم کارب اور ایلومینا کو ساتھ ساتھ دیکھیں ۔

Sunken face کی دو صورتیں ہوتی ہیں ۔ایک جیسے مرتے وقت یا ہیضہ میں اور دوسری کسی پرانے مرض میں ۔ دوائیں تو کیمفر، آرسنک ، سکیل کار، وراٹرم البم، چائنا، کاربو اور ٹیبکم ہیں لیکن جو بات میں بتانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ پتلی اور نوک دار ناک والے لوگ اگر قوانین قدرت سے ہٹے ہوئے ہوں تو بہت ظالم ہوتے ہیں ۔مذکورہ تمام دواؤں میں ناک کی نوک پتلی ہوتی ہے یا ہو جاتی ہے۔

جب ہم تشنجی قسم کی ماہواری کے درد پر یا کسی بھی تشنجی درد پر میگ فاس چھوٹی طاقتوں میں دیتے ہیں تو یہ ہومیو پیتھک علاج نہیں ہوتا یہ بالکل ایسے ہی ہے جیسے معدہ کی کھٹاس پر سوڈا بائی کارب دے دیا جائے میگ فاس کا ہومیو استعمال یہ ہے کہ 1x دیں تو بھی آرام آئے اور 30 دیں تو بھی آرام آئے ۔بغیر علامات کے معدہ کی کھٹاس پر نیٹرم کارب 6x سے بھی آرام آئے گا اور عام مینی

سوڈا سے بھی لیکن اگر معدہ کی نیٹرم کارب کی علامات نہیں ہیں تو 30 طاقت آرام نہیں دے گی۔ کوئی بھی دوا صرف اپنے Site of Action سے مماثل ہوتی ہے۔

ایک سادہ ذہن مریضہ کے جوڑوں میں درد تھا۔ چہرہ سرخ تھا اور صحت مند دکھائی دیتی تھی۔ درد کی زیادتی ہوتی تو پنڈلیاں چمکنے لگتی تھیں۔ مجھے چہرے کی چمک کے حوالے سے ایپس یاد تھی۔ ایپس 30 نے جوڑوں کا درد ٹھیک کر دیا۔

لیکس کو خواب میں ایسا محسوس ہو جیسے مر رہا ہو، یہ suffocation کی وجہ سے ہے۔ سوتے میں دل میں گھٹن ہوتی ہے۔ یہی گھٹن خواب کی شکل لیتی ہے۔

اگر کسی آدمی کو حادثہ میں چوٹ آئی ہو تو جب چھ ماہ بعد یا دو سال بعد دوبارہ چوٹ والے مقامات پر درد ہوتا ہوتا ہے تو اسے حادثات کے آرنیکا کے خواب آنے لگتے ہیں۔

مجھے جب بھی پانی کا خواب آئے تو دو صورتیں ہوتی ہیں۔ یا تو بارش ہوتی ہے اور یا زکام ہوتا ہے۔ یہاں دو نکتے ذہن میں رکھنے کے قابل ہیں۔ ایک یہ کہ جب موسم بارش کا ہو اور میرا جسم اسے قبول کرے گا تو خواب میں Indication ہو گی اور دوسرا یہ کہ اگر میرے جسم کے اندر رسٹاکس کا پوائنٹ Active ہونے والا ہو گا تو پانی کے خواب آئیں گے۔

پیاس کے خواب نیٹرم میور کے ہوتے ہیں۔ ان کی وجہ جسم کے اندر پانی کی imbalanceness ہوتی ہے۔ Thirst Centre ایسے خوابوں کے لئے تحریک پیدا کرتا ہے۔ سوتے میں پیاس لگتی ہو تو نیٹرم میور اور نکس ماسکاٹا میں دیکھیں۔ ایسا خواب نکس ماسکاٹا کا پرائمری ایکشن ہوتا ہے اور نیٹرم میور کا سیکنڈری ایکشن۔ ایسا خواب بد بختی کی علامت بھی ہوتا ہے اس لئے اسے برائی اور دنیا میں بھی دیکھنا ضروری ہے۔

اگر کوئی آدمی مسجد میں ٹوٹی ہوئی چپل بھی بغلوں میں دبا کر داخل ہو تو وہ نیٹرم میور ہوتا ہے۔ آ

نے اس کا مرض ایسی دواؤں میں تلاش کرنا ہے جن میں منہ کی خشکی اور قبض پائی جاتی ہے جیسے ایلومینا، برائی اونیا، نکس ماسکاٹا وغیرہ۔ ان دواؤں میں چوروں کے خواب اس لئے آتے ہیں کہ آدمی خود چور ہوتا ہے۔

نکس، ماسکاٹا کے پرائمری ایکشن میں نیند کی کمی ہوتی ہے۔ یہ بالکل ایسے ہی ہے جیسے 300 نمبر کی پتی کا پان کھالیا جائے تو نیند اڑ جاتی ہے۔

برائی اونیا مردوں کی دوا ہے اور نکس ماسکاٹا عورتوں کی۔ ان لوگوں کی شادی خشک موسم میں ہوتی ہے اور جوانی محنت میں گزرتی ہے۔

قارئین! میں اپنے آپ کو سورۃ رحمن پر Potentize کر رہا ہوں۔ یہ سورت جوڑے کے قانون سے بحث کرتی ہے۔ جن جن چیزوں کا اس سورت میں ذکر ہے وہ انشاء اللہ سب مجھے قانون مماثلت کے تحت نظر آئیں گی اور میں مستقبل قریب میں بڑے بڑے انکشافات کروں گا۔ سورۃ رحمن پر Potentization کا مطلب ہے کہ میری اناٹومی صفت رحمن کو Represent کرنے لگے گی۔ سورۃ رحمن کی Potentization ہے زیادہ سے زیادہ بھوکا رہنا اور یہ سورۃ پڑھتے رہنا۔

نہ سلفر کی شادی پر بارش ہوتی ہے اور نہ اگنیشیا کی شادی پر۔

ورزش کرنے سے "کھدیاں" پڑی ہوں تو ہم بستری میں انتشار ڈھیلا ہو جاتا ہے۔

سردیوں میں بھوک کی حالت میں سردی زیادہ لگتی ہے۔ اسٹاکس کے مریض میں حرارت کی کمی ہوتی ہے۔ جب وہ کھانا کھاتا ہے تو سارے جسم کی حرارت غذا کو ہضم کرنے کے لئے معدہ میں آجاتی ہے اور مریض سردی محسوس کرتا ہے۔

بچپن میں عید والی رات کو نیند نہیں آتی ۔ دماغ خیالات سے بھرا ہوا ہو تو نیند نہیں آتی۔ اگر کمرے میں کانفیا پڑی ہو تو خیالات کو بھگایا جا سکتا ہے۔ شب بیداری سے Hypertention کو کانفیا بھی ٹھیک کرتی ہے اور کاکیو کس بھی۔

کانفیا ایک طرف اگر خیالات کو روک کر نیند لاتی ہے تو دوسری طرف جاگتے رہنے سے ہونے والی بے آرامی کی دوا بھی ہے۔

میں ایک دفعہ پوری رات ٹیلی فون پر باتیں کرتا رہا۔ یعنی جاگ بھی رہا تھا اور بول بھی رہا تھا۔ صبح ڈیوٹی ختم ہوئی تو میں پی اے ایف مسرور سے گل بائی کو چل پڑا۔ میں سوتے ہوئے چلتا رہا۔ ہر چالیس پچاس گز پر آنکھ کھلتی اور پھر ایک دو سیکنڈ کے اندر بند ہو جاتی۔ میں نے ڈیڑھ کلو میٹر کے سفر میں کئی دفعہ Hallucination کی دنیا دیکھی۔ بھوک اور نیند کی کمی Hallucination کا باعث بنتے ہیں ۔ بھوک اور نیند کی کمی سے E.S.P میں اضافہ ہوتا ہے۔

ذہنی تھکن سے نیند نہ آئے تو دو چار نفل پڑھ لینے سے نیند آ جاتی ہے۔ زنک یا نکس وامیکا کھا لینے سے نیند آ جاتی ہے۔

مجھے اس بات کی پوری سمجھ تو نہیں لیکن اشارہ آپ کو دے دیتا ہوں ۔ جب آنکھیں بند کر کے سامنے اندھیرے کی دیوار پر یکسوئی سے دیکھا جائے تو نقطے سے پار ہونے سے پہلے کالی کالی شکلیں دیوار پر بنتی ہیں ۔ یہ شکلیں بیلا ڈونا کی کیوں ہیں؟ یہ ابھی مجھے سمجھ نہیں آئی ۔ اتنا ذہن میں آتا ہے کہ جب سوچ کو مرکوز کیا جاتا ہے تو خون دماغ کی طرف آتا ہے۔ یہ بات یاد رکھیں کہ Self-Potentization کے دوران تمام عناصر باری باری راستے میں آتے ہیں۔ ہر عنصر کی اپنی اپنی صفات ہیں۔ اگر آپ سے کچھ معجزات رونما ہونے لگیں تو نہ ٹھہریں اور نہ اترائیں بلکہ آگے بڑھتے رہیں۔ عناصر کی علامات باری باری آپ پر وارد ہوں گی اور آپ آسانی سے ڈرگ پکچرز بنانے لگیں گے۔

بیلا ڈونا کے مریض کو خواب میں کالے کتے نظر آتے ہیں ۔ کالا کتا اگر خواب میں بھونکے اور پیچھا کرے تو دولت آتی ہے ۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ بیلا ڈونا غریب نہیں ہوتا ۔ بیلا ڈونا کا پلان کاربن پر ہے ۔

میں اپنے ایک دوست کے ساتھ مغل پورہ نہر کے کنارے چل رہا تھا ۔ ایک بلی میرے ساتھ ساتھ آ رہی تھی ۔ وہ دو فرلانگ میرے ساتھ ساتھ چلی ۔ میں نے اسے بھگا دیا اور ساتھ ہی دوست سے کہا " پتہ نہیں بلی کی کرواے " میرے دوست نے جواب دیا " آپ کے پاس نوٹ آنے والے ہیں " اس کی بات درست ثابت ہوئی ۔ یہ اشارے ہوتے ہیں لیکن ان کو خدا نہیں بنالینا چاہیئے سورۃ مزمل کی یہ بات نہیں بھولنی چاہیئے کہ " صرف میرے ہو کر رہو "

بلی چھپ کر پاخانہ کرتی ہے اور سلیشیا کا پاخانہ شرمیلا ہوتا ہے ۔ پلسٹیلا عورت شرمیلی ہوتی ہے ۔

اولاد بھی ایک قوت ہوتی ہے ۔ بے اولادوں کے پاس دولت زیادہ آتی ہے ۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ بانجھ پن کے کیسوں کو کاربن گروپ میں دیکھا جائے کیونکہ یہ جانتے ہوئے بھی کہ دولت کام نہیں آنے گی بے اولاد پھر بھی دولت جمع کرتے ہیں ۔

اگر بیلا ڈونا کا مریض کتے یا بھیڑیئے خواب میں دیکھتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہم کتے یا بھیڑیئے کی نفرت سے بیلا ڈونا کے مریض کو جانچ سکتے ہیں ۔

جو عورتیں سیدھی بات کا بھی الٹا مطلب لے لیتی ہیں وہ للیئم ٹگ ہوتی ہیں ۔ دل میں Congestion یا رحم کے احساس کی وجہ سے بات پر توجہ نہیں دے پاتیں ۔ پھر بعد میں کہتی ہیں " ہائے وے بھراؤ ! میں غلط سمجھی آں "

ایک مریض کو دن کے بارہ بجے سر درد ہوتا ہے تو گلونائین ، ایک مخصوص زمین ، بارہ بجے کا وقت ، سال میں جون کا مہینہ اور صدیوں میں ایک مخصوص وقت ، سب کا مزاج ایک جیسا ہو گا اور ایک

جیسی علامات پیدا کریں گے۔

برائنا کارب کو جہاں اجنبیوں کا خوف ہوتا ہے وہاں اجنبی آئیڈیاز کا بھی خوف ہوتا ہے۔ وہ نئے خیالات کو قبول نہیں کرتا۔

فلورین بڑی لطیف شے ہے اس کے مزاج پر ملائکہ اترتے ہیں خواہ 1965ء کی جنگ ہو یا جنگ بدر ہو۔ انبیاء میں بھی یہ ایک Active عنصر ہے۔ یہی عنصر انسان کو فرعون کے دربار میں لے جاتا ہے اور یہی عنصر حاکم کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کراتا ہے۔ جن کو پیر فقیر ہوائی چیزیں کہتے ہیں انہیں سلیشیا میں دیکھا کریں۔

بعض خواتین میں چالیس سال کی عمر میں جوانی آتی ہے اور وہ جوانی بہت ظالم ہوتی ہے۔ ان کا ایک ایک انگ سیکس سے بھرا ہوتا ہے۔ وہ اپنی 16، 18 یا 20 سالہ بیٹی کے ساتھ بازار جائیں تو لوگوں کی نظر بیٹی کے بجائے ماں پر ہوتی ہے۔ ایسی ہی ایک عورت روم کے بادشاہ نیرو کی ماں تھی۔ (سیکس، ایسڈ فلور، لیک کین)۔ اس عورت نے بیٹے کو اقتدار دلوایا۔ جب اسے محسوس ہوا کہ نیرو اس کے خلاف سازشیں کر رہا ہے تو اس نے اپنی چالاکی اور اداؤں سے بیٹے کو ہی پھانس لیا۔ جب وہ نیرو کے پاس آتی تھی تو اس کے ہوش و حواس گم کر دیتی تھی۔ جب نیرو ہم بستری کر چکتا تو پھر پچھتانے لگتا لیکن اگلی بار پھر جھانسے میں آ جاتا۔

سلفر ایک طرف موسیقی کا شوقین ہوتا ہے تو دوسری طرف جب مذہبی مینیا کا شکار ہوتا ہے تو موسیقی کو گناہ سمجھ کر اس سے نفرت کرتا ہے۔ یہاں ایک نکتہ ذہن میں رکھ لیں کہ موسیقی سے نفرت ایک تو ایک اپنے انسان بن ہوگی کہ وہ اپنے لاشعور میں کوئی بھی منفی چیز ڈالنا نہیں چاہتا اور دوسری یہ کہ منفی سلفر بے دینی کی صورت میں موسیقی سے لاشعوری طور پر کتراتا ہے۔ یہ بالکل ایسے ہی ہے جیسے سیکس کو اپنی بخشش کا یقین نہیں ہوتا۔

اگر کسی پروفیسر سے کلاس روم میں سوال کیا جائے اور وہ گری کھا جائے تو وہ اس وقت کالوسنتھ

ہوتا ہے۔

اگر کسی مریض کو دوا سمجھائی جائے اور وہ اپنی تسلی کے لئے آپ کی بات کو خود دوہرائے تو وہ زنک ہوتا ہے۔ یہ بالکل ایسے ہی ہے جیسے میں آپ کو ایک پہیلی بوجھنے کو کہوں کہ "میری بیوی کے باپ کی بیوی کے بیٹے کا بیٹا میرے بیٹے کا کیا لگتا ہے" تو آپ مجھے پہیلی دوہرانے کے لئے بھی کہیں گے اور ساتھ ہی خود بھی ذہن میں بٹھانے کی کوشش کریں گے۔

مجھ میں ایک عادت بیوقوفوں والی بھی تھی۔ جس پر میں نے بڑی مشکل سے قابو پایا۔ جب میں ہومیو پیتھ بنا تو ان پڑھوں کی زیادتیوں کو معاف کرنا شروع کر دیا۔ لیکن جب کوئی پڑھا لکھا میری معمولی سی بات بھی نہ سمجھ پاتا تو میرے تن بدن میں آگ لگ جاتی۔ یہ عادت کچھ کچھ اب بھی ہے۔ اس عادت کو ختم کرنے کے لئے آج کل میں کالجوں اور یونیورسٹیوں کے لیکچراروں اور پروفیسروں سے ملتا ہوں۔ جب میں پوری طرح جان جاؤں گا کہ یہ لوگ بھی جاہل ہیں تو پھر میری بیوقوفوں والی عادت ختم ہو جائے گی اور میں انہیں معاف کرنا شروع کر دوں گا۔

میں تاریخ کے ایک پروفیسر کے پاس گیا اور اس سے تاریخ سے Deductions نکالنے کے پیمانے مانگے۔ کہنے لگے کہ ایسا تو کوئی پیمانہ ہے ہی نہیں۔ کالجوں کے پروفیسرز کی اکثریت جسمانی طور پر Defective ہوتی ہے اور P.D کو متوازن کرنے کے لئے اللہ انہیں سلہ پروفیسری کی شکل میں دیتا ہے۔ کم از کم 30 فیصد لیڈی لیکچررز عمر رسیدہ کنواری ہیں اور ہر کالج میں آپ کو ایک دو مل جائیں گی۔ وہ اپنی شادی کے تصور میں کھوئیں یا طلبار کو پڑھائیں۔ جب وہ 45 سال کی ہو جاتی ہیں تو پھر کام کرنا شروع کرتی ہیں اور انتہائی Disciplined ہو جاتی ہیں۔ یہ ان کا کوئی کارنامہ نہیں بلکہ کونیم کی سختی ہے۔

کراچی میں ایک دن میں اپنے کلینک پر جا رہا تھا۔ میرے آگے آگے ایک 24 سالہ پٹھان لڑکا جا رہا تھا۔ وہ بڑی بے چینی سے انگلیوں پر گن بھی رہا تھا اور بار بار پیچھے مڑ کر بھی دیکھتا تھا۔ اگر تو میں اسے کہتا کہ اس کا ذہنی توازن ٹھیک نہیں تو وہ گرمی کھا جاتا۔ میں نے اسے کہا "خان صاحب! مردانہ

کمزوری کا علاج کرانا پڑ جائے تو وہ سامنے میرا کلینک ہے" وہ مسکرایا اور کہا "ڈاکٹر صاحب! میں کسی وقت آؤں گا" وہ آیا اور اس نے بتایا کہ اسے یہ احساس ہوتا ہے کہ کوئی اس کے پیچھے آ رہا ہے۔ منکر اور نکیر کا کندھوں پر واضح احساس انا کارڈیم کو ہوتا ہے۔ وہ لڑکا انا کارڈیم 30 سے ٹھیک ہوا۔

ایک 35 سالہ موٹی عورت جو سانولے رنگ کی تھی اپنی ساس کے ساتھ دوا لینے آئی۔ اس کی چھاتیاں لٹکی ہوئی حالت میں گلے میں آ جاتی تھیں۔ میں نے اس سیپیا سے کہا کہ اس کی بیماری کی وجہ اس کا خاوند ہے جو دوسری عورتوں پر توجہ دیتا ہے۔ کہنے لگی "ڈاکٹر صاحب! تسیں مینوں ٹھیک کرو، اوس کنجر دی گل ای نہ کرو"۔

اگر کالج کا پرنسپل مرد ہے تو اس کی دوا برانا کارب ہوتی ہے اور اگر عورت ہے تو وہ کونیم ہوتی ہے خواہ عمر رسیدہ کنواری ہو، بیوہ ہو یا خاوند والی ہو۔ کیکڑے کی ماں کیکڑے سے کہے "کیسی بے ڈھنگی چال چلتے ہو، سیدھا چلا کرو" تو کیکڑا یہی جواب دے گا "امی جان! ذرا مجھے سیدھا چل کر تو دکھائیں" کالج میں پڑھانے والوں اور پڑھنے والوں کا یہی حال ہے۔

اگر بے گناہ کو قتل کر دیا جائے تو جو سرخ آندھی آتی ہے وہ فاسفورس کی ہوتی ہے۔ ماحول جلالی ہو جاتا ہے۔ اگر میں دو تین گھنٹے لگاتار دھوپ میں بیٹھا رہوں اور مجھ پر دھوپ کا سیکنڈری ایکشن ہو جائے جو رسٹاکس کی مرضیت کا ہوتا ہے تو بارش آ جاتی ہے۔ یہ کوئی معجزہ نہیں بلکہ اس کے پیچھے قانون ہے۔

بوریکس میں عدم تحفظ کا احساس ہوتا ہے۔ بوریکس کی بانجھ عورت کو یہ احساس شدت سے ہوتا ہے۔ اوپر سے نیچے کرنے کا خوف صرف بوریکس کے بچے میں ہی نہیں ہوتا بلکہ بوریکس کی مریضہ میں بھی ہوتا ہے۔ اولاد نہ ہو تو عورت اپنی نظروں میں بھی گر جاتی ہے۔

آپ کہتے ہیں کہ لیکیسس طنزیہ انداز میں گفتگو کرتا ہے۔ میں مثبت ہوں یا منفی، یہ اللہ جانتا ہے۔ آپ مجھے لیکیسس ہی سمجھیں لیکن ایک بات کا جواب دیں "رسالے نکالنے والے حضرات کہتے ہیں

"خود خریدار بنیئے اور دوسروں کو خریدار بنائیے" ان سے کوئی پوچھے کہ ان کا کام تو Output دینا ہے وہ مہذب قسم کی بھیک کیوں مانگتے ہیں؟ روٹی مانگنے کا خوب طریقہ نکالا ہے"۔

اسی طرح پروفیسرز کو دیکھیں۔ اکنامکس کا پروفیسر ریٹائر ہو جاتا ہے لیکن 30 سالوں میں ایک بھی نئی بات ذہن سے نہیں نکالتا۔ تنخواہ ملتی رہے تو کام کرنے کی ضرورت نہیں رہتی۔

میں جن دنوں کورٹ مارشل کرانے کے چکر میں تھا ایک آفیسر مجھے کہنے لگا" آپ کورٹ مارشل کیوں کرانا چاہتے ہیں؟" میں نے جواب دیا کہ میں کام کرنا چاہتا ہوں اور ائر فورس میں کوئی کام نہیں۔ قارئین! سب لوگ کولہو کے بیل نہیں ہوتے لیکن مجھے یہ علم نہیں تھا کہ ناپسندیدہ کام ابتلا ہوتا ہے جس کا ایک پھل ملتا ہے۔

آیوڈین کی آنکھیں کالی ہوتی ہیں اور برومیم کی نیلی۔ گلبز کے حوالے سے دونوں میں تمیز کر لیں

جس طرح مرک کے بعد سلیشیا اچھا کام کرتی ہے اسی طرح سلیشیا کے بعد کلکریا فلور سختی پر اچھا کام کرتی ہے۔ فلورین جسم کو سانپ کی طرح ملائم اور خوبصورت بناتی ہے۔

پٹول کا علاج کرتے وقت یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ پچھونے inverted ہوتے ہیں جس کی وجہ سے بالوں کا زاویہ اندر کو ہو جاتا ہے۔ اگر بوریکس سے آرام نہ آئے تو زنک دے کر دیکھیں۔

Polypus کہیں بھی ہو۔ کالی بائی ایک ماہ تک کھلائیں۔ اگر افاقہ نہ ہو تو کوئی اور دوا دیکھیں۔

ایک آدمی کی آنکھوں کی روشنی بادلوں کی چمک کی وجہ سے جاتی رہی۔ پھر کوئی کائناتی event ہوئی۔ اب یاد نہیں کہ سورج گرہن لگا تھا یا کوئی اور واقعہ رونما ہوا تھا اور وہ دوبارہ دیکھنے کے قابل ہو گیا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس طرح کا اندھا پن ممکن ہو سکتا ہے۔ فاسفورس اس طرح کے اندھے پن کا

علاج ہو سکتی ہے۔

جو بچے نہانے سے کتراتے ہیں ان کے والدین سن لیں کہ ایسے بچوں کو زیادہ سے زیادہ تعلیم دلائیں۔ ایسے بچے پیار کی بات مانتے ہیں۔ ان کا اپنا دل پڑھائی کی طرف مائل نہیں ہوتا۔ وہ نصابی کتب سے گھبراتے ہیں۔

میں بھی سلفر ہوں اور آپ لوگوں میں سے جو جو سلفر ہیں وہ میری بات غور سے سن لیں۔ سلفر سردی کو برداشت نہیں کر پاتا۔ اس کی عمر عموماً زیادہ لمبی نہیں ہوتی۔ سردی اس کی عملی دنیا میں رکاوٹ ڈالتی ہے اس لئے آرام دہ بستر پر سردیوں میں نہیں سونا چاہئے بلکہ ایسا بستر ہو جس میں کچھ کچھ سردی لگتی رہے ورنہ صبح نماز کے لئے نہیں اٹھا جاتا۔ اسے سفید کپڑے پہننے چاہیں تاکہ روزانہ میلے ہوں اور روزانہ اسے بدلنے پڑیں۔ بے نمازیوں کی اکثریت سلفر ہوتی ہے۔ نہ ان کا اٹھنے کو جی چاہتا ہے نہ کھڑے رہنے کو اور نہ ٹھنڈے پانی سے وضو کرنے کو۔ زیادہ دیر تک کھڑا نہ رہ سکنا سلفر کی بہت بڑی کمزوری ہے۔ جو لوگ تھوڑی دیر کے لئے کھڑے نہیں رہ سکتے وہ عملی طور پر کیا کر سکتے ہیں؟ مفکرین کی اکثریت صرف اوٹ پٹانگ فلسفے دے کر کوچ کر گئی۔

فوجی کی ساخت فاسفورس ہونی چاہیئے۔ فاسفورس کے لئے کمر کے ساتھ بم باندھنا آسان ہوتا ہے۔ سلفر سوچنے لگتا ہے کہ بم باندھنا جائز ہے یا نہیں۔

اگر آپ کا یہ خیال ہو کہ کریانہ مرچنٹ یا سبزی فروش کی رائے انقلاب لا سکتی ہے تو یہ آپ کی بھول ہے۔ یہ ذمہ داری سلفر اور فاسفورس کی ہے۔ کسی عورت یا کسی ہیجڑے کی حکومت میں سلفر اور فاسفورس کے لئے اپنا کام کرنا آسان ہوتا ہے لیکن لوگوں سے جنرل ضیاء پہلے ہی پوچھ لیا کرتا تھا" وہ تمہارے اس لڑکی والے چکر کا کیا بنا؟" یعنی یہ سماوی حضرات ایک ایک عورت کو پھانس کر حکومت پاکستان بنائے بیٹھے ہوتے ہیں

گرے آنکھوں والے لوگوں کی ہی نظر لگتی ہے اور گرے آنکھوں والے ہی بجلی کی چمک سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ (فاسفورس)

جلال میں سے جمال جنم لیتا ہے اور جمال میں سے جلال جنم لیتا ہے۔ آدمؑ (جلال) کے اندر سے عورت پیدا ہوئی اور مریمؑ (جمال) کے اندر سے عیسیٰؑ (جلال) پیدا ہوئے۔ آدمؑ ارتقاء کی آخری کڑی کے پہلے فرد تھے۔ پرویز مرحوم کا نکتہ نظر غلط ہے کہ آدم ایک نہیں بلکہ ہزاروں لاکھوں تھے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ ہر کام کا آغاز ایک نقطہ سے ہوتا ہے۔ ان کا یہ موقف بھی غلط ہے کہ مریمؑ کی شادی ہوئی تھی۔ اس کی دو دلیلیں ہیں ایک یہ کہ عیسیٰؑ کو قرآن نے یوں ہی ابن مریمؑ نہیں کہہ دیا۔ قرآن جو ظاہراً کہتا ہے وہ درست ہے۔ اور دوسرا یہ کہ اس کائنات میں انسان جو سوچ سکتا ہے وہ کر سکتا ہے۔ پرویز مرحوم کاسٹی کم کی مایوسی سے بھی واقف نہیں تھے اور فاسفورس کے جلال سے بھی واقف نہیں تھے۔

سلفر، سائی اور ایجنئم نائٹ مسٹی ہوں تو تینوں introvert بھی ہوتے ہیں، بزدل بھی، ذکی الحس بھی اور Deep Thinking بھی۔ بزدل اس لئے ہوتے ہیں کہ کام نہیں کرتے اور پھر سامنا نہیں کر پاتے۔

سلفر کی گردن سے کڑاکے نکلتے ہیں اور اس کی گردن ہر وقت تھکی رہتی ہے۔

بچوں میں گردن کی کمزوری میں جہاں آپ نیٹرم میور کو دیکھتے ہیں وہاں سلفر کو بھی دیکھ لیا کریں۔

سلفر، لیکس اور نیٹرم میور، تینوں کی ناک پر چکنا پسینہ ہوتا ہے۔ یہ چکناہٹ ایک پلسٹیلا عورت کی بھی دیکھی تھی۔

سوتے میں سر کی پشت پر پسینہ سلفر کی خاص علامت ہے۔ پلسٹیلا کی طرح سلفر اور لیکیس کی بھی شکریہ ادا کرنے پر آنکھوں میں پانی آجاتا ہے۔

میں سلفر بھی ہوں، لیکس بھی اور اناکارڈیم بھی۔ اگر آپ مجھے 50 ہزار روپے ماہوار تنخواہ دیں اور مجھ سے قوانین قدرت سے ہٹ کر کوئی کام کرائیں تو یہ تنخواہ مجھے نہیں چاہئے۔ جو شخص اپنا ضمیر بیچ کر لکھتا ہے وہ ادیب نہیں ہوتا میراثی ہوتا ہے۔ خواہ وہ اخبار کے لئے لکھے یا ٹی وی کے لئے۔

سید تب تک سید نہیں بن سکتا جب تک اس کے ساتھ ایک میراثی نہ ہو جو مریدوں کو یہ کہے "پیر صاحب آنے نیں، چارپائی تے تکیہ چادر وچھاؤ"

قارئین! سید کوئی ذات نہیں۔ جو اپنے آپ کو سید کہے وہ سید (سردار) نہیں بلکہ میراثی ہوتا ہے۔ اب یہ ڈھونگ ختم ہو جانا چاہئے۔ اللہ کے ہاں عزت پرہیزگاروں کی ہے۔ جہالت کی انتہا یہ ہے کہ ایک نام نہاد سید کو لوگ مرغی چوری کرتے پکڑ بھی لیں تو پھر بھی اسے آل رسول سمجھ کر معاف کر دیتے ہیں۔ آل رسول بننے والے حضرات اپنی نام نہاد پہچان کے لئے رضوی، جعفری وغیرہ لکھنے پر

اکتفا کر لیا کریں۔

شادی کے ایک موقع پر میں اور میرے دو کزن دو چارپائیوں پر آمنے سامنے بیٹھے حقہ پی رہے تھے۔ اس گاؤں کا میراثی ہمارے پاس آکر زمین پر بیٹھ گیا اور ہمارے آباؤ اجداد کی تعریفیں کرنے لگا۔ میں نے اسے کہا" تم اگر ہمارے آباؤ اجداد کو آسمان پر بھی بٹھا دو تو میں تمہیں ایک آنہ بھی نہیں دوں گا" وہ تھوڑی دیر تک خاموش بیٹھا رہا پھر بولا "

جناب ! پئی سے (پیسے) تاں تسیں دینے کوئی نہیں۔ ایہہ سن لو کہ تہاڈی فلانی فلانے نال ٹر گئی سی، فلانی فلانے نال، فلانی فلانے نال" اپنے آباؤ اجداد کی خواتین کو نورنے ٹرانے کا سلسلہ بند کرانے کے لئے میں نے اسے پانچ روپے دیئے اور وہ مسکراتا ہوا سلام کرتا ہوا چلا گیا۔

اس میراثی میں اور آج کے ادیبوں، شاعروں اور صحافیوں میں کوئی فرق نہیں۔ میراثی نے بھی جاتے وقت کہا تھا" جناب

میں اینویں مذاق کر رہیا ساں" یہ ہے سلفر کی انتہائی گھٹیا اور بلیک میلنگ تصویر۔ آج کے ادیبوں، شاعروں اور صحافیوں کو سید سمجھا کریں، میراثی سمجھا کریں۔ سلفر اور لیکس سمجھا کریں، بکریاں ہنانے والے بکرے سمجھا کریں۔

پلیورسی اور چھاتی کے امراض میں گہرا سانس لینے سے تکلیف زیادہ ہو تو سلفر کو بھی دیکھ لیا کریں

میں کسی زمانے میں منصور ملنگی کو بڑے شوق سے سنتا تھا۔ اور جب بھی سنتا میرا کوئی نہ کوئی نقصان ہو جاتا۔ میں نے محض توہم سمجھا لیکن توہم سمجھ کر بھی آزمایا تو ایسا ہی پایا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب میں گناہوں میں لتھڑا ہوا تھا۔ اگر میں اچھا ہوتا تو منصور ملنگی کی آہ و بکا مجھے اچھی ہی نہ لگتی۔ میں اس کی آواز کے لئے استعداد قبولیت دیتا تھا تبھی تو وہ مجھے متاثر کرتی تھی۔ آواز بھی دوا کی مانند ایک محرک ہوتی ہے اور جب اسے استعداد قبولیت دی جاتی ہے تو اپنا اثر دکھاتی ہے۔ ہر آواز اور ہر " سر" سردی، گرمی، خشکی اور تری کے حوالے سے ایک مخصوص مزاج رکھتی ہے۔

میں جب بھی ریشماں کو سنتا تو مجھ پر کوئی پریشانی آجاتی۔ ایک دن صبح صبح میں نے ضد میں آکر ریشماں کو سنا اور تہیہ کر لیا کہ آج اپنے آپ کو پریشان نہیں ہونے دوں گا۔ ریشماں کی کیسٹ ٹیپ

ریکارڈر میں پھنس گئی۔ اسے نکالا تو فیتہ الٹا ہو گیا۔ فیتہ سیدھا کرنے کے لئے کیسٹ کو کھولا تو فیتہ کھل گیا۔ دو گھنٹے اسے وائنڈ کرنے میں لگا رہا لیکن وائنڈ نہ کر پایا اور آخر اسے کچرے کے ڈبے میں پھینک دیا۔ پریشانی پھر بھی آ ہی گئی۔ غم گین گانے کا مزاج گرم تر ہوتا ہے اور خوش کن گانے کا مزاج خشک گرم ہوتا ہے۔

میرے اندر ان دونوں گلوکاروں کو سننے کی استعداد اب بھی موجود ہے لیکن سنتا نہیں ہوں۔ جب میری اناٹومی بالکل پاکیزہ ہو جائے گی تو پھر استعداد قبولیت بھی ختم ہو جائے گی۔

استعداد قبولیت کے باوجود گناہ کے لئے مائل نہ ہونا جہاد ہے۔ لذت کو چھوڑنے سے اذیت تو ہوتی ہے لیکن بدلے میں ملتا بھی بڑا کچھ ہے۔

میں جب بھی کسی ایسے گناہ سے اپنا آپ کو باز رکھتا ہوں جو میرے بس میں ہو تو میرا ذہن مجھے بہت ساری نئی باتیں دے دیتا ہے۔

آپ جتنا اوپر جائیں گے اتنی ہی ٹھنڈک ہو گی لیکن اوپر جانے کے لئے پتھروں کو بھی توڑنا پڑتا ہے اور جھاڑیوں کو بھی کاٹنا پڑتا ہے۔ گناہ جھاڑی کی مانند ہوتا ہے۔ جو راستہ روک کر کھڑا ہو جاتا ہے۔

مجھے جب یہ احساس ہوا کہ گانے سننے والے پر مثبت سوچ نہیں آ سکتی تو عادت سے مجبور ہو کر سنتا تو تھا لیکن ضمیر ملامت کرتا رہتا تھا۔ اس ملامت نے آڈیو اور ویڈیو سے میرا دل ہی اچاٹ کر دیا۔ پاکیزہ ٹھاٹ وصول کرنے کے لئے پاکیزہ عمل اور پاکیزہ ماحول ضروری ہے۔ فلم کے لئے لکھی جانے والی غزل میں ٹھاٹ کتنا پاکیزہ ہو سکتا ہے؟ اور غزل لکھنے والا کتنا پاکیزہ ہو سکتا ہے۔

جب مجھے کوئی بات ملے اور میں اس پر اتراؤں یا خوشی کا اظہار کروں تو کئی کئی دن تک Data اترتا ہی نہیں اور یوں لگتا ہے جیسے میرے پاس علم نام کی کوئی چیز ہی نہیں۔ یہ خوشی بالکل ایسے ہی ہے جیسے ایک جھاڑی کاٹ لی اور خوش ہو کر بیٹھ رہے۔ پہاڑ پر چڑھنے کے لئے چال بے شک کچھوے

جیسی ہو لیکن Stop کا کوئی فلسفہ نہیں ۔ جماڑی کاٹ لینے کے بعد الحمد للہ کہنا چاہیۓ اس سے مزید قوت ملتی ہے اور خوش ہونے سے جسم و دماغ میں سستی آتی ہے۔ یہ سستی خوشی کا سیکنڈری ایکشن ہوتی ہے۔

آیئے ! میں آپ کو بتاتا ہوں کہ حروف اور الفاظ کا ہماری زندگی میں کتنا عمل دخل ہے۔ کئی سالوں سے میرے ساتھ ایسا ہو رہا ہے کہ جب تک کلمہ توحید نہ پڑھوں نیند نہیں آتی۔ بعض اوقات رات کے تین بج جاتے ہیں اور جوں ہی یاد آتا ہے کہ کلمہ نہیں پڑھا اور کلمہ پڑھتا ہوں تو فوراً نیند آ جاتی ہے۔ اگر میں اپنے آپ کو کلمہ توحید کے بجائے ہرے کرشنا ہرے رام" یا کسی بھی اور حرف، لفظ یا جملہ کا عادی بنالوں تو جب تک وہ حرف یا لفظ نہیں پڑھوں گا نیند نہیں آئے گی۔ یہ ہے تعویزات اور عملیات کی حقیقت۔ کسی حرف کا عادی ہونا یا کسی دوا کا عادی ہونا ایک ہی بات ہے۔

خوشی کو ہمیشہ excess of input سمجھیں ۔ کائنات کی ہر شے میں Input پہلے ہی Output سے زیادہ ہے۔ اگر خوش ہو کر input کو بڑھایا جائے تو ردعمل ہوتا ہے۔ جو غم گینی کی شکل میں نکلتا ہے۔

اگر میں احمد رشدی کا فین ہوتا تو اس کے گانے اچھے لگتے۔ ریشماں ہو یا منصور ملنگی، ایک طرف تصور میرے اپنے احساس لذت کا ہے اور دوسری طرف ان کی آوازیں ایک مخصوص غم گینی کا احساس اور مزاج لئے ہوئے ہیں۔

یہ توہمات نہیں ہیں بلکہ قانون مماثلت کے تحت اسباب کا اکٹھا ہونا ہے۔ کسی گاؤں پر آفت آئی ہو تو کتے عجیب انداز میں بولتے ہیں۔

سکول کے زمانے میں میں نے خواب میں دیکھا کہ ہماری پڑوسن فوت ہو گئی ہے۔ جاگا تو پتہ چلا کہ فلاں عورت فوت ہو گئی ہے۔ اس مرنے والی عورت کے ساتھ میرا کسی بھی لحاظ سے کوئی تعلق رشتہ نہیں تھا۔ اس کی indication میرے ذہن میں کیوں آئی؟۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ کائنات کی ہر شے آپس میں inter - related ہے اور ہر وہ شے جو آپ کے مماثل ہے وہ آپ کے ساتھ ٹکرا کر رہے گی خواہ آپ کی اس سے واقفیت ہو یا نہ ہو۔ سوالوں کے جواب اسی تھیوری کے تحت ملتے ہیں۔

میوکس ممبرینز کی سرخی سلفر کی چوٹی کی علامت ہے۔ (ایلوز، کریوزوٹ)

آپ نے اکثر دیکھا ہو گا کہ شہد کی مکھی آنکھ کے نیچے ڈنگ مارتی ہے۔ یہی مقام ایپس کی سوجن کا ہے۔ اس مقام اور شہد کی مکھی میں کونسی قدر مشترک ہے؟

آنکھوں کے کنارے جڑ جائیں تو مرک سال 30 سے آرام آجاتا ہے۔

جس طرح بیلا ڈونا کے درد اچانک آتے ہیں اور اچانک جاتے ہیں اسی طرح بیلا ڈونا کی خوشی اور غمی بھی اچانک آتی اور جاتی ہے۔

ماتھے پر دانے نکلتے ہوں تو زنکم فاس میں دیکھیں۔

جس عورت کو ایسا خاوند ملے جو جنسی طور پر طاقت ور ہو اس عورت کی قسمت میں دولت کی فراوانی نہیں ہوتی اور جس عورت کا خاوند جنسی طور پر کمزور ہو اسے دولت زیادہ ملتی ہے۔ مزے داری کی بات یہ ہے کہ طاقت ور خاوند کی بیوی کو جنس سے رغبت نہیں ہوتی اور کمزور خاوند کی بیوی کو دولت سے رغبت نہیں ہوتی۔ دونوں کا امتحان ہوتا ہے لیکن اکثر دونوں ہی فیل ہو جاتی ہیں۔

بعض بچوں کی زبان پیدائشی طور پر سرخ ہوتی ہے۔ اس کی وجہ تو میری سمجھ میں نہیں آئی لیکن ایسے بچوں کے چھاتی کے امراض اینٹم ٹارٹ کے ہوتے ہیں۔

"تم مجھے حاجی کہو اور میں تمہیں ملا کہوں" اخبارات اور رسائل میں جو لوگ اس طرح کرتے ہیں ان کا جیو میٹریکل پلان پلاڈیم کا ہوتا ہے۔ پلاٹینم کے پلان والا آدمی ایسی شہرت کا خواہش مند نہیں ہوتا۔

Lax Fibers کی دوا کیپ سکیم ہے۔ جو بھی ہاتھ پاؤں کو حرکت نہیں دے گا اس کے ریشے ڈھیلے ہی ہوں گے۔ مرچ کا پرائمری ایکشن جسم کو ٹائٹ کرنا ہے۔ ریشے سیکنڈری ایکشن میں ڈھیلے ہوتے ہیں۔

سرخ مرچ سے ہونے والی معدہ کی جلن کا علاج چینی بھی ہے اور دودھ بھی۔

اگر تیز مرچ مصالحہ والا سالن کھالیا جائے تو سارا جسم جلنے لگتا ہے۔ دودھ پی لینے سے آرام آجاتا ہے۔

گرمیوں کے موسم میں گرم غذائیں کھائی جائیں تو گرمی زیادہ لگتی ہے۔ میں دودھ پر گزاری کرتا ہوں اس لئے گرمی کا احساس ہی نہیں ہوتا۔

سلفر ہو، فاسفورس ہو، آرسنک ہو یا کیپ سکیم، ایسی جلن والی Cancerous حالتیں بھی دودھ اور Anti-Acid غذاؤں سے ٹھیک ہو جاتی ہیں۔

میں نرم پاخانہ کا اخترام کم از کم آدھے گھنٹے میں ہوتا ہے یعنی ہر چار پانچ منٹ بعد تھوڑا تھوڑا پاخانہ آتا ہے اور مریض لیٹرین سے باہر نہیں نکل سکتا۔

جن لوگوں کو پچھلی عمر میں اولاد ملتی ہے ان کے گھر ہسپتال بنے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان کے بچے لاڈلے اور بد تمیز ہوتے ہیں جس سے ان کی بھوک خراب ہو جاتی ہے۔ ایسے بچوں کے والدین سے اگر کہا جائے کہ بچوں کو اوٹ پٹانگ چیزیں نہ کھانے دیا کریں تو وہ کہتے ہیں "ڈاکٹر صاحب! بڑے ادکھے لبھے نیں" یہ تقویٰ کی کمی ہے۔

ریڑھ میں سردی سے شروع ہونے والا کیپ سیکم کا بخار مجھے کراچی میں ہوا تھا لیکن اس وقت میں کیپ سیکم سے واقف نہیں تھا۔

کراچی میں مجھے سردیوں کے موسم میں روزانہ صبح کے وقت زکام ہو جاتا اور دس بجے دھوپ نکلتی تو ٹھیک ہو جاتا۔ ٹھنڈے پانی سے بھی زیادتی ہو جاتی اور چائے پینے سے بھی۔ میں نے سخت سردی کے باوجود دودھ پینا شروع کر دیا اور زکام ٹھیک ہو گیا۔

ایپس اور اگنیشیا کے پاس ظاہری حسن ہوتا ہے دونوں خوبصورت اور گداز جسم کی مالک ہوتی ہیں لیکن ان کے پاس اندرونی جلال ہوتا ہے اس لئے ان کے پاس اندرونی حسن نہیں ہوتا۔ یعنی وہ مختلف اکائیوں کو اکٹھا کر کے کوئی چیز نہیں بنا سکتیں۔ یہ دونوں بات کی گہرائی کو نہیں سمجھ سکتیں اس

جن خواتین کی آنکھوں میں جلن ہوتی ہے انہیں اکثر قبض بھی ہوتی ہے۔ایسی خواتین کا چہرہ زرد ہوتا ہے۔یہ صورت آرسنک کی ہوتی ہے۔یوں سمجھ لیں کہ ایک طرح کی slow poisoning of Arsenic ہے۔اگر ایسی خواتین کو دودھ پر رکھا جائے تو نہ صرف قبض کھل جاتی ہے بلکہ ان کا چہرہ لال سرخ نکل آتا ہے۔

میں گرمیوں میں لمبے سفر سے واپس آؤں تو یا تو بہت سارا دودھ پی لیتا ہوں اور یا گرم پانی سے نہا لیتا ہوں۔دونوں صورتوں میں عضلاتی اکڑاؤ ختم ہو جاتا ہے۔

فوجی کی بیوی کو اپنی ماہواری کی تاریخ یاد ہو یا نہ ہو لیکن فوجی کو ضرور یاد ہوتی ہے۔جب اس نے چھٹی لینے کے لئے دادی یا دادا کو مارنا ہوتا ہے تو بیوی کی ماہواری کی تاریخوں کو ذہن میں رکھ کر مارتا ہے۔

دبلی رانوں اور بھاری سینے کے حوالے سے ہمیں امونیم میور کا مطالعہ کرتے ہوئے شیر کو بھی ذہن میں رکھنا ہوگا۔اس کا بھی آگا بھاری ہوتا ہے۔

پہلوان جسم کے جس حصہ پر زیادہ محنت کرتے ہیں وہ زیادہ مضبوط ہوتا ہے۔ایک پہلوان کا اوپری دھڑ بھاری تھا۔میں نے اس سے پوچھا کہ اس کی رانیں کیوں دبلی ہیں؟ تو اس نے بتایا کہ اس کی رانیں پیدائشی طور پر دبلی ہیں۔میں نے اسے کہا کہ ڈنڈ پیلنے کے بجائے بیٹھکیں زیادہ نکالا کرے۔

جب میری عمر آٹھ نو سال تھی تو میں نے والد مرحوم سے یہ کہتے سنا تھا کہ اگر کوئی آدمی دھتورا کھائے تو دائرے میں پھیرے دینے لگتا ہے۔اگر اس بات پر تھوڑا غور کریں تو معلوم ہوگا کہ جب آدمی نکاح کے وقت پھیرے دے رہا ہوتا ہے تو اس وقت اس کا خوشی کا احساس سرامونیم کا ہوتا ہے۔

ماہیاں پین دے زمانے میں ایک عجیب خوشی کا احساس ہوتا ہے۔ان دنوں میلے کپڑے پہننے کو کہا

جاتا ہے۔ میلے کپڑے خوشی کو Antidote کرتے ہیں جس سے مائیاں پڑے والا اگنیشیا یا سٹرامونیم کا مریض بننے سے بچ جاتا ہے۔ قرآنی معاشرہ میں تو مائیاں پڑنے کی ضرورت ہی نہیں ہوتی عام حالات میں اگر یہ رسم ہندو مذہب کی ایجاد کردہ بھی ہو تو بری نہیں۔

دودھ قوت حیات کو جنوبی پولی کی طرف لاتا ہے اور Over Charging نہیں ہونے دیتا۔

ایک پہلوان کی رانیں پہلے تو موٹی ہوں اور پھر دبلی ہو جائیں تو یہ نہ سمجھیں کہ اس نے ڈنڈ پیلنے شروع کر دیئے بلکہ اس سے کوئی بد معاش عورت ڈنڈ نکلوا رہی ہوتی ہے۔ پہلوانوں پر بدمعاش عورتوں کی خاص نظر ہوتی ہے۔

سیکس کے لحاظ سے عورت کی اعتدالی حالت یہ ہے کہ اسے Coition پر آمادہ کرنا پڑے۔ جن عورتوں میں جنسی رغبت زیادہ ہوتی ہے ان کی رانیں دبلی ہو جاتی ہیں اور رانوں کا گوشت ڈھیلا پڑ جاتا ہے۔

جس طرح سن بلوغت میں جنسی اعضاء سب سے آخر میں بنتے ہیں اسی طرح حمل کے دوران بھی جنسی اعضاء والے کروموسوم سب سے آخر میں ایکٹو ہوتے ہیں۔ اور اولاد نرینہ کے لئے حمل کے تیسرے مہینے دوائی کھلانا اصولی ہے۔ سیکس کروموسوم کی ٹانگ چھوٹی بڑی تیسرے مہینے میں ہی ہوتی ہے۔

آیوڈین میں جسم بالکل ڈھیلا ہوتا ہے اور جسم سے ایک عجیب جنسی تاثر ملتا ہے۔ ایسی خواتین زندگی کی آخری سانسوں پر بھی ہوں تو ان میں جنسی خواہش موجود ہوتی ہے۔ ایسی خواتین بھی چار شادیوں کی تمنا کرنے والی ہوتی ہے۔

مرد عورت پر قوام ہے اور Output کی پہل مرد کو کرنا پڑتی ہے۔ اس کا ایک ثبوت عضو تناسل کی erection بھی ہے۔

میں نے پہلوانوں کو ازدواجی زندگی میں ناکام پایا۔اس کی وجہ یہ ہے کہ جب وہ پہلوانی چھوڑتے ہیں تو ان کے جسم میں سردی آجاتی ہے اور وہ جنسی طور پر کمزور ہو جاتے ہیں۔

میں نے ایک لڑکی سے کہا کہ اس کی غربت کی وجہ بدی ہے۔میں نے اسے انتہائی اونچی پوٹینسی سے Potentize کیا۔اسے میری باتُ کی سمجھ آگئی۔وہ ہر ایک سے پانچ دس روپے مانگتی رہتی تھی۔پھر ایک وقت آیا کہ جب کبھی مجھے دو چار سو روپے کی ضرورت پڑتی تو اس کے پاس سے نکل آتے تھے۔

میں نے ماتھے کی جس چھائی کی بات کی ہے کہ اس چھائی والا زانی ہوتا ہے۔وہ چھائی میں نے اس لڑکی کے سارے جسم پر دیکھی تھی۔ہوا یوں کہ میں ایک دن اس کے گھر گیا۔وہ نلکے کے نیچے نہا رہی تھی اور میری نظر اس کے جسم پر پڑ گئی۔

واہ! کیا مسلمانی ہے۔ایک عورت سنی العقیدہ تھی اور شیعہ مرد کے ساتھ اس کے ناجائز تعلقات تھے۔وہ اپنے آشنا کے کہنے پر شیعہ ہو گئی۔ایک موذن نے بتایا کہ تین لڑکیاں اس کی خوبصورت آذان پر اس کے ساتھ پھنسیں۔

غلط نظریات انسانی تباہی کے ذمہ دار ہیں۔ان کے خلاف لڑتے ہوئے سورت کوثر کا مفہوم پتہ چل جائے تو ساری فکریں ختم ہو جاتی ہیں۔

مادہ کی دونوں حالتیں کس طرح ایک دوسری کے ساتھ جڑی ہوئی ہیں اس کا اشارہ ہمیں سورت رحمن کی اس آیت میں ملتا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ دو سمندروں کا پانی ایک دوسرے کی مخالف سمت میں چلتا ہے دونوں کے درمیان ایک برزخ حائل ہے جو بظاہر دکھائی نہیں دیتا۔ان دو سمندروں میں دو کائناتوں کا فلسفہ موجود ہے جن میں سے ایک clockwise چل رہی ہے اور دوسری Anti-clockwise

سورت رحمن ضد سے بھی بحث کرتی ہے اور مماثلت سے بھی۔ یعنی جوڑے کے قانون سے بحث کی گئی ہے۔ دونوں سمندر ایک دوسرے کی ضد بھی ہیں اور ایک دوسرے کے مماثل بھی۔ دونوں سمندر اپنے مثبت پولز پر ایک دوسرے کو Repell کرتے ہیں۔ جو صورت دو سمندروں کی ہے وہی موتی اور مرجان کی ہے۔ مزاج دونوں کا ایک ہے لیکن ایک Clockwise ہے اور دوسرا Anti-clockwise

---

آدھی رات کو قیام کیا جائے تو ایڑیوں پر بوجھ پڑتا ہے اور ایڑیوں میں درد ہونے لگتا ہے۔ اس درد کو برداشت کرنا چاہئے۔ اس کا اثر دماغ پر جاتا ہے اور کوئی مزے دار بات مل جاتی ہے۔ پاؤں میں سخت جوتا پہننا جنسی خواہش کو کم کر کے دماغ کو Creative بناتا ہے۔ سخت جوتا آرام طلبی سے بھی بچاتا ہے۔

ایک انڈین فلم کا ایک ڈائیلاگ ہے "اتھلیٹ اور ڈانسر، دونوں کے قدموں کی رفتار ایک جیسی ہوتی ہے۔ اتھلیٹ منزل پر پہنچ جاتا ہے اور ڈانسر ایک ہی دائرے میں گھومتے گھومتے عمر گزار دیتا ہے۔ روٹین ورک کرنے والے کولہو کے بیل ڈانسر کی طرح ہوتے ہیں اور جو اتھلیٹ بننا چاہتا ہے اسے بھی روک لینے کی کوشش کرتے ہیں۔

ایک دور سلفر کا ہوتا ہے اور ایک کاربن کا۔ ہومیو پیتھی کے حوالے سے پاکستان میں ایک دور سلفر کا تھا جس میں لوگوں نے ہومیو پیتھی کی ترویج کے لئے کام کیا۔ اب دور کاربن ہے۔ جس میں ہومیو پیتھی کو نچوڑا جا رہا ہے۔ تھوڑے ہی عرصہ بعد پھر سلفر کا دور آنے والا ہے۔

کلکیریا فاس پیٹرن کے لوگ ساٹھ ہزار روپیہ ماہوار کمائیں تو بھی ان کے پاس کچھ نہیں ہوتا تو وہ بے چارے انکم ٹیکس کیا دیں گے؟ اگر معاشیات کا نظام قرآن پاک سے ترتیب دیا جائے تو انکم ٹیکس کی ضرورت ہی نہیں ہوتی۔ ہوا نیچے سے خود بخود اوپر اٹھتی رہتی ہے اور بارش اوپر سے خود بخود نیچے کو آتی رہتی ہے۔ ماہرین معاشیات اگر چہ دفعہ بھی Ph-D کر لیں تو بھی میری نظر میں وہ جاہل اور قابل نفرت ہیں جو حرام کی کھا رہے ہیں۔ علماء بے چارے تو معاشیات کا فلسفہ دے ہی نہیں سکتے۔

تو سابقہ روایات سے صفحے بھر کر رونیاں "پاڑتی" ہوتی ہیں۔

آپ لوگ کہتے ہوں گے کہ گلزار علماء کی "شان" میں بد تمیزی کرتا ہے۔ جائیے اور ان سے معاشی پلان مانگیے۔ سارا چانن ہو جائے گا۔ ہر کام کے لئے ان لوگوں کو روایات اور احادیث مل جاتی ہیں۔ کیا نبی اکرمؐ نے حروف مقطعات کا مفہوم نہیں بتایا تھا۔ حروف مقطعات کی تشریح کے بارے میں احادیث کہاں گئیں۔

فرنگٹن نے کلینکل میٹیریا میڈیکا کے صفحہ 551 پر لکھا ہے "آگے بڑھنے سے پہلے میں آپ کو خبردار کرنا چاہتا ہوں کہ آرسنک مرض کے آغاز کی دوا نہیں ہے" فرنگٹن کی یہ بات درست نہیں۔ اگر آپ تھک گئے ہوں یعنی ایک معمولی سی تکلیف کا شکار ہوں اور آپ 1/1000 رتی سنکھیا کھائیں تو تھکن دور ہو جائے گی اور کوئی Complication بھی پیدا نہیں ہو گی۔ آرسنک تمام ارادی عضلات سے بحث کرتی ہے اس لئے اس کی کمزوری بھی لمبی چوڑی ہوتی ہے۔ فاسفورس ہو یا آرسنک، پوٹینسی میں یہ دوائیں تب تک کچھ نہیں بگاڑ سکتیں جب تک جسم استعداد قبولیت نہ دے۔ اگر جسم استعداد قبولیت دیتا ہو تو محض گرد سے بھی دمہ کا دورہ بن جاتا ہے۔

آرسنک جیسی پولی کریسٹ دوا ایک دریا کی مانند ہوتی ہے جس میں سے چھوٹی دوائیں نہروں، نالوں اور کھالوں کی مانند نکلتی ہیں۔ چھینکوں پر جو کام آرسنک کرے گی وہی کام ایک چھوٹی کھال (دوا) سباڈلا کر دے گی لیکن سباڈلا وہ کام نہیں کر سکتی جو آرسنک کر سکتی ہے۔

آرسنک کے مریض کا رزق تھوڑا تھوڑا اور بار بار ہوتا ہے۔ یہی حال اس کے نقصانات کا بھی ہے۔ بڑا ڈاکہ دراٹرم البم کے گھر پڑتا ہے جس کے دست بھی بڑے بڑے ہوتے ہیں۔

میں نے آپ سے کہا تھا کہ ججوں کو ہومیو پیتھی پڑھنا پڑے گی۔ بیوی کے ڈر سے چارپائی کے نیچے گھسنے والا قاتل نہیں ہو سکتا۔ پاگل خانے کے کیس جیلوں میں گل سڑ رہے ہیں اور جیلوں کے کیس پاگل خانوں میں "جگے" بنے پھرتے ہیں۔

اپنے نام کے ساتھ ملک، سید، اعوان وغیرہ نہ لگایا کریں۔ اس سے پتہ چل جاتا ہے کہ آدمی صاحب علم نہیں ہے۔ صاحب علم کو ایسے سہاروں کی ضرورت نہیں ہوتی۔

جس طرح رحم کے منعکوس اثرات دل کو جائیں تو للیئم ٹگ دوا ہوتی ہے اسی طرح مثانہ کے اثرات دل کو جائیں تو بھی للیئم ٹگ دوا ہوتی ہے۔ کالن سونیا میں قبض کی وجہ سے دل متاثر ہوتا ہے اور للیئم ٹگ میں رحم اور مثانہ کی وجہ سے۔

اگر للیئم ٹگ کے مریض میں پیشاب کی رکاوٹ کا مسئلہ ہے اور دل میں Oppression ہو رہی ہے تو آپ مریض کو آہیں بھرنے کا کہیں۔ قوت حیات کا رخ تبدیل ہو جائے گا اور پیشاب کھل کر جائے گا۔ للیئم ٹگ دینے کی ضرورت نہیں رہے گی۔
انسانی جسم کے اندر یہ استعداد موجود ہے کہ وہ اپنے آپ کو خود متوازن کر سکے۔ آنے والی نسلیں اسی انداز میں اپنا علاج کریں گی۔

جس طرح قبض سے سر میں Congestion ہوتی ہے اسی طرح مثانے یا رحم کی وجہ سے دل میں Congestion ہوتی ہے۔

منہ میں خون کا ذائقہ للیئم ٹگ کا ہوتا ہے۔

دل کے باری باری کھلنے اور سکڑنے کا احساس للیئم ٹگ میں پایا جاتا ہے۔

میں نے کسی کتاب میں لکھا تھا کہ کافور زندگی کا آخری نقطہ ہے۔ میں نے یہ Deduction ہیضہ سے لی تھی۔ میری جاننے والی ایک خاتون نے بتایا کہ اگر اس کا کوئی قریبی رشتہ دار فوت ہو جائے تو اسے ناک میں کافور کی بو آتی ہے خواہ مرنے والا ہزاروں میل دور بیٹھا ہو۔

نکس اور سلفر میں پہچان کرنی پڑ جائے تو یہ دیکھ لیا کریں کہ نکس irritable ہوتا ہے اور سلفر Depressive ہوتا ہے۔

للیئم ہنگ کو گوشت کی رغبت ہوتی ہے۔

ہجوم میں دمہ کا دورہ پڑ جانا ارجنتم نائٹ کا ہوتا ہے۔ بلکہ ہجوم میں کسی بھی علامت کا بڑھنا ارجنتم نائٹ کی علامت ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ میں نے Herpus Zoostor کے تمام کیس رسٹاکس سے ٹھیک کئے لیکن اس مرض کی دوائیں کینتھرس، آرسنک، کاسٹی کم، گریفائٹ، پٹرولیم اور کروٹن ٹگ بھی ہیں۔

آنکھوں کی خارش کے لئے نیٹرم سلف 12x یا نیٹرم میور 12x پانی میں حل کر کے مریض کی آنکھوں میں ڈالیں۔

ایک مریضہ کے پاؤں کے [illegible]

جو درخت لمبا ہوتا ہے وہ فاسفورس کے پلان پر ہوتا ہے اور جو پھیلا ہوا ہوتا ہے وہ کاربن
پلان پر ہوتا ہے۔

فاسفورس پیٹرن کے لوگوں کے تبادلے جلد جلد ہوتے ہیں اور کاربن ایک ہی جگہ ٹکے ر
ہیں۔ سیلز مینی بھی فاسفورس کی قسمت میں ہوتی ہے۔

قانون مکافات عمل سے عدم واقفیت کے بنا پر صرف وہ کہانی کہانی کہلانے کی حق دار ہوتی
جو آپ بیتی ہو۔ لیکن لوگ اپنے ذاتی کردار کو چھپانے کے لئے ایسی کہانیوں میں بھی ڈنڈی مار جاتے
۔بالکل سچی کہانی سے قانون مکافات عمل کو سمجھنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔

"نیشن لیڈرز" میں ڈاکٹر نیش نے زنکم میٹ کے باب میں لکھا ہے کہ ایک لڑکی کو دورہ پڑ
تھا۔ زنکم میٹ دانتوں میں سے گزار کر دی۔ ایک گھنٹے بعد دوسری خوراک دینے کے مزید ایک
بعد لڑکی کی چڑھی ہوئی آنکھیں نیچے آگئیں اور اس نے دودھ مانگا۔
عاشق دوا کا دو گھنٹے بعد اثر دکھانے کا کوئی تک نہیں بنتا۔ اگر زنکم اس لڑکی کی دوا ہوتی تو لڑکی
منٹ میں اٹھ کر بیٹھ جاتی خواہ پوٹینسی 3x دوا کی ہی کیوں نہ ہوتی اگر اسے زنک کا کشتہ دیا جاتا یا زنک
حالت میں قلیل مقدار میں دی جاتی تو بھی لڑکی اٹھ کر بیٹھ جاتی۔ دو گھنٹے میں تو دورہ ویسے ہی ختم ہو
ہے۔ نیش کا دوا کا انتخاب غلط تھا۔ اس طرح کی غلط فہمیاں ہم سب کو ہو جاتی ہیں لیکن اس وقت ہمیں
بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ جب ہم اپنا علم دوسروں کو اور خاص طور پر Juniors
منتقل کر رہے ہوتے ہیں۔

جو عورتیں زیادہ کام کاج نہیں کرتیں اور ذہنی کام زیادہ کرتی ہیں ان کی رکی ہوئی ماہواری ک
زنک کھول دیتی ہے۔

جب ہم ٹانگیں ہلا رہے ہوتے ہیں تو دراصل خیالات کو اکٹھا کر رہے ہوتے ہیں۔ پرائمری
سکول میں میرا ایک کلاس فیلو سبق سناتے وقت پاؤں زور سے زمین پر مارتا تھا۔ سبق اسے یاد ہوتا تھا

لیکن اس میں Flow کا تسلسل نہیں ہوتا تھا۔ یہ صورت اگاری کس میں بھی ہوتی ہے۔ کیا اگاری کس کا پلان زنک پر ہے؟

جب میری عمر سات آٹھ سال تھی تو ہمارے گھر ایک عورت مہمان آئی تھی۔ اس نے میری امی سے کہا کہ سالن وہ پکائے گی۔ جب سالن تیار ہو گیا اور ہم کھانے لگے تو سالن میں بوٹی ایک بھی نہیں رہ گئی تھی۔ ایسی ہی ایک عورت کا ذکر میں نے اپنی کسی کتاب میں بھی کیا ہے کہ خاوند سے مار کھا لیتی تھی لیکن باز نہیں اتی تھی۔

گردن کا مسح کرنے والے کو بڑھاپے میں سر ہلنے کی تکلیف نہیں ہوتی۔ جہاں مسح کیا جاتا ہے وہاں میڈولا ہوتا ہے۔ پانی لگنے کے بعد وہاں بلڈ سرکولیشن تیز ہوتی ہے اور میڈولا میں لچک برقرار ہوتی ہے۔

اللہ نے انسان کو جوڑے کے قانون میں خوب پھنسایا ہے۔ بارش کسی کو فائدہ دیتی ہے اور کسی کو نقصان۔

جب ایک لڑکی کو ہسٹریا کا دورہ پڑتا ہے تو وہ اچانک نہیں پڑتا بلکہ پہلے یکسوئی بنتی ہے یعنی مریضہ ایک نقطہ پر اپنے آپ کو مرکوز کر لیتی ہے اور یہی ارتکاز کی انتہا ہوتی ہے تو ارادی عضلات میں تشنج شروع ہو جاتا ہے۔ صوفیاء کے دوروں کی بھی یہی وجہ ہے جب وہ قوالی سن کر وجد میں آتے ہیں۔

ڈاکٹر نیش نے جو لکھا ہے کہ دوا پانی میں ملا کر پانی مریضہ کے بند دانتوں سے گزارا گیا تو یہ ایک "ادبی" بات ہے۔ نیش ہو یا میں، آپ نے کسی کی بھی بات کو ذہن میں ضرور رکھنا ہے لیکن اسے حتمی نہیں سمجھنا۔ اگر دوا مرض کے مماثل ہو تو اس کا ایک قطرہ اگر صرف ہونٹوں سے لگ جائے تو بھی آرام آجاتا ہے۔ دانتوں سے گزارنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ روایات کو پرکھے بغیر من و عن تسلیم کر لینے سے ہی بیڑا غرق ہوتا ہے۔

مریض بھی بڑی شے ہوتے ہیں ۔ ڈاکٹر کو معاوضہ دیتے وقت وہ غریب ہوتے ہیں اور جاتے وقت پوچھتے ہیں " ڈاکٹر صاحب ! فروٹ کونسا کھانا ہے؟" ایسی نیت والے مریضوں کو شفا دینا ڈاکٹر کے بس کی بات نہیں ۔ مرض کو دبا دینا نہ صرف مریض کے ساتھ زیادتی ہے بلکہ آنے والی نسلوں کے ساتھ بھی کیونکہ بچے Defective پیدا ہوتے ہیں اب آدمی کرے کیا؟

ایسی صورت جب انبیاء کے ساتھ پیش آتی تھی تو انہیں کڑھن ہوتی تھی اور کڑھن نئے سے نئے راستے دکھاتی تھی ۔ مریض مخلص ہے یا نہیں میں نے نبیؐ کی بات کو ذہن میں رکھنا ہے کہ " یہ لوگ بے شعور ہیں ان کے لئے بد دعا نہیں کرنی بلکہ دعا کرنی ہے " ۔

Output دینے کی ایک حد ہوتی ہے اس حد کو کئی پیمانوں سے ناپا جا سکتا ہے ۔ مثلاً دل پوری طرح نہیں سکڑتا ۔ امر اور خلق کے درمیان قاب قوسین کا فاصلہ ، دن اور رات کا قاب قوسین والا فرق جو موسم بہار میں ہوتا ہے ۔ یہ نہیں کہ آدمی قمیض بھی اتار کر دے دے اور نماز بھی پڑھنے کے قابل نہ رہے ۔ کسی بھی جسم میں input کی مقدار Output سے زیادہ ہوتی ہے ۔ جتنی input زیادہ ہوتی ہے اتنی input ہر انسان کو رکھنے کا حق ہے ۔

زنک ایک ایسی دوا ہے جس کی علامات ترش اشیاء سے بڑھ جاتی ہیں ۔ زنک کے مریض کو شراب اور سرکہ راس نہیں آتا ۔ جس مریض کو ترش اشیاء راس نہ آتی ہوں تو جان لینا چاہیئے کہ وہ مریض حرکت نہیں کرتا ۔ ترش اشیاء انتہائی ثقیل ہوتی ہیں اور صرف مزدور کو ہضم ہو سکتی ہیں ۔ محرک اشیاء کا بہترین تریاق دودھ ہے ۔

ایک لڑکے کی شادی نہیں ہوتی تھی وہ اچار میں Conversion کرتا تھا ۔ شادی ہو گئی تو اچار کھانے کی عادت جاتی رہی ۔

ترش اشیاء سے سر درد زنک کے علاوہ سیلینیئم ، نکس وامیکا ، گلونائین ، اینٹم کروڈ اور پلسٹیلا میں بھی ہوتا ہے ۔ محرک اشیاء سے سر درد کی ایک واضح علامت یہ ہے کہ ذرا سی دھوپ میں بھی گال اور ماتھا جلنے لگتا ہے ۔

مرد کی اصل غذا ترش اور ثقیل اشیاء ہی ہیں لیکن آج کا مرد اتنا کام نہیں کرتا کہ ایسی غذا کو ہضم کر سکے۔ فوجیوں کے معدے بھی اسی لئے خراب رہتے ہیں کہ انہیں غذا تو ثقیل دی جا رہی ہے لیکن ان سے اتنا کام نہیں لیا جا رہا۔

خواتین آزادی مانگتی پھرتی ہیں اور ہر مرد دوسروں کی خواتین کو آزادی دینے پر تلا ہوا ہے۔

جو خواتین پیٹ کم کرنے کے لئے رات کو اور صبح کو سیر کے لئے نکلتی ہیں اور پھر کہتی ہیں کہ مرد تاڑتے ہیں وہ نماز کیوں نہیں پڑھتیں؟۔ نماز سے بڑی ورزش تو کوئی نہیں۔

اگر کوئی بچہ یا بچی شروع سے ہی نماز کا عادی ہو جائے تو اس کا جسم سر سے پاؤں تک متناسب ہوتا چلا جاتا ہے۔ نبی اکرمؐ نے عملی طور پر جو کچھ بھی کر کے دکھایا ہے اس کا بنیادی مقصد اپنی قاب قوسین والی فزیالوجی دینا ہے۔ اگر دنیا کے تمام افراد قرآنی احکامات پر عمل کریں تو تمام کی ساخت ککلر یا فاس پر آ جائے۔ جب ساخت ککلر یا فاس پر آ جائے تو آدمی Output کو بلاک کر ہی نہیں سکتا۔ یہ نکتہ نام نہاد ماہرین معاشیات کے لئے بہت اہم ہے۔

زنک کا اثر نروس سسٹم پر Depression کی شکل میں نکلتا ہے، Stimulation کی شکل میں نہیں۔

ایسے مرد جن کو ہم بستری کے دوران منی کی ڈوری میں درد ہوتا ہے ان کی دوا زنک ہے۔ بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ہم بستری کے دوران اگر کوئی دروازہ کھٹکھٹا دے جیسے کوئی مہمان وغیرہ آ جائے اور وہ ہم بستری کا فعل مکمل نہ کر سکیں تو انہیں مہمانوں کو بٹھا کر باتھ روم میں جا کر مشت زنی کرنا پڑتی ہے ورنہ شدید درد ہوتا ہے۔ ایسی صورت کو زنک ختم کر دیتی ہے۔

زنک Fauces میں کردن تنگ کی طرح کا کڑوا پن پیدا کرتی ہے۔ اور قبض اور ناف کے درد میں کالوسنتھ اور پلم بم جیسی ہے۔

ائر فورس نے ائرمین کا سرہانے کا غلاف پرانا ہو جائے تو وہ داڑھی رکھنے کی درخواست دے دیتا ہے اور بلیڈوں کے پیسے بچا کر سرہانے کا غلاف خریدتا ہے۔ اگر ایک ائرمین ہومیو پیتھ بن جائے تو وہ پتہ ہے کیا کرے گا؟ کتاب خریدے گا نہیں کسی سے کتاب لے کر اسے ائر فورس کے آفس سے ڈائری لے کر اس پر سارا کچھ لکھ لے گا۔

اگر میں آپ لوگوں کی بنی اسرائیل والی عادتوں کو دیکھوں تو یہ کہنے کو جی چاہتا ہے کہ "خصماں نوں کھان" لیکن میں نے Output دینی ہے اسے قبول خواہ ہومیو پیتھ کرے یا غیر ہومیو پیتھ، پاکستانی یا غیر پاکستانی۔

جب آنکھ کے ڈھیلوں میں چوٹ کا سا درد ہو تو سمفائٹم دیں۔

زیادہ چائے نوشی سے بعض اوقات حلق میں دری کیفیت پیدا ہو جاتی ہے جس سے گھونٹ بھرنے کو جی چاہتا ہے لیکن گھونٹ بھرنے سے درد ہوتا ہے۔ تھوجا تھیا اور سیلینیئم سے آرام آجاتا ہے۔

کروٹن ٹگ کے دستوں میں جب ~~حاجت ہوتی ہے~~ کمر درد بھی اٹھتا ہے اور ٹانگوں میں عجیب سی اینٹھن بھی ہوتی ہے۔

ایک دن مجھے صفراوی قبض تھی۔ ایک ڈاکٹر نے مجھے ہومیو پیتھی کی ایک قبض کشا گولی کھانے کو دی۔ میں نے اس ڈاکٹر سے کہا کہ گولی میں خادم دوا ہے اور دوا بھی گرم مزاج کی ہے جس سے مجھے

رہتے ہیں۔ ایک بہت بڑی Organization ایک خبر بیڑا غرق کر دیتی ہے۔

حمل کے دوران جنسی خواہش کی زیادتی فاسفورس کی ہوتی ہے۔ ایسی لڑکیوں کو اکثر ابارشن ہو جاتا ہے۔ ان لڑکیوں کی کلائیوں پر عموماً لمبے بال ہوتے ہیں۔ ان کی آنکھوں میں اتنا سیکس بھرا ہوتا ہے کہ ایک لڑکی اپنے خاوند سے آنکھ بچا کر مجھے اشارے دینے لگ پڑی۔

قارئین! ایک بات میں آپ کو صاف صاف بتا دینا چاہتا ہوں کہ اگر آپ قوانین قدرت کی پابندی نہیں کریں گے تو میں نے تو ہومیو پیتھک دواؤں کی مدد سے آپ لوگوں کو دھوتی اتارنی ہی ہے۔ مذکورہ مریضہ میری بیوی ہو یا کسی اور کی، اس میں اتنی جنسی خواہش ہو ہی کیوں؟ اللہ کے سامنے سر بسجود رہنے والوں کی اس طرح ابارشن نہیں ہوتی اور نہ ان کے چہروں سے سیکس جھلکتا ہے۔

اگر ایک لڑکی سے صبح سے شام تک کام لیا جائے تو پھر اس کے ہاتھوں اور پیروں میں جنبش نہیں ہو گی کہ وہ ڈاکٹر کے سامنے انگلیوں سے کھیلتی رہے جو اس بات کی علامت ہے کہ لڑکی کو گرمی چڑھی ہوئی ہے۔

ترش غذاؤں جیسے اثرات رکھنے والی ادویات کے اپنے الگ الگ خواص
مثلاً نولا کا ٹانسلز کو جاتی

جس کے پاس اولاد نہیں وہ بھی مریض ہے جو غریب ہے وہ بھی مریض ہے جو بیمار ہے وہ مریض ہے ۔ جس کے گھر میں لولا لنگڑا بچہ ہے وہ بھی مریض ہے لیکن لوگ مریض اس لیے ہیں Output نہیں دینا چاہتے ۔ ورنہ اللہ تو ذکریاؑ کو بڑھاپے میں یحیٰی دے دیتا ہے ۔ بنی اسرائیل پر آسمان سے من و سلویٰ نازل کرتا ہے ۔

اور جب بنی اسرائیل Output دینا بند کر دیتی ہے تو پہاڑ سروں پر آکر کھڑا ہو جاتا ہے ۔

ترش اور محرک اشیاء کا خواتین میں رجحان اس لئے ہے کہ ان کا احساس محرومی چٹ پٹی اشیاء سے ختم ہو جاتا ہے ۔ احساس محرومی کی وجہ کوئی بھی ہو سکتی ہے ۔ خواتین کو علم نہیں ہوتا کہ یہی ترشی ان میں موٹاپا لائے گی ۔

کسی انسان کی تحریر یا گفتگو اس کے ماضی قریب یا ماضی بعید کا end-result ہوتی ہے ۔ یعنی جس کو وہ تدبیر سمجھ رہا ہوتا ہے وہ دراصل اس کی تقدیر ہوتی ہے ۔ اس نکتہ سے کسی بھی انسان کے کردار کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے ۔

ہومیو پیتھ ڈیزیز اینڈ میڈیسن III اس لئے نہیں پڑھنا چاہتا کہ اس میں نسخے نہیں ہیں ۔ جب وہ سٹوروں کے خلاف اپنے حسد کا اظہار کرتا ہے تو اسے شرم آنی چاہیئے ۔ سٹور، کونسل اور فارمیسیاں اگر چالاکی دکھا رہی ہیں تو وہ کیوں بے وقوف بنتا ہے؟ خود محنت کیوں نہیں کرتا؟ وہ شکر کرے کہ فارمیسیوں کے کمپاؤنڈر اس کا 60 روپیہ یومیہ کمانے کا ذریعہ ہیں ۔ انہیں سے حسد کرتا ہے اور انہیں کو ووٹ دیتا ہے ۔

غریب ہومیو پیتھ بنی اسرائیل کی طرح ناشکرے ہیں ۔ انہیں من و سلویٰ ملے تو اس سے بھی اکتا جاتے ہیں اور پیاز مانگنے لگتے ہیں ۔ انہیں اتنی سمجھ نہیں آ رہی کہ کونسل سٹور، کالج اور فارمیسیاں یہ پراپیگنڈا کر کے گلزار کو ہومیو پیتھس سے دور کرنا چاہ رہی ہیں کہ گلزار اصل تھیوری سے ہٹ گیا ہے ۔

گلزار کا تو ایک لمبا کام ہے وہ آپ کو کچھ دے یا نہ دے آپ اپنی زیست کی جنگ بھی نہیں لڑ سکتے؟

اگر آپ اتنے محب ہومیو پیتھی ہیں تو الکحل ڈالنے والی تھیوری کے تحت ہر شہر میں ایک سستا سٹور بنائیے۔ جہاں سے 85 روپے کی دوا آپ کو آٹھ روپے میں ملے۔ خود کے ساتھ اور مریض کے ساتھ بے ایمانی کرنے کے بجائے فیس رکھ کر مریضوں کو چیک کیجئے اور انہیں سستی دوا دلوائیے۔ انشاء اللہ سب کچھ آپ کی جھولی میں آکر گرے گا۔

چند افراد کا آپس میں اتفاق ہے اور وہ ہزاروں کو بے وقوف بنا رہے ہیں اور آپ ہزاروں چھوٹی چھوٹی ٹولیاں (Associations) بنا کر رسالوں میں اپنے نام شائع کرانے کے خواہش مند رہتے ہیں کہ بیوی کو پیسے تو نہیں دیئے رسالے میں اپنا نام تو دکھا دیا۔ آپ لوگ واقعی بنی اسرائیل کی طرح ناشکرے بھی ہیں اور بے شعور بھی ہیں۔

ایک خاندان میں جو بھی بچہ ناک نقشے کا خوبصورت نہ پیدا ہوتا تو عورتیں کہہ دیتیں "ہائے نی! بالکل اپنے مامے غلام رسول ورگا ای" ایک دن غلام رسول نے تنگ آکر کہا "میں اینا وی پھینا نہیں کہ تہاڈے ساریاں دے بچے میرے ورگے ای ہون" جس کو کوئی اور نہیں ملتا وہ ڈاکٹر کے سامنے انگلیوں سے کھیلنا شروع کر دیتی ہے۔

جیسا میں ہوں گا ویسے ہی میرے پاس مریض آئیں گے۔ اگر میں حرام کی کھانے کا عادی ہوں تو میرے پاس حرام کی کمائی دینے والے مریض آئیں گے۔ جب میں پوری طرح انسان بن جاؤں گا تو پھر میرے پاس دور ابتلا والے مریض آئیں گے جو ایک خوراک سے ٹھیک ہو جایا کریں گے۔ یہ دور اس وقت تک نہیں آئے گا جب تک میں زیادتیوں سے کمایا ہوا ایک ایک پیسہ واپس نہ کر دوں۔ ایمانی قوت حاصل کرنے والوں کے لئے یہ نکتہ بڑا اہم ہے۔ نئی نسل اسی نکتہ کو Base بنا کر اپنے اپنے کلینکس کا آغاز کرے۔ ایک شریف اور نیک نیت خاتون جب بھی بیمار ہوتی ہے میں اسے کوئی بھی دوا دے دوں اسے آرام آجاتا ہے۔

چونکہ لوگ کیے کی سزا بھگت رہے ہیں اس لئے دور ابتلاء سے گزرنے والے شریف لوگوں کی
تعداد آٹے میں نمک کے برابر ہے۔ اس لئے اپنی ناک کی مکھی کا سادہ سا مریض بھی میرے پاس نہیں
آئے گا۔ آج کے دور میں یہی میرا نبیؐ کی پیروی میں شعب ابی طالب والا امتحان ہے۔ اللہ سے یہی دعا
مانگتا ہوں کہ وہ مجھے استقامت عطا فرمائے۔ میں اگر اچھا بن جاؤں گا تو برا میرے پاس نہیں آئے گا۔ یہ
اشارہ مجھے ان واقعات سے ملا ہے کہ جب ایک کافر نبی اکرمؐ کے پاس آتا تھا اور صحابہ اسے روکنے کے
لئے آگے بڑھتے تھے تو نبی اکرمؐ اسے اپنے پاس آنے کی اجازت دیتے تھے کیونکہ انہیں علم ہوتا تھا کہ
وہ کافر استعداد قبولیت لے کر آیا ہے۔

اب جو بھی مریض میرے پاس آئے گا وہ اچھائی کے لئے استعداد قبولیت لے کر آئے گا۔ آگے
محنت میں نے کرنی ہے کہ اس کا زنگ اتاروں۔ جلال، جمال کو جنم دیتا ہے کہ مصداق مجھے اپنے مریض
بھی خود پیدا کرنے پڑیں گے۔ اس کے لئے احتیاط اتنی ضروری ہے کہ ایک ٹن دودھ کو ایک قطرہ
پیشاب پلید کر دیتا ہے۔ یہ آپ کو بتا دوں کہ من و سلویٰ مجھے مل رہا ہے۔ بے اطمینانی نام کی کوئی چیز
میرے دل میں نہیں ہے۔ دوستو! اللہ نے مجھے راہ دکھائی ہے۔ آپ بھی اس طرف آئیے۔ اطمینان
اصل دولت ہے لمبی کار میں بیمار بیوی کو ڈاکٹر کے پاس لے جانا اطمینان نہیں ہے۔ پولیس کا خوف
اطمینان نہیں ہے۔ ٹی وی، وی سی پی، فریج، ٹیپ ریکارڈر، واشنگ مشین اور دیگر اس طرح کی اشیاء
کے لئے اللہ نے مجھے ایک ایسا مکینک دے رکھا ہے جس نے کبھی مجھ سے دوا بھی نہیں لی اور میری
تمام چیزیں بغیر کسی معاوضہ کے ٹھیک کر دیتا ہے۔ جب اسے پیسے دینے لگتا ہوں تو وہ ہنس کر کہہ دیتا

ایک غیر شادی شدہ لڑکی کو اپنے منہ سے بدبو کا واضح احساس ہوتا تھا۔ سوبرانم 200 کی ایک خوراک سے ٹھیک ہو گئی۔

سباڈلا چھینکیں لاتی ہے اس لئے چھینکوں والے زکام پر سب سے پہلے یہ دوا دے کر دیکھیں۔

کاسٹی کم کی ایک علامت ہے کہ مریض تقریر کرتے ہوئے مشتعل ہو جاتا ہے۔ اگر آپ کاسٹی کم کے مریض کو مشتعل کر دیں تو دوا دینے کی ضرورت ہی نہیں ہوتی۔ تقریر کے دوران اشتعال اندھیروں اور مایوسیوں کے خلاف رد عمل ہوتا ہے۔ اس طرح کا اشتعال بے بس اور ہارے ہوئے سیاست دانوں کو آتا ہے۔ امام مسجد کی جذباتی تقریر یا تو نکس وامیکا کی ہوتی ہے اور یا سٹرامونیم کی۔

آپ پڑھتے ہیں کہ فلاں دوا ذکی الحسی سے بحث کرتی ہے اور وہی دوا کسی دوسرے باب میں اچھے فہم و ادراک سے بحث کرتی نظر آتی ہے۔ ایک دوا کا مریض ایک وقت میں ذکی الحس ہوتا ہے جب وہ ... کم ہوتا ہے اور دوسرے وقت میں یہی ذکی الحسی اچھی Perception میں بدل جاتی ہے۔ جو ذرا کی

کائنات کا بنیادی عنصر (element) خواہ وہ پلاٹینم ہے یا اریڈیم، اس کی وافر مقدار کو
پہاڑیوں میں ہونی چاہئے اور وہی عنصر ہے جس پر نبی اکرمﷺ کی اناٹومی کا پلان ہے۔

انجیر یا زیتون کی اپنے اوپر پروونگ کر کے علامات اکٹھی کی جائیں اور پھر دیکھا جائے کہ وہ علامات
کونسے عنصر کی ہیں؟

آپ کو ایک مزے کی بات بتاتا ہوں امید اور ناامیدی ایک ترازو کے دو پلڑے ہیں۔ مجھ پر اللہ کا
کرم ہے کہ میں ایک استاد آدمی ہوں۔ شاعر ناامیدی کے مقام سے بولتا ہے یہ شرابی شاعر کی ایمان سے
دوری ہے۔ چونکہ سوال بھی ایک جواب ہوتا ہے اس لئے شاعروں کی ناامیدیاں بھی اپنے اندر سوال
رکھتی ہیں اور میں ایسے سوالوں کو جواب بنالیتا ہوں۔

نبی اکرمﷺ کی مدینہ کو ہجرت ان کی تقدیر تھی اور اس لئے کہ اللہ نے یہودیوں کی منفی تنقید سے
نبی اکرمﷺ کی تربیت کرنا تھی۔

وہ وقت جلد ہی آنے والا ہے جب ٹی وی آن آف کرنے کے لئے ریموٹ کنٹرول کی ضرورت
نہیں رہے گی۔ انسان صرف منہ سے بولا کرے گا یا انگلی سے اشارہ کرے گا اور ٹی وی آن آف ہو جائے
گا۔ پھر آپ لوگوں کو پتہ چلے گا کہ سماوی مادہ کیا ہے جس کی گلزار بات کیا کرتا تھا۔ وہ
Potentization کیا ہے؟ اور عیسیٰؑ مردے کس طرح زندہ کیا کرتے تھے۔ یاد رہے کہ سماوی مادہ
براہ راست انسان کے کنٹرول میں نہیں۔ پھر وقت آئے گا جب انسان پکی پکائی روٹی کھائے گا۔ تب پتہ
چلے گا کہ من و سلویٰ کس طرح اترتا تھا؟ لیکن یہ سب کچھ مسلمانوں نے نہیں کرنا بلکہ یہودیوں اور
عیسائیوں نے کرنا ہے۔ یہ اللہ نے انہیں سے کروانا ہے یہ ثابت کرنے کے لئے کہ عیسیٰؑ اللہ کے بیٹے
نہیں تھے اور انہیں پھانسی پر نہیں چڑھایا گیا تھا۔

ایک اور راز کی بات آپ کو بتاؤں۔ کوئی بھی ایسا آدمی جو مذہباً عیسائی ہو مرتے وقت اسے عیسیٰؑ کی
شکل نظر آتی ہے۔ اس کے پیچھے جو تھیوری ہے وہ یہ ہے کہ شکل کردار بناتی ہے اور کردار شکل بناتا

ہے۔ یا جس طرح مجھے کلمہ توحید پڑھے بغیر نیند نہیں آتی۔ یہ وہ باتیں ہیں جو میں دیکھ رہا ہوں دکھا نہیں سکتا اور سمجھ رہا ہوں لیکن سمجھا نہیں سکتا۔ خدا کے لئے قرآن پاک کو کھولیں اور اس کا مطالعہ کائنات کو سامنے رکھ کر کریں روٹی کمانے والوں کی تفسیروں کو سامنے رکھ کر نہیں۔

قارئین! مجھے پرویز سے تقریباً سو فیصد اختلاف ہے لیکن ان کے خلوص نیت پر شک نہیں۔ ان کی تحریروں نے مجھے دلیل کی قوت دی اور ان کی غلطیوں سے میں نے سیکھا ہے۔ روایت سے بات کرنے والا غلطی کرتا ہی نہیں۔ جب اس نے اپنی عقل استعمال کرنی ہی نہیں تو غلطی کیسے ہو گی؟

آرٹسٹوں کی ایک عادت بہت گھٹیا ہوتی ہے اور وہ یہ کہ غلط کام کرنے کے لئے وہ کوئی بہانہ بنا لیتے ہیں مثلاً ایک 80 سالہ بوڑھی عورت کے ساتھ اس لئے ہم بستری کر لیتے ہیں کہ بھلا دیکھیں تو سہی کہ 80 سال کی عمر میں عورت کے کیا جذبات ہوتے ہیں۔

Aversion to mental work کی ایلوز سے بڑھ کر کوئی دوا نہیں۔

لیکس اور مومن دونوں ذہین ہوتے ہیں۔ مومن نہ لطیفہ سنتا ہے اور نہ سناتا ہے بلکہ ہر بات سنجیدگی سے کرتا ہے اور لیکس لطیفے سنتا اور سناتا ہے۔ میرا اور اپنا جائزہ لینا آپ کے لئے مشکل نہیں کہ ہم کتنے مومن ہیں؟

جن دواؤں میں بدقسمت ہونے کا احساس پایا جاتا ہے ان دواؤں کے مریض واقعی بدقسمت ہوتے ہیں۔

سے بیوی کے جسم کو کاٹا تھا۔ اس کی بیوی نے پڑوسی سے تعلقات قائم کر لئے۔ مفعول کے حوالے
سے ایک بات یاد آئی ہے۔ اگر آپ خواب میں کسی بدکردار آدمی کو دیکھیں تو وہ جس visitor کو
ہو گا وہ بھی بدکردار ہو گا۔ میں نے ایک دن خوب میں ایک مفعول کو دیکھا جب اس خواب
Indicate کرنے والا مریض آیا۔ اس کی تحلیل نفسی کی تو مفعول نکلا۔

لیکس کو دو دورے پڑتے ہیں۔ ایک دماغی کام کا اور دوسرا سیکس کا۔ یہ alternating
Condition ہوتی ہے۔ لیکس جب مائنڈ کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو جنس مخالف کے لئے اس کے پاس کوئی
sympathy نہیں ہوتی۔ یہیں پہ لیکس اور مومن کی پہچان ہوتی ہے۔ مومن موڈ کے بغیر بیوی
کے احساسات کا احترام کرتا ہے حالانکہ اس کا Mantal work بہت عظیم ہوتا ہے اور لیکس چند
لذات کی خاطر بیوی سے خود غرضی کا مظاہرہ کرتا ہے۔ لیکس خواتین کی بھی یہی عادت ہے۔

ایک پلسٹیلا لڑکی کی دو دفعہ منگنی ٹوٹ گئی۔ وہ رونے کے موڈ میں تھی اور اپنے آفس کے ایک
کولیگ کے آگے رو پڑی۔ اس لڑکے نے اس سے ہمدردی کی اور شادی کا وعدہ کر لیا لڑکا جسمانی، مالی
اور علمی لحاظ سے لڑکی سے بہتر تھا لیکن پھر بھی اس نے ثواب کی خاطر یہ کام کرنا چاہا۔ چند ہفتوں بعد
لڑکے نے Proposal پر عمل درآمد کا پروگرام بنایا تو لڑکی کہنے لگی "جب میں غمگینی کی حالت میں
تھی تو مجھے جو بھی ملتا میں نے اس کے قریب ہو جانا تھا۔ میرا آپ سے شادی کا کوئی پروگرام نہیں۔
مجھے یہ کہانی جب لڑکے نے سنائی تو مجھے کرشن چندر کا ایک افسانہ یاد آگیا "لڑکی اداس کھڑی
تھی۔ میں نے پوچھا تم اداس ہو۔ اس کی آنکھوں میں نمی آ گئی جس کو میں نے ہونٹوں سے چوس لیا۔
اس کے لب پڑپڑائے۔ میں نے اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی گرفت میں لے لیا۔ اس کے جسم پر
کپکپی طاری ہو گئی۔ میں نے اسے بانہوں میں بھینچ لیا۔ وہ بے سدھ سی ہو گئی۔ میں نے اسے چارپائی پر
لٹا لیا اور پھر سکون ہو گیا"۔

قارئین! یہ کیفیت ایمان کی کمزوری اور قوانین قدرت سے لاعلمی کی وجہ سے آتی ہے۔ لوگوں کو
احساس اس وقت ہوتا ہے جب حمل ٹھہر جاتا ہے۔ احساس کمتری بہت بڑا گناہ ہے اور تقدیر کی
تصویری سے عدم واقفیت کی وجہ سے آتا ہے۔ گناہ کا دورہ چند منٹوں کے لئے ہوتا ہے لوگ چند
منٹ بھی صبر نہیں کر پاتے حالانکہ اس صبر کا صلہ بہت بڑا ہوتا ہے۔

سن یاس میں جب کوئی عورت لیکس بنتی ہے تو یا تو Nymphonania میں مبتلا ہو جاتی ہے اور یا کمانڈر بن بیٹھتی ہے جس سے گھر میں جھگڑے شروع ہو جاتے ہیں۔

میڈولا ادبلا نگاٹا ذہن اور جسم کے درمیان توازن قائم رکھتا ہے۔ اگر پاؤں رکھا کہیں جائے اور پڑے کہیں تو جیلسی میم دوا ہوتی ہے۔ لیکن اگر آدمی سوچنے میں مصروف ہو اور جسم کے عضلات حرکت سے انکاری ہو جائیں تو ہیلی بورس دوا ہوتی ہے۔

چونکہ لوگوں کو مومن کی تعریف نہیں آتی اس لئے Creative قسم کے لوگ لیکس ہی ہوتے ہیں اور ان کا لکھنے کا انداز Litrary ہوتا ہے۔ یہ لوگ باتیں گھڑنے سے باز نہیں رہ سکتے۔ یہ الگ بات ہے کہ جو بات وہ گھڑتے ہیں وہ سچ ہوتی ہے۔

اگر فاسفورس بادلوں کی چمک سے بحث کرتی ہے تو روڈوڈنڈرن گرج سے بحث کرتی ہے۔ اگر روڈ دوا کو قرآنی نکتہ نگاہ سے دیکھیں تو سابقہ اقوام پر چنگھاڑ کی شکل میں آنے والے عذابوں کی ساری تصویری اس دوا کے اندر موجود ہے۔

تھوک کر چاٹنا ایک محاورہ ہے اور اس کی دوا مرکیورس ہے۔ کیا مرکیورس کا مریض معاشرتی تعلقات میں بھی تھوک کر چاٹتا ہے؟ تھوک کر چاٹنے کا ایک مفہوم تو منفی ہے جو آپ سب جانتے ہیں اور دوسرا مفہوم ہے گناہ سے توبہ کرنا۔

اندر کی وحشت کپڑے پھاڑنے پر مجبور کرتی ہے جس کی کافی دوائیں ہیں مثلاً بیلا ڈونا، سٹرامونیم، درانژم البم اور تیرن نیولا وغیرہ۔ یہ لوگ جھگڑالو بھی ہوتے ہیں اس لئے اکثر کپڑے پھڑوا کر گھر آنے کے عادی بھی ہوتے ہیں۔

اگر آدم کو شیطان نے بہکایا تھا تو اب ابن آدم کو مہکانے والے سلفر اور لیکس ہیں۔ یہی نئی سے نئی اختراعیں نکالتے ہیں۔ میں اسی لئے کسی کو شاگرد نہیں بناتا بلکہ ہر ایک کو تنقید کی دعوت دیتا ہوں۔

ایک چودہ سالہ لڑکے کو اس کی ماں لے کر آئی کہ اس کا قد رک گیا ہے اور مونچھیں آگئی ہیں۔ میں
نے لڑکے کو اکیلے میں بلا کر پوچھا "مشت زنی کرتے ہو" کہنے لگا "ہاں" میں نے اس کی ماں کو یہ
بات بتائی تو کہنے لگی "اب مجھے سمجھ آئی ہے کہ وہ باتھ روم میں زیادہ دیر کیوں لگاتا ہے۔ ایسے کیسوں
میں کلکیریا فاس دوبارہ قد بڑھانا شروع کر دیتی ہے۔

آپ نانی نولا کا Q لیں یا سیمن Q پر بیلا موٹاپا ختم ہو گا لیکن مہینے میں نہیں بلکہ کئی ماہ لگیں گے
اور یہ علاج بالضد ہے۔

لیکسس کی ایک علامت ہے "میں آگے کیا منہ لے کر جاؤں گا" یہ علامت مجھ میں بھی شدت سے
موجود ہے اور یہ علامت ایک مومن میں بھی شدت سے موجود ہوتی ہے۔

اگر سب لیکسس مثبت ہو جائیں تو دنیا میں برائی نہ رہے۔

مثبت ذہن ساتھی ہوں تو بڑا حوصلہ ہوتا ہے۔ لیکن مثبت ذہنوں کو روایتوں میں الجھا کر رکھ دیا
ہے۔

ہومیو پیتھک دواؤں کے جسم پر اثرات کو سمجھنے کے لئے ساتوں اقلیموں کے جغرافیہ اور آب و
کے بارے میں جاننا بہت ضروری ہے۔

ذکریا کی جو تین دن کے لئے قوت گویائی ختم ہو گئی تھی تو یہ دراصل کاسٹی کم کا Metastasis
ہے۔ مایوسیوں میں جب انسان اللہ کو پکارتا ہے تو یہ Self Potentization ہوتی ہے۔
Metastasis کی مثال ایسے ہے جیسے اگر جنوبی ہوا نہ چلے تو شمال سے آنے والے سیلاب
زور (ذکا) زیادہ ہوتا ہے۔ جب جنوبی ہوا چل پڑتی ہے تو سیلاب کی صحیح کر جاتی ہے۔ یعنی ایک چیز
نے ٹھیک ہونا ہوتا ہے تو قوت حیات کا رخ دوسری طرف مڑ جاتا ہے۔

دیہاتوں میں لوگ سردیوں کے موسم میں اکثر ایک بات کہتے ہیں " فلانے فلانے بڈھے نیں
اپناں سردیاں وچ مر جانا" بوڑھوں کی اکثریت واقعی سردیوں میں کوچ کر جاتی ہے۔ یہ سوئے مزاجی کی
وجہ سے ہے۔ بڑھاپے میں جسم میں حرارت کی کمی ہوتی ہے اور مریض کے لئے ذرا سی سردی برداشت
کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ہم سردیوں کے موسم میں ننگے پاؤں چلیں تو سردی کی لہر دماغ تک محسوس ہوتی
ہے۔ سردی کا یوں پیروں کے راستے اوپر چڑھنا ہی کونیم دوا کی علامت ہے۔ بعض اوقات خشک
سردی نوجوان آدمی کے لئے برداشت کرنا مشکل ہو جاتی ہے۔

سردی کے موسم میں ایک 22 سالہ شادی شدہ لڑکی نے نہانے کے لئے کپڑے اتارے تو اسے
پانچ منٹ کے اندر سارے جسم پر دھپڑ نکل آئے۔ جب وہ میرے پاس پہنچی تو اپنے پورے جسم کو کھجلا
رہی تھی۔ اگر میں علامات لیتا تو اس نے مجھے چار سنا دینا تھیں کیونکہ وہ Distress میں تھی۔ میں نے
رسٹاکس 30 ، ڈلکامارا 30 ، ارٹیکا یورنیس 30 ، لیڈم 30 ، آرسنک 30 ، اور نیٹرم سلف 30 کا
کمپاؤنڈ بنا کر اسے پانچ پانچ منٹ بعد دیا اور پہلی خوراک سے ہی آرام آنا شروع ہو گیا۔
سردی سے چھپاکی کا بہترین علاج یہ ہے کہ مریض کو حرارت پہنچائی جائے۔ چھپاکی دراصل
زندگی ہوتی ہے۔ سردی کے خلاف ری ایکشن ہوتا ہے ورنہ سردی سے دل میں گھبراہٹ ہوتی ہے اور
آدمی مر جاتا ہے۔

ایک قسم کے خلیات کا Anti-body دوسری قسم کے خلیات کے لئے Antigene ہوتا
ہے۔ فارماسسٹوں کے لئے یہ نکتہ بہت اہم ہے۔

مفکر عورت ہو یا مرد، ہرجائی کہلاتے ہیں جبکہ درحقیقت وہ ہرجائی ہوتے نہیں۔ انہوں نے جز
سے جز کی طرف سفر کرنا ہوتا ہے۔ ان کی زندگی میں آنے والے لوگ خود جامد ہوتے ہیں۔ وہ اپنی جگہ
کھڑے رہ جاتے ہیں اور مفکر آگے نکل جاتا ہے۔ مفکر انہیں بھولتا نہیں کیونکہ مستقبل کی طرف ماضی کو
بھول کر نہیں بڑھا جا سکتا۔

قارئین! ہمارے امراض کی بنیادی وجہ Blocking of output ہے۔ اگر ہم output کو

خاندانی منصوبہ بندی کے چکر میں رد کیں گے تو چونکہ کائناتی حرکت کو روکا نہیں جا سکتا اس لئے وہ دو
Tention کی صورت میں نکلے گی۔ رزق کی کمی کی صورت میں نکلے گی، بیماری کی صورت میں نکلے گی
اپنا اپنا جائزہ لے کر دیکھئے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ آپ کے مصائب کی وجہ خاندانی منصوبہ بندی کی صورت
میں Blocking of output ہو۔ بین الاقوامی پراپیگنڈے سے متاثر ہونے کے بجائے میری بات پر
غور کریں۔ ممکن ہے کہ آپ نے بچوں کی شکل میں Output دینی ہو اور آپ نے بلاک کر رکھی ہو۔
input کا سوراخ output کے سوراخ کے راست متناسب ہوتا ہے۔

ایک ٹھیکیدار نے مجھے کہا کہ اسے لاکھ دو لاکھ روپے کا گھاٹا پڑتا ہی رہتا ہے اور وہ ساری زندگی
مقروض ہی رہا ہے۔ میں نے اسے کہا "زنا چھوڑ دو" کہنے لگا "آپ کو کس نے بتایا"؟ میں نے اسے
جواب دیا کہ جنسی قوت بھی ایک دولت ہوتی ہے اس کی غلط Delivery بدبختی کا باعث بنتی ہے۔

اللہ کسی پر اس کی ہمت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا۔ اگر آپ کائنات کو بچے دے رہے ہیں تو
Output دے رہے ہیں اور آپ کو اتنی ہی زیادہ input ہر حال میں ملنی ہے۔ ممکن ہے کہ انہیں
بچوں میں سے ایک ایسا بچہ پیدا ہو جو ایسی مشین تیار کرے جس میں کچھ بھی نہیں ڈالا جائیگا اور وہ سماوی مادہ
سے پکا پکایا کھانا آپ کو تیار کر دے گی۔ اللہ کی کائنات اتنی چھوٹی نہیں۔ اس کے پاس تو رزق دینے
کے ان گنت ذرائع ہیں۔ چپ چاپ Output دیتے جائیں خواہ کسی بھی شکل میں۔ پھر آپ بھی
میری طرح مطمئن ہو جائیں گے۔

قارئین! یہ کتاب دراصل ساڑھے تین سو صفحے کی لکھی گئی ہے لیکن چونکہ آپ لوگ زیادہ
قیمت کی کتاب نہیں خرید سکتے اس لئے تین کتابیں بنا رہا ہوں۔ ڈیزیز اینڈ میڈیسن III چھپنے کے بعد
مجھے پتہ چلا ہے کہ لوگ علم کا ذوق رکھتے ہیں۔ آپ میں سے جو کتاب خرید سکتا ہے وہ بھی مجھے اطلاع کر
دے تاکہ جوں ہی کتاب چھپے میں اسے بھیج دیا کروں اور جو نہیں خرید سکتا وہ بھی اطلاع کر دے اسے بھی
بھیج دیا کروں گا۔ لیکن اس آدمی کو مفت نہیں دوں گا جو کار میں آئے اور بھکاری بنے جیسا کہ کچھ لوگوں
کی عادت ہے۔ یہ Output کا غلط استعمال ہے۔ اس طرح کے لوگوں نے پنجاب پبلک لائبریری کو
خالی کر کے رکھ دیا ہے۔ وہاں سے ہزاروں روپے کی کتابیں نکلوا کر لے گئے ہیں اور واپس نہیں کیں۔

ایک جلالی طبیعت کی عورت کہنے لگی "ڈاکٹر صاحب ! گھر کے تمام اخراجات کے لئے پیسہ نکل آتا ہے لیکن میری ذاتی ضرورت ایک بھی پوری نہیں ہوتی" ۔ میں نے جواب دیا " آپ خاوند کو Output نہیں دے رہیں "اس نے اپنی غلطی تسلیم کی اور جب دوبارہ ملاقات ہوئی تو اس نے کہا" ڈاکٹر صاحب ! آپ نے جوبات کی تھی وہ ایک تعویز سے کم نہیں تھی۔

اگر میں اسے جعلی تعویز بنا کر دیتا تو اس سے 500 روپے " موکہ " بھی لے سکتا تھا اور شرط یہی عائد کرتا کہ خاوند کی عزت کرنی ہے تو میں پیر ہوتا اور وہ مرید ہوتی۔

قارئین ! گناہوں کو چھوڑتے وقت اس رعائت کو ملحوظ خاطر رکھنا ہے کہ پہلے پہل گناہ کر چکنے کے بعد احساس ہوتا ہے کیونکہ اس وقت کی Output ماضی کی input کا نتیجہ ہوتی ہے۔

فرض کریں کہ آپ کے پاس ایک عورت آتی ہے جو کہتی ہے کہ دن اوپر ہو گئے ہیں اور آپ اسقاط کے لئے اسے اشوکا Q دے دیتے ہیں لیکن بعد میں آپ کو احساس ہوتا ہے تو یہ اسی طرح قابل معافی ہے جس طرح روزے کی حالت میں آدمی بھولے سے کچھ کھالیتا ہے ۔ جس طرح ماہ رمضان میں ایسی غلطی پہلے دنوں میں ہی ہوتی ہے اسی طرح ایسی غلطی بھی پہلے پہل ہوتی ہے ۔ یہ یاد رکھیں کہ آدمی کو ہر وقت اناکارڈیم کی حالت میں رہنا چاہیے۔

قارئین ! میں بھی سلفر ہوں اور میری یہ کتاب بھی سلفر کی طرح inter current Remedy ہے ۔ اگر آپ کی دوا مریض پر کام نہ کر رہی ہو تو اسے میری یہ کتاب پڑھنے کے لئے دے دیں۔

خون کے اندر پیپ شامل ہو جائے تو بخار اس پیپ کو جلانے کے لئے چڑھتا ہے۔ یہاں پائروجین، ایکی نیشیا اور بیپ ٹیشیا جیسی زہریلے خون سے بحث کرنے والی دواؤں کی ضرورت پڑتی ہے۔ ان تینوں دواؤں کا کمپاؤنڈ بھی بنایا جا سکتا ہے۔

Sand fly ایک مکھی ہے جو ریتلے صحراؤں میں پائی جاتی ہے۔ ائرفورس کے جن لڑکوں کو اس نے کاٹا انہیں پہلے بخار ہوا اور پھر جہاں مکھی نے ڈنگ مارا وہاں بد نما سا ابھار بن گیا۔ اس مکھی کی پروونگ ضروری ہے کیونکہ چند ایک مریضوں کے جسم پر جگہ جگہ میں نے ایسے ابھار دیکھے ہیں جو ہو بہو سینڈ فلائی کے ابھاروں جیسے ہیں۔ میں ان لڑکوں کی علامات نہ لے سکا۔ ابھاروں کو البتہ سکیل کا گریفائیٹ اور کاسٹی کم میں دیکھا جا سکتا ہے۔ وہ ابھار جل جانے کے بعد بننے والے ابھاروں جیسے ہوتے ہیں۔

فرض کریں کہ سینڈ فلائی اور کاسٹی کم کا جیومیٹریکل پلان ایک جیسا ہے تو دونوں کی علامات ایک جیسی ہوں گی۔

چوہا کاٹ لے تو اگنیشیا حفظ ما تقدم بھی ہے اور بخار کا علاج بھی۔ اس دوا پر شروع سے آخر تک بھروسہ کیا جا سکتا ہے۔

گڑ والے چاول کھانے سے مجھے ہیضہ ہوا اور جب مجھے آرام آیا تو گہری نیند آئی۔ اس نیند کے دوران بیگم مجھے لیموں کا شربت ہر پندرہ بیس منٹ بعد جگا کر پلاتی رہی۔ میں ہر دفعہ دو تین گلاس شربت پی جاتا۔ جب قوت حیات اعتدال پر آجائے تو بھوک پیاس خود بخود لگتی ہے کھانے کو جی چاہتا ہے اور کمزوری ختم ہو جاتی ہے۔ گلوکوز لگوانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

سردیوں میں گنے چوسنے سے زکام ہو جاتا ہے۔ پھر وہ بگڑ کر کالی بائی کا گاڑھا زکام بن جاتا ہے۔ اس گاڑھے زکام پر پھر گنا چوسا جائے تو زکام ٹھیک ہو جاتا ہے۔

کالی بائی کے حوالے سے مجھے ایک لطیفہ یاد آگیا ہے۔ بچپن میں ایک دن ہم مولوی صاحب کے پاس قرآن پاک پڑھ رہے تھے۔ اس وقت ہماری عمریں چھ سال سے 12 سال کے درمیان تھیں۔ میں اس وقت دس سال کا تھا اور دوسری یا تیسری جماعت میں پڑھتا تھا۔ ایک لڑکا جس کا باپ بہت جگتی اور مزاحیہ تھا اور وہ ہربات کا جواب "اکھان" میں دیتا تھا وہ لڑکا سبق سنا رہا تھا۔ اس لڑکے کو بھی بہت سارے "اکھان" یاد تھے۔

جب وہ لڑکا سبق سنا رہا تھا تو اس کی ناک اور قرآن پاک کے درمیان ایک فٹ کا فاصلہ تھا۔ اس لڑکے کے ایک نتھنے سے مواد تار بناتا ہوا اتنا نیچے آگیا کہ صرف ایک انچ کا فاصلہ رہ گیا۔ ہم 25-30 لڑکوں کو سبق یاد کرنا بھول گیا اور سب ٹکٹکی لگائے اس لڑکے کی طرف دیکھ رہے تھے۔ جب مولوی صاحب کی نظر پڑی تو انہوں نے کہا

"چنگی کر بہا"

تو اس لڑکے نے نتھنے کو پیچھے کو کھینچا اور تار واپس چلی گئی۔ ابھی مولوی صاحب نے "اکھان" کا دوسرا مصرعہ بولنا ہی تھا کہ وہ لڑکا بول پڑا۔

"پیڑے لے چھپا"

مولوی صاحب کی حیرت سے آنکھیں پھیل گئیں کہ جو "اکھان" انہوں نے اس لڑکے پر فٹ کرنا تھا وہ آدھا اسی لڑکے نے مکمل کر دیا۔ مولوی صاحب اس دن بڑے غصے میں تھے لیکن ان کی ہنسی نکل گئی۔ مولوی صاحب ہنستے ہوئے بولے

"جیسا پیو ویسا پتر"۔ لڑکے کو اکھان پورا کرنے کی فکر تھی ناک کی فکر نہیں تھی۔

"چنگی کر بہا (بیٹھا) پیڑے لئے چھپا" کا مطلب ہوتا ہے "جس پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے۔

کالی بائی کا سبز یا پیلا گاڑھا نزلہ تو اب آپ کو نہیں بھولے گا۔ سوال تو یہ ہے وہ لڑکا بچپن میں بھی "اکھان" کہنے کا عادی کیوں تھا؟۔

فکر کی وجہ سے بخار ارجنٹم نائٹ کا ہوتا ہے۔ غم کا بخار اگنیشیا اور نیٹرم میور کا ہوتا ہے۔ شادی کی وجہ سے بخار کیموملا، نکس وامیکا اور سٹافی کا ہوتا ہے۔ غصہ سے بخار کیمو ملا، نکس وامیکا اور سٹافی کا ہوتا

کرنے سے بخار ایسڈ نائٹ کا ہوتا ہے۔ زیادہ آرام یا زیادہ نیند سے بخار کیمفر کا ہوتا ہے۔ خوف سے بخار ایکونائٹ کا ہوتا ہے۔ خوشی سے بخار کافیا کا ہوتا ہے۔ قے اور اسہال کے بعد کا بخار چائنا کا ہوتا ہے۔ غشی کا بخار گلونائین کا ہوتا ہے۔ بدہضمی کے بخار کو پلسٹیلا، نکس وامیکا اور آرسنک میں دیکھیں۔ قبض کا بخار برائی اونیا کا ہوتا ہے۔ ورم کا بخار بیلاڈونا، مرک، آرسنک اور ہیپر سلفر کا ہوتا ہے۔

گندا رہنے سے جلد کے مسامات بند ہو جاتے ہیں جس سے یا تو جلد پر دانے نکل آتے ہیں اور یا بخار رہنے لگتا ہے۔ دانے ہوں یا نہ ہوں اگر مریض نہانے سے کتراتا ہے۔ تو سلفر کسی بھی طاقت میں دیں۔

جس بخار میں جلد آگ کی طرح گرم ہو اس پر پہلے ایکونائٹ 30 دس دس منٹ بعد دیں۔ اگر بات نہ بنے تو پھر سلفر دیں۔

اگر میری غیر موجودگی میں گھر میں بخار والا بچہ لایا جائے تو میری بیگم کے پاس ایک بڑا آسان سا کلیہ ہے۔ اگر جسم سر سے پاؤں تک گرم ہو تو وہ فیرم فاس دے دیتی ہے اور اگر پاؤں ٹھنڈے ہوں تو بیلا ڈونا دے دیتی ہے۔

دو سال پہلے کی بات ہے میری بیٹی کو کھانسی کی شکائت ہو گئی۔ میں نے اسے برائی اونیا اور ریومیکس 30 دے دی۔ رات 9 بجے کلینک سے واپس آیا تو بیگم کہنے لگی "پڑوسن ایک ہومیو پیتھک کمپاؤنڈ دے گئی ہے اس کا ایک چمچہ شام کو پلایا اور تب سے اب تک کھانسی نہیں ہوئی۔ چونکہ میں خود کمپاؤنڈز پر ایمان رکھتا ہوں اس لئے دل ہی دل میں کمپاؤنڈیے کو Appriciate کیا۔ لیکن رات چار بجے انتہائی شدید کھانسی شروع ہو گئی اور صبح تک کھانس کھانس کر بیٹی کا گلا بیٹھ گیا۔
کمپاؤنڈ کے لیبل پر بی ایم فارمیسی کا نام لکھا ہوا تھا اور پانچ چھ دواؤں کے نام بھی لکھے ہوئے تھے۔ بیگم نے مجھے طعنہ دیا تھا کہ میں بھی کمپاؤنڈ خرید کر علاج کیوں نہیں کرتا؟ میں نے صبح بیگم سے کہا "بچی کا تو کھانس کھانس کر گلا بیٹھ گیا ہے لیکن ایک بات بڑی کام کی مل گئی ہے"
قارئین! آپ جانتے ہیں کہ ہومیو پیتھک دوا پہلے Aggravation کرتی ہے اور پھر آرام

دیتی ہے۔ کیا یہ لطیفہ نہیں کہ دوا پہلے آرام دے اور پھر Aggravation کرے۔ حقیقت یہ ہے کہ چینی کے شربت میں ایلو پیتھی کی وہ دوا شامل تھی جو گلے کی خراش کو آرام دیتی ہے۔ بچی نے دوا پی اس کی گلے کی خراش ختم ہو گئی پھر دوا کا اسی طرح سیکنڈری ہوا جس طرح ملیریا پر ہانمن چائنا خام حالت میں دیتے تھے تو بخار اتر جاتا تھا اور پھر چڑھ جاتا تھا۔ ان کمپاؤنڈ یے حضرات نے چالاکی کی انتہائی کر دی ہے۔

دیہاتوں میں لوگ کام کاج سے تھک کر آتے ہیں تو پیراسیٹامول کی ایک گولی چائے کے ساتھ لے لیتے ہیں۔ اگر پیراسیٹامول کو چینی کے شربت میں حل کر کے لیبل پر پسند ہومیو دواؤں کے نام لکھ دیئے جائیں تو کیا جسمانی تھکن، سستی اور کمزوری کے لئے کمپاؤنڈ نہیں بن جائے گا؟

60 روپیہ یومیہ کما کر بیوی سے بے عزتی کرانے والا ہومیو پیتھ اتنا نہیں سوچے گا کہ تھکن کے لئے آرنیکا دے دے وہ کمپاؤنڈ ہی خریدے گا اور ہومیو پیتھی کی بے عزتی کا باعث بنے گا۔

مرطوب موسم کے دمہ کا دورہ نیٹرم سلفر 3x ,6x یا 12x سے ہٹ جاتا ہے خواہ علامات کسی بھی دوا کی ہوں لیکن کوئی ایسی دوا نہیں جو پوٹینسی میں دمہ کے ہر مریض کا علاج ہو۔ کسی کا دمہ کالی کاب کا ہے اور کسی کا آرسنک کا۔ وہ سٹار سامنے تو آئیں تو دمہ کے لئے ہومیو پیتھک کمپاؤنڈ کا نسخہ دینے والے ہیں۔ سانس کی نالیوں کو کھولنے والی کوئی بھی ایلو پیتھک دوا شربت میں ملا دی جائے اور لیبل پر چند ہومیو دواؤں کے نام لکھ دیئے جائیں تو دمہ کا کمپاؤنڈ بن جاتا ہے۔ ان لوگوں نے بے شرمی کی انتہا کر دی ہے۔

کینٹ فارمیسی تین درجن کے قریب کمپاؤنڈ بناتی ہے اور ان کمپاؤنڈز کی مشہوری کے لئے "ماہنامہ معالج" نکالتی ہے۔ میں کینٹ فارمیسی کے مالک کے افراد خانہ میں وہی تین درجن بیماریاں تلاش کر سکتا ہوں جن کے لئے کمپاؤنڈ تیار کئے گئے ہیں۔ روزنامہ جنگ کی بے شرمی یہ ہے کہ وہ پیسوں کی خاطر ہومیو پیتھی کا بیڑہ غرق کر رہا ہے اور ماہنامہ معالج کی بے شرمی یہ ہے کہ خود کمپاؤنڈز کے اشتہار دیتا ہے اور کمپاؤنڈز کے مشتہر اخباروں کے خلاف اداریے لکھتا ہے۔

معدہ کے درد اور گیس کے لئے میٹھا سوڈا شربت میں ملا لیں تو Digestive Syrup بن جائے گا۔

لیتھیم کارب دماغ میں اتنی چستی لاتی ہے کہ انسان کو intuition ہونے لگتی ہے۔ اگر یہ دوا چینی کے شربت میں ملالی جائے تو حافظہ کی کمزوری اور دماغی تھکن کے لئے کمپاؤنڈ بن جائے گا۔ قارئین! اس طرح کے کمپاؤنڈ کیا بے شرمی کی انتہا نہیں؟ یہ سوال میں عوام سے پوچھ رہا ہوں ہومیو پیتھک ڈاکٹر سے نہیں کیونکہ اس نے دہاڑی بنانی ہے خواہ آپ کو کمپاؤنڈ دے کر بنائے یا باتیں بنا کر۔

کینٹ فارمیسی کا ایک کمپاؤنڈ جوڑوں کے درد کے لئے ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے کہ اس میں ہومیو پیتھک دوا ہو گی۔ ہومیو پیتھک دوا وہ ہے جو 3x میں بھی فائدہ دے اور 30 کی طاقت میں بھی۔ بائیو کیمک ادویات بھی ایلو پیتھی ہے۔ ہومیو پیتھی نہیں۔ ایک حکیم صاحب اپنے ہر مریض کو فیرم سلفیٹ کی گولیاں دیتے ہیں۔ مریض کا چہرہ لال سرخ ہو جاتا ہے اور پھر کچھ عرصہ بعد جگر کے امراض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اگر آپ اپنے مریضوں کو بائیو کیمک ادویات خام حالت میں دیں تو کیا پرائمری ایکشن میں دوا اپنی علامات پیدا کر کے مرض کو دبا نہیں دیں گی۔؟

1/100 رتی سنکھیا چینی کے شربت میں ملا کر کھائیں سارے دن کی جسمانی تھکن دور ہو جائے گی۔

فارمیسوں کے بنائے ہوئے مردانہ کمزوری کے کمپاؤنڈز سے اگر کوئی نامرد ٹھیک ہوا ہو تو سامنے آئے۔ ہومیو پیتھی کتنی اچھی تصوری ہے اور مفاد پرستوں نے ہومیو پیتھی کی شان میں قصیدے گا گا کر اس کا بیڑہ غرق کر دیا ہے۔

ماہنامہ معالج کی سب ایڈیٹر عین الفر قریشی صاحبہ جانتی ہیں کہ کینٹ فارمیسی میں کیا ہو رہا ہے لیکن خطوں کے جواب دیتے وقت مذہب اور ہومیو پیتھی سے وفاداری ظاہر کرتی ہیں۔ "کیا یہ ہومیو پیتھی ہے؟" نامی اداریہ لکھ کر کتابیں لکھنے والوں کی بے عزتی کرتی ہیں اور جب ان سے پوچھا جائے کہ آپ کینٹ فارمیسی کے اشتہار کیوں دیتی ہیں؟ تو کہتی ہیں "گلزار بھائی! آپ کی باتیں فلسفیانہ ہوتی ہیں ان کی سمجھ نہیں آتی"۔

سکھو لیبارٹری کا کمال مرہم کیا ہومیو پیتھک دوا ہے؟ لیکن اس کے مالک کو کونسل کا رکن بنانے والے آپ ہی تو ہیں سالم روپے یومیہ کمانے والے۔

"اللہ بروں سے اچھے کام کرا لیتا ہے" کے مصداق بروں کے ذریعے ہومیو پیتھی عوام میں متعارف ہوتی چلی جارہی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ ہر محلے میں ایک ہومیو پیتھک کالج ہو۔ آتا جاتا تو پڑھانے والوں کو بھی کچھ نہیں، کم از کم ہومیو پیتھی عوام میں متعارف تو ہو جائے گی۔ جب عوام کو پتہ چلے گا کہ ہومیو پیتھی تو بڑی زبردست شے ہے لیکن ہومیو پیتھک ڈاکٹر بہت بڑا فراڈ ہے تو پھر عزت صرف ان ہومیو پیتھس کو ملے گی جو آج ایمانداری سے کام کر رہے ہیں۔

ایلو پیتھک ڈاکٹر کو ہومیو پیتھک ڈاکٹر سے نفرت کرنے کا پورا پورا حق ہے۔ اگر ہومیو پیتھی میں سے ایلو پیتھی کو نکال دیا جائے تو ہومیو پیتھ پنساری رہ جاتا ہے۔

مجھے تو اب پتہ چلا ہے کہ "معالج ایوننگ" ایک بہت بڑا فراڈ ہے۔ مفاد پرست سٹور مالکان اور منصور یوسف کے درمیان ملی بھگت ہے۔

آپ دیکھیں گے کہ چند سالوں کے اندر اندر مفاد پرستوں کو ہومیو پیتھی چھوڑ کر اور بزنس تلاش کرنا پڑیں گے۔

میں نے ڈیزیز اینڈ مڈیسن III لکھ کر ہومیو پیتھ کا احساس کمتری ختم کرنا چاہا اور ہومیو پیتھ اس کتاب کو بڑے بڑے علماء تک پہنچاتا پھرتا ہے کہ گلزار کو "وٹے" مارو۔ گلزار صرف اللہ سے ڈرتا ہے۔ ایک زیرک ہومیو پیتھ تو اس کتاب کو سمجھ سکتا ہے اس کتاب کو سمجھنا علماء کے بس کی بات نہیں۔ سکول کے پرچوں میں طلباء کو چانس دیا جاتا ہے کہ دس میں سے پانچ سوال حل کرو۔ میں علماء کو 100 سوال دیتا ہوں۔ وہ مجھے کسی ایک سوال کا جواب دے دیں۔ اگر اللہ میرا کچھ نہ بگاڑے تو آپ لوگ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ علماء کے پاس دلیل ہوگی تو سامنے آئیں گے۔

جرمنی جو نزک لگا رہا ہے وہ کچھ اس طرح ہے کہ مرض کے پوائنٹ کو دیکھتا ہے اور دواؤں کے site of Action کو اور چھوٹی طاقتوں میں کمپاؤنڈ بنالیتا ہے۔ مثلاً سانس کی نالیوں کی سوزش کے لئے ان دواؤں کا 3x میں کمپاؤنڈ بنائے گا جو اپنے پرائمری ایکشن میں سانس کی نالیوں کو کھولتی ہیں۔ یہ بھی ایلوپیتھک طریقہ علاج ہے۔ ایلوپیتھی اور ہومیو پیتھی میں فرق یہ کیا جاتا ہے کہ ڈلکامارا ہومیو پیتھی کے باپ کی جاگیر ہے اور پان سنان ایلوپیتھی کے باپ کی جاگیر ہے۔ ڈاکٹر محمد ادریس کو لکھے گئے خط میں میں نے کمپاؤنڈ بنانے کا طریقہ بتادیا ہے۔ اسی میں معاون دواؤں کا فلسفہ بھی ہے۔

Ingrowing Nail کا علاج چھوٹی طاقت میں سلیشیا ہے۔ اگر صرف ورم ہو اور پیپ نہ بنی ہو تو بھی یہ دوا آرام دیتی ہے۔ یہی دوا ویزلین میں 3x, 6x یا 12x میں ملا کر لوکل بھی استعمال کرائی جاسکتی ہے۔

جگر کی خرابی کے ساتھ upper limbs کی wasting اور Lower limbs کا اڈیمہ آپ نے جگر کی خرابیوں کے حوالے سے لائیکوپوڈیم میں دیکھنا ہے۔ سیالکوٹ کے علاقے میں لائیکو کی فطری ساختیں بھی دیکھنے میں آئی ہیں۔ مردوں میں ہی نہیں بلکہ عورتوں میں بھی اوپر کا دھڑ دبلا اور رانیں موٹی ہوتی ہیں۔

اکثر خواتین میں موٹاپا Myxodema کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اس کو میں نے بارہا دودھ سے ختم کیا ہے۔ یہاں آپ نے ایپس گروپ کی دواؤں کو دیکھنا ہے۔

Paget's disease میں کلکریا فاس کی کمی کو پورا کریں۔

Scleroderma کو سیپیا، گریفائٹ اور اینٹم کروڈ میں دیکھیں۔

Bell's Palsy کا ایک 70 سالہ مریض کشمیر میں برائنا کارب سے ٹھیک ہوا تھا۔ اسے ہائی بلڈ

پریشر بھی تھا۔ پہلے دن 30 کی طاقت میں تین خوراکیں دیں۔ دوسرے دن آیا تو جس آنکھ سے دکھائی نہیں دیتا تھا وہ آنکھ دیکھنے لگی تھی۔ اور اسی طرف والے کان سے بہرہ تھا سننے بھی لگا تھا۔ جوانی میں ٹھیکے لیا کرتا تھا۔ بڑا بے ایمان آدمی تھا۔ تین دن میں اسے کافی افاقہ ہو گیا تو معاوضہ میں ٹال مٹول کرنے لگا۔ آپ نے چہرے کے فالج کو سامنے رکھ کر برائٹا اور کاسٹی کم کو دیکھنا ہے۔

Down's Syndrone کا علاج بھی برائٹا کارب ہے۔ اکثر Chert Infection بھی ساتھ ہوتی ہے اس کے لئے اینٹم ٹارٹ دیتے رہیں۔ منگول بچہ آرام سے نہیں بیٹھتا اور شرمیلا ہوتا ہے۔

Cretinism اور Dwarfism دونوں میں کلکریا فاس 12x اور برائٹا کارب 12x دیتے رہیں۔ میں نے Cretinism کی تین چار لڑکیاں دیکھی ہیں وہ سب انتہائی ذہین تھیں۔ حیرت تو یہ ہے کہ یہ لڑکیاں احساس کمتری کا مریض بننے کے بجائے مردوں پر "ٹوکرا" ڈال لیتی ہیں۔ ان کے پاس ذہانت کے ساتھ ساتھ زبان کی مٹھاس بھی ہوتی ہے۔

Cretinism اور Dwarfism دونوں میں آپ نے یہ دیکھنا ہے کہ برائٹا قد بھی بڑھاتی ہے اور ذہن کی نشوونما بھی کرتی ہے۔ یہ بات بھی میرے تجربے میں آئی ہے اور انتہائی اہم ہے کہ نارمل بچے کو برائٹا دی جائے اور اس کا قد تیزی سے بڑھنے لگے تو ذہانت کم ہو جاتی ہے۔ تحقیقی اور تجرباتی ذہنوں کے لئے یہ بڑا زبردست نکتہ ہے۔ اگر کسی جسم میں ان دواؤں کے لئے استعداد قبولیت نہ ہو تو پھر یہ دوائیں بے اثر ہوتی ہیں۔ قد کی تیزی یا ذہانت کی کمی سن بلوغت میں استعداد قبولیت کی وجہ سے ہوتی ہے۔

Hydrocephalus میں کلکیریا کارب کو دیکھیں۔

Wasting of Breast اور گنگرین میں سکیل کار کو دیکھیں۔ Breast گنگرین کی شکل اختیار کر جاتی ہے اور بازو سوج جاتا ہے جسے آپ Metastasis کہہ سکتے ہیں۔ جلن خاص علامت ہے۔ جلن کی علامت ہو تو اس دوا پر بھروسہ کریں۔ جلدی جلدی دوا تبدیل نہ کریں۔ ویسے آپ نے

دونوں دوائیں سب سیٹ ہیں۔

سمہ سنہ کے ڈاکٹر وسیم باری صاحب جب بھی لاہور آتے ہیں تو میرے لئے سمہ سنہ کی برفی بھی لے آتے ہیں اور کوئی نہ کوئی نئی بات بھی بتا جاتے ہیں۔ چند دن پہلے آئے تو کہنے لگے "میں نے عملی طور پر دیکھا ہے کہ جس طرح نکس وامیکا اور پلسٹیلا ایک دوسری کی متضاد دوائیں ہیں اسی طرح ان دواؤں کے مریضوں کی بھی آپس میں نہیں بنتی"۔ مجھے یہ سن کر بہت خوشی بھی ہوئی اور مزہ بھی آیا۔

قارئین! دو افراد کے درمیان تعلق کے لئے ایک نٹ اور دوسرے کو بولٹ بننا پڑتا ہے ورنہ گزارہ نہیں ہوتا۔ اگر میاں نکس ہو اور بیوی پلسٹیلا تو جھگڑے ہوتے رہتے ہیں کیونکہ دونوں ہی extrovert ہوتے ہیں۔

آپ لوگوں نے جو رٹ لگائی ہوئی ہے کہ خام دوا پرائمری ایکشن دیتی ہے اور پوٹینسی دوا سیکنڈری ایکشن دیتی ہے۔ تو گالی تو خام دوا نہیں ہوتی جو معدہ میں السر بنا دیتی ہے۔

دوا کے site of action کے حوالے سے پوٹینسی دوا کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اگر آپ کالن سونیا cm دیں گے تو بھی قبض کھل جائے گی اور Q میں دیں گے تو بھی۔ پوٹینسی دوا کی ضرورت اس وقت ہوتی ہے جب مرض دائرے کے محیط سے اندر کو محو سفر ہو۔

اگر آپ ایک کروڑ کی پوٹینسی کے مرض پر Q میں مماثل دوا دیں گے اور بار بار دوہرائیں گے تو مرض آہستہ آہستہ ختم ہو تا جائے گا۔

اندرونی اور بیرونی عناصر و عوامل دوا کے اثر میں رکاوٹ پیدا کرتے ہیں۔ اگر صبح اگنیشیا کا وقت ہے۔ تو شام کے چار بجے تو اگنیشیا کا وقت نہیں۔ اس وقت لائیکوپوڈیم کے ماحولیاتی اثرات اگنیشیا کے کام میں مزاحمت کر رہے ہوں گے۔ اس لئے اونچی پوٹینسی بھی اکثر اوقات بار بار دوہرانا پڑتی ہے۔

مجھے ٹھوڑی کے نیچے سال چھ ماہ بعد ایک پھنسی نکلتی ہے جس میں شدید خارش ہوتی ہے میں اس پر اسٹاکس ۳۰ لگا لیتا ہوں۔ اب معلوم نہیں کہ وہ رسٹاکس ۳۰ سے ٹھیک ہوتی ہے یا صرف الکوحل سے۔

اگر آپ پوٹینسی دوا کا ایک قطرہ پئیں تو وہ دوا کا کام کرے گا اور اگر آپ اسی دوا کا ایک پیگ بنا کر پئیں تو آپ کو الکحل کا نشہ چڑھے گا۔

بڑے بڑے ہومیو سٹورز نے ساتھ ایک کلینک بھی بنایا ہوا ہوتا ہے۔ جس میں ایک کرائے کا ڈاکٹر بٹھایا ہوتا ہے۔ ان کرائے کے ڈاکٹروں کا کام ان کمپاونڈز کو بیچنا ہوتا ہے جن کی مانگ نہیں رہ جاتی۔

ڈاکٹر سنگل دوا تجویز کرتا ہے اور ساتھ اسے کمپاونڈ بھی دینے پڑتے ہیں جو سنگل دوا کے راستے میں رکاوٹ پیدا کرتے ہیں۔ حیرت ہے کہ ایسے ڈاکٹر بھی ہومیو پیتھی کے پاسبان بنے پھرتے ہیں۔

بابائے ہومیو پیتھی ڈاکٹر حمید مرحوم کے پاس ہومیو پیتھی نام کی کوئی چیز نہیں تھی۔ یہی حال ڈاکٹر مسعود قریشی مرحوم کا تھا لیکن انہوں نے out put دی اور آج ان کی اولادیں ہومیو پیتھی سے عدم واقفیت کے باوجود مزے کر رہی ہیں۔ out put دینے کا یہ فائدہ ہوتا ہے۔ "ادویہ میں قدر مشترک" میں بتاؤں گا کہ کس طرح غریب باپ کی اولاد پیدائشی امیر ہوتی ہے۔

ارجی کو سمجھنے کے لئے input اور out put کو سامنے رکھ کر دو متناطیسوں میں inhibitory اور excitatory افعال کا مطالعہ کریں۔ یہ اشارہ فزیالوجسٹوں اور مارماسسٹوں کے لئے بہت اہم ہے۔

فزیالوجی کو سمجھنے کے لئے یہ بات ذہن میں رکھنا ضروری ہے کہ ہم بستری کے دوران نر اور مادہ دونوں لے بھی رہے ہوتے ہیں اور دے بھی رہے ہوتے ہیں۔

ہجوم میں جانے کا خوف ارجنٹم نائٹ اور جیلسی میم میں ہوتا ہے۔ اگر آپ کے پاس ایسا مریض آئے اور آپ ان دونوں دواؤں میں سے کوئی ایک دے دیں تو مریض تو ٹھیک ہو جائے گا لیکن میں آپ کو بتاتا ہوں کہ مریض ہجوم میں جانے سے کیوں گھبراتا ہے؟ سود خور، راشی یا زانی کے بارے میں اگر نمازیوں کو علم ہو تو وہ مسجد میں نہیں جائے گا۔ چغل خور رشتہ داروں میں نہیں بیٹھے گا کیونکہ وہ ان کے بارے میں لگائی بجھائی کر چکا ہوتا ہے۔ عمر رسیدہ کنواریاں بڑی مہذب لگائی بجھائی کرتی ہیں۔

Anxiety مثبت ذہنوں کو بھی ہوتی ہے۔ ایک تشویش مجھے چوبیس گھنٹے رہتی ہے کہ پتہ نہیں میں اپنا کام مکمل کر پاؤں گا یا نہیں۔ یہ فطری تشویش (Natual Anxiety) ہوتی ہے جو stress کے خلاف اندرونی رد عمل ہوتا ہے۔

اس کو آپ ایک اور طرح سے بھی سمجھ سکتے ہیں۔ رات کا وقت ہے اور آپ جنگل سے گزر رہے ہیں تو قدم قدم پر جنگلی جانوروں کا خوف Natural Anxiety ہو گا۔

سکول جانے والے بچے سردرد یا پیٹ درد کی شکایت کریں تو وہ بہانہ سازی کا چیچالو جیکل اظہار ہوتا ہے۔ ایسے بچے Guilty مائنڈ ہوتے ہیں اور ارجنٹم نائٹ سے پیٹ کا درد بھی ٹھیک ہو جاتا ہے اور سر درد بھی۔ یہ دونوں علامات کلکیریا فاس سے بھی ٹھیک ہو جاتی ہیں، سلیشیا سے بھی اور نیٹرم میور سے بھی۔

میں اپنے بیٹے کو ہر دس بارہ دن بعد اپنے پاس بٹھا کر کہتا ہوں "کیا تم اپنے کردار کو اتنا مضبوط رکھ سکتے ہو کہ اپنی بیوی کے علاوہ دنیا کی تمام عورتوں کو بہنیں کہہ سکو"۔

Anxiety کے ساتھ Palpitation کو آپ اس طرح سمجھ سکتے ہیں کہ مریضہ کو جب Palpitation شروع ہو جائے گی تو sex demanding ہو گی اور یا نارمل رہے گی۔ نارمل رہنے کی صورت میں اس کو سٹریچر پر لٹایا جائے تو اگر وہ منفی ہے تو بھی دو صورتیں پیدا ہوں گی۔ یا تو اس کو

میں سمجھ لیں کہ وہ غلط کرنے کی عادی ہے۔ اگر وہ شریف ہے تو بھی یہی دو صورتیں واقع ہوں
پہلی صورت Under confidence کی ہو گی اور دوسری صورت onfidence
ہے۔

مریضہ کے سٹریچر پر Anxiety ظاہر کرنے سے Anxiety کے باب میں دوا کا فرق
مشکل نہیں رہتا۔ اگر عورت شریف ہے تو اس کا کیس اس کی amily back ground
میں دیکھا جا سکتا ہے اور اگر غلط ہے تو اس کے چال چلن کے حوالے سے۔

ائر فورس میں دو الفاظ کثرت سے استعمال ہوتے ہیں۔ ایک پینکی اور دوسرا سکروٹنجر (کام پو
Panic کی وجہ Anxiety ہی ہوتی ہے۔ پینکی لوگ بڑی شے ہوتے ہیں۔ Panic میں یہ
سارے کام بگاڑ دیتے ہیں۔ میں نے اٹھارہ سال ائر فورس میں گزار دیئے لیکن پریڈ کی سمجھ نہ آئی
ابتدائی ٹریننگ کے دنوں میں پریڈ میں Puzzle ہو جاتا تھا۔ ایک دن استاد نے میری مارچ
(March کی کسی غلطی پر مجھے قطار سے باہر نکال لیا اور اکیلے مارچ کرنے کو کہا۔ میں
Puzzle ہو کر عقل ہی دنگ گئی۔ بائیں پاؤں کے ساتھ دایاں ہاتھ آگے بڑھایا جاتا ہے اور میں
بائیں پاؤں کے ساتھ بایاں ہی ہاتھ بھی آگے بڑھا دیا۔ جب میں نے اس طرح پریڈ کی تو استاد چلا اٹھا

" My good God So much un-natural. "

استاد کا جملہ مجھے آج تک یاد ہے۔ اس وقت میری جو حالت ہو گئی تھی تو وہ اس طرح کہ یوں
لگ رہا تھا جیسے میرا دماغ ایک دھواں سا ہے۔ اس صورت پر ارجنٹم میٹ بھی قابو پا لیتی ہے اور
ارجنٹم نائٹ بھی۔ مثبت مرکیورس چھوٹی چھوٹی events سے بڑے بڑے نتائج اخذ کر لیتا ہے اور منفی
مرکیورس متلون مزاج ہوتا ہے۔ متلون مزاجی سے بڑا کوئی عذاب نہیں۔

ایپس کی پینکی عورت یوں ہی ایپس نہیں بن جاتی۔ اس کا ماحول اسے احساس کمتری دیتا ہے۔ لیکن
احساس کمتری اس کے اندر Panic پیدا کرتا ہے۔

Anxiety Neurosis کے مریض میں
irritability بہت زیادہ ہوتی ہے

irritability اور excitablity بڑے نقصان کروا دیتی ہے۔ ایک دفعہ ایک ٹریفک پولیس والے نے مجھے ایسی بات پر روک لیا جو غلطی کہلا ہی نہیں سکتی تھی۔ اگر میں پہلے سے ہی Depressive نہ ہوتا تو اسے convince کر سکتا تھا لیکن میں نے اسے بھی اور سکوٹر والے کو بھی خوب سنائیں

"کرو چالان! شکر کرو" میں چالان کروا کر ایک سائیڈ پر کھڑا ہو گیا۔

پولیس والے نے ایک اور موٹر سائیکل والے کو روکا اور چھوڑ دیا۔ میں اس کے پاس چلا گیا اور اسے کہا "او تیرا کی لگدا سی انہوں چھوڑ دتا ای" کہنے لگا "سر جی! وہ LDA کا ملازم ہے۔"

Anxiety کے مریضوں کو الٹے آنے کی شکایت ہوتی ہے۔ یہ شکایت بھی ارجنٹم نائٹ سے ٹھیک ہو جاتی ہے۔ اگر مریض کی Anxiety کو سبب کو Depress کرنے والی سے ٹھیک ہو سکتی ہے جیسے کہ لیکیسس یا کارب کروڈ نام لیکن یہ اس مسئلہ کا حل نہیں ہے۔ دوا کا اثر ختم ہونے کے بعد irritability پھر بڑھ جاتی ہے۔

Anxiety میں سانس کا پھولنا ایک عام علامت ہے۔ اس سانس کے پھول جانے کو سمجھنا ہو تو زیادہ مقدار میں مٹھائی کھا لیجیے۔ مٹھائی کھانے سے جو سانس پھولتا ہے وہی سانس Anxiety میں پھولتا ہے۔

"Anxiety alternates with indifference" فیرم میور کی علامت ہے آپ کی بیوی آپ کو گوشت لانے کو کہے اور آپ بازار میں دوستوں کے ساتھ گپیں ہانک کر گھر آئیں تو آپ کو بیوی کا خوف ہو گا لیکن آپ اس کے پاس پہنچنے کے بجائے un difference کا مظاہرہ کریں گے۔

ناشتہ کے بعد Anxiety کو نیٹرم اور کالی کارب میں ہوتی ہے۔ یہ بات کینٹ ریپرٹری میں لکھی ہے۔ اگر آپ صرف ان دو ادویات پر بھروسہ کریں گے تو ناکامی بھی ہو سکتی ہے۔ ذہین لوگ ناشتہ نہیں کرتے۔ اگر وہ ناشتہ کریں تو ان کی عقل ماری جاتی ہے۔ آپ اس علامت کو پلسٹیلا سے دی

درست کر سکتے ہیں ارجنٹم نائٹ سے بھی اور کالی میور سے بھی۔

چائے کافی کا زیادہ استعمال اپنے سیکنڈری ایکشن میں تشویش پیدا کرتا ہے اس کا مجھے خوب اندازہ ہے۔

نیرن میولا کا مریض تشویش کے خلاف لاشعوری طور پر حرکت کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔ نیٹرم میولا کا مریض پہلے ہی بتا دیتا ہے کہ فلاں جگہ یا فلاں فلاں کے درمیان جھگڑا ہو گا۔

پلسٹیلا کی عورت تشویش کے مرض میں اگر لیٹرین یا باتھ روم میں بھی جائے تو دروازہ بند نہیں کر سکتی۔

معمی بے چینی میں بھی اور معدہ کی علامت میں بھی ارجنٹم نائٹ کے ساتھ آرسنک کو نہیں بھولنا چاہئے

Anxiety میں کی کچھ دے چاہوں۔ آپ نے صرف میری بتائی ہوئی دواؤں پر بھروسہ نہیں کرنا بلکہ ریپرٹری کو consult کرنا ہے۔

بہت ساری organic بیماریوں کے ساتھ deprission ہوتا ہے۔ ایلوپیتھک ڈاکٹر کی وقتی کامیابی یہ ہے کہ وہ Anti- depressent دوا دے دیتا ہے یہ نہیں دیکھتا کہ Depression مرض نہیں بلکہ خرابی جگر میں ہے۔ مریض کا جب بیڑہ غرق ہو جاتا ہے اور ایلوپیتھک ڈاکٹر کو سو روپیہ یومیہ دینے والا دو روپے مٹھی میں دبا کر ہومیوپیتھک کلینک کا رخ کرتا ہے۔

Premenstral tention میں پہلے پلسٹیلا دیں۔ اگر پلسٹیلا سے بات نہ بنے تو سیپیا دیں۔ اس Tention کے ساتھ رونے کی علامت بھی ہوتی ہے اور irritability بھی ہوتی ہے (نیٹرم میور)

بہت ساری خواتین نے بتایا کہ اگر ماہواری آنے سے ایک دو دن پہلے ہم بستری ہو جائے تو یا تو
ماہواری کھل کر آجاتی ہے اور یا وقت سے پہلے آجاتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ کنواری لڑکیوں میں
Premenstral Tention کی وجہ sexual excitement بھی ہے۔ میں اسی
لیے کہتا ہوں کہ بچوں سے اتنا کام لیا جائے کہ رات کو بستر پر جاتے ہی انھیں نیند آجائے۔

Premanstral Tention والی لڑکیوں میں زیادہ ہوتی ہے جو کام کاج سے کتراتی ہیں۔

Premenstral tention میں اگر عورت ہم بستری کے دوران میاں سے Fully
Co-Operate کرے تو ماہواری بھی کھل کر آتی ہے اور ماہواری کا درد بھی نہیں ہوتا۔

زیادہ عورتیں بڑھاپے تک [illegible] رہتی ہیں۔ Premenstral tention اور pain
برداشت کرتی رہتی ہیں لیکن میاں سے خواہش کا اظہار نہیں کرتیں۔

Tention میں نسوں کی constriction کا ہے جس کا علاج dilation ہے۔ اسی لیے ٹیب
میں پیراسیٹامول یا گرم پانی کی بوتل پیڑو پر رکھنے سے درد ختم ہو جاتا ہے اور ماہواری کھل کر آجاتی
ہے۔

بڑھاپے کے Depression کا علاج بڑا کامیاب ہے۔

ستاور	۵ تولہ
نوشادر ٹھیکری	ڈھائی تولہ
کالی مرچ	1 تولہ
سنامکی	8 تولہ

سنامکی ۸ تولہ کے بجائے ۱۰ تولہ لے لیں۔ اس میں سے ڈنڈیاں اور پھلیاں نکال لیں باقی ۸ تولہ رہ
جائے گی۔ چاروں دواؤں کو اکٹھے باریک پیس لیں۔ یہ دوا مزاجاً گرم تر ہے اور گرمی خشکی اور خشکی [illegible]

کے امراض کا علاج ہے۔ چونکہ آپ کی اکثریت مزاجوں سے واقف نہیں اس لئے میں امراض کی تفصیل دیتا ہوں۔ اتنا ذہن میں رکھ لیں کہ یہ دوا اپریل سے جولائی تک کے تمام حاد امراض کا علاج ہے۔ ان مہینوں میں اگر آپ یہ دوا ہر مریض کو دیں تو آپ کے کم از کم 70% مریض انشاءاللہ ٹھیک ہوں گے۔ خشکی گرمی اور گرمی خشکی کے بیشتر امراض اس دوا سے ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ صابر ملتانی مرحوم نے اپنے تمام ہی نسخوں میں کمال کر دکھایا ہے۔ اس نسخہ کو ہی دیکھئے۔ سندھ کا اثر معدہ پر ہے۔ نوشادر سینہ اور گردوں پر، کالی مرچ کا معدہ اور مثانہ پر اور سناکی کا آنتوں پر۔ مجموعی طور پر یہ دوا جسم سے حرارت کا اخراج کرتی ہے۔ بالمثل بصد کے حوالے سے یہ دوا خشک گرم مزاج کے لئے بھی ہے، گرم تر مزاج کے لئے بھی، سرد مزاج کے لئے بھی اور خشک سرد مزاج کے لئے بھی۔ صرف بالمثل گرم تر مزاج کے لئے ہے۔ ان چاروں مزاجوں پر یہ دوا پوٹینسی میں تب کام کرے گی جب اس کمپاؤنڈ کو خام حالت میں Prove کر کے علامات لی جائیں۔ بصد کے حوالے سے یہ دوا گرم خشک مزاج کا علاج ہے چاہے مرض کا نام کچھ بھی ہو کیونکہ دوا پولی کریسٹ ہے۔ آپ یہ بھی دیکھ رہے ہیں کہ دوا کے اجزاء کے اثرات معدہ اور مثانہ کی طرف جاتے ہیں یعنی اخراج کرنے والی دوا ہے۔

فرض کریں کہ آپ کا مزاج خشک گرم ہے۔ یہ دوا دینے سے خشکی گرمی تو ختم ہو جائے گی لیکن زیادہ دنوں تک کھانے سے مزاج تر سرد ہو جائے گا جس سے جسم بالکل کچا ہو جائے گا اور جسم میں آرٹیکا جیسا درد شروع ہو جائے گا۔ پیروں کے تلوے جلنے لگیں گے۔ یہ جلن سردی کی ہوگی اور ساتھ ہی حرارت عزیزی کے خارج ہو جانے سے بخار بھی ہو سکتا ہے۔ اگر آپ کے پیروں میں جلن ہو یا بخار ہو جائے تو سمجھ لیں کہ یہ آپ کی دوا نہیں ہے۔ اگر پہلے تو آرام آجائے اور پھر دوا جاری رکھنے سے پیروں میں جلن یا بخار ہو تو دوا بند کر دیں۔ خشک گرم مزاج پر جب یہ دوا دی جاتی ہے تو بعض اوقات شدید سر درد ہوتا ہے۔ اس سر درد کو دودھ سے ختم کریں۔ گرم خشک مزاج کے لئے یہ اصولی دوا ہے اور صرف چار دن میں یرقان کو ختم کر دیتی ہے۔

سب سے پہلی خوشخبری تو یہ سن لیں کہ اس دوا کا مسلسل استعمال خواتین کا موٹاپا ختم کر دیتا ہے۔ یہاں یہ بات یاد رکھیں کہ اس دوا میں امونیم میور ہے اور امونیم میور رانوں کو دبلا کرتا ہے۔ یہ دوا خواتین کا پیٹ کم کرتی ہے۔ خواتین کی بڑھی ہوئی چھاتیوں کو کم کرتی ہے۔ سن یاس میں پھولی ہوئی چھاتیاں اس دوا سے چند دنوں میں نارمل سائز پر آجاتی ہیں۔ بہت ساری خواتین نے شکایت کی کہ یہ دوا چھاتیاں کم

ر بیٹے کے حسن کو کم کرتی ہے لیکن جن خواتین کی چھاتیاں لٹکی ہوئی حالت میں گلے میں آ جاتی تھیں انہیں اس دوا نے خوش کیا۔

چونکہ یہ دوا حرارت کا اخراج کرتی ہے اس لئے اس کی زیادتی سے بال گرتے بھی ہیں اور سفید بھی ہوتے ہیں۔ اس بات سے ہی مجھے معلوم ہوا تھا کہ بال سردی سے ہی گرتے ہیں اور سردی سے ہی سفید ہوتے ہیں۔

گرمی کی قبض کا بہترین علاج ہے۔ ایک دو بار دودھ کے ساتھ لے لینی چاہیے۔

جب اس دوا کا اثر تری سردی کی شکل میں نکلتا ہے تو چھینکوں کے ساتھ زکام ہوتا ہے۔ یہ بھی اس بات کی علامت ہے کہ دوا راس نہیں آئی۔ یعنی مرض سردی کا ہے سردی کے مرض پر یہ دوا کارآمد نہیں ہے۔

جن لوگوں کو اور خاص طور پر خواتین کو قبض کی وجہ سے سر درد ہوتا ہو ان کا سر درد ٹھیک کرتی ہے۔

Hypertention کا بہترین علاج ہے۔ ہائی بلڈ پریشر کی صورت میں ۱۰ - ۱۰ منٹ بعد آدھی آدھی چائے والی چمچ دودھ کے ساتھ دیں اور مریض کو بند اندھیرے کمرے میں لٹا دیں۔

جن لوگوں کو گرمی کی وجہ سے سرعت انزال کا مسئلہ ہو وہ یہ دوا دن میں چار بار دودھ کے ساتھ لیں۔

صحت مند آدمی اگر یہ دوا کھائے تو erection کو بھی ڈھیلا کرتی ہے اور لذت کو بھی کم کرتی ہے۔

اس دوا کے مسلسل استعمال سے خواتین کا چہرہ بالکل صاف ہو جاتا ہے اور نکھر آتا ہے۔

گرمی کے مروڑ اور پیچش پر یہ دوا دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

گرمی کا نزلہ اس دوا سے ٹھیک ہو جاتا ہے خواہ وہ پتلا ہو یا گاڑھا۔

یرقان کا بہترین علاج ہے۔ میں نے کئی بار اس دوا سے یرقان کو ٹھیک کیا۔

ٹائی فائیڈ میں یہ دوا آرسنک، رسٹاکس، آرنیکا اور بیپ ٹیشیا کی علامات کو cover کرتی ہے۔

بگڑا ہوا ملیریا اس دوا سے بالکل اسی طرح ٹھیک ہوتا ہے جس طرح نیٹرم میور اور آرسنک سے۔ آرسنک کی بے چینی والا سادہ لازمی بخار بھی اس دوا سے اتر جاتا ہے۔

ایپس کالی کارب اور فاسفورس کی آنکھوں کی سوجن (edema) اس دوا سے ٹھیک ہو جاتی ہے۔ پیروں کی سوجن بھی اتر جاتی ہے۔ بلم بم کا گردے کا کیس اس دوا سے ٹھیک ہو جاتا ہے۔

جن خواتین و حضرات کے پاؤں لٹکانے سے سوج جاتے ہیں وہ بھی اس دوا سے ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

نویں ماہ میں اس دوا کا استعمال حاملہ کے چہرے اور پیروں پر ورم نہیں آنے دیتا۔

وضع حمل کی جھوٹی دردیں (ابی کاک) اس دوا سے ٹھیک ہو جاتی ہیں۔

جن عورتوں کے پیروں پر سوجن ہوتی ہے ان کے رحم میں گرمی ہوتی ہے جس کی وجہ سے وضع حمل میں دشواری پیش آتی ہے۔ اس دوا کے استعمال سے بچہ آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ دیہاتوں میں عورتیں عموماً گرم دودھ کے ساتھ چھوہارے دیتی ہیں۔ چھوہارے دینے کی ضرورت اس وقت ہوتی ہے جب مریضہ کا مزاج سرد ہو۔ چھوہارے غیر ارادی عضلات کو تحریک دے کر پیدائش کو آسان بناتے ہیں لیکن اگر حاملہ کا مزاج گرم ہو اور پیروں پر سوجن ہو تو چھوہاروں سے بچہ تو پیدا ہو جاتا ہے کیونکہ چھوہارے غیر ارادی عضلات کو پرائمری ایکشن دیتے ہیں لیکن درحقیقت بچے کی پیدائش سیکنڈری ایکشن (ری ایکشن ترنی) میں ہی ہوتی ہے۔ گرم مزاج حاملہ کو چھوہارے دینے سے دل میں گھو

کے ساتھ دودھ دیا جاتا ہے۔

وہم کے کیس میں جب بچہ رحم میں مر جاتا ہے اور جسم برف کی مانند ٹھنڈا ہو جاتا ہے تو اس وقت بھی چھوہاروں کی ضرورت ہوتی ہے۔ چھوہارے بچے کو باہر پھینکتے ہیں۔

یہ یاد رہے کہ خشک گرم مزاج میں خشکی زیادہ ہوتی ہے گرم خشک مزاج میں گرمی زیادہ ہوتی ہے۔

ٹی بی کی دوسری اور تیسری سٹیج کے لئے اول درجہ کی دوا ہے۔ دوسری سٹیج پھیپھڑوں سے خون آتا ہے اور تیسری سٹیج پیپ کا آتا ہے۔

زچہ کی ٹانگ کا سفید ورم اس دوا سے ٹھیک ہو جاتا ہے۔ (پلسٹیلا)

جو عورتیں زچگی میں طاقت ور غذائیں کھاتی ہیں ان کا نفاس رک جاتا ہے۔ یہ دوا نفاس کو جاری کرتی ہے۔ طاقت ور غذائیں گرمی پیدا کرتی ہیں جس سے گھبراہٹ بھی ہوتی ہے چکر بھی آتے ہیں، جسم بھی ہر وقت گرم رہتا ہے۔ معدہ میں ورم بن جاتا ہے اور مروڑ کی شکائت بھی ہو جاتی ہے۔ یہ دوا ان تمام علامات کو ختم کر دیتی ہے۔

یہ دوا خواتین میں جنسی خواہش گھٹاتی ہے۔ (نیٹرم میور)

معدہ کا ورم اس دوا سے ٹھیک ہو جاتا ہے۔

جسم کے کسی بھی حصہ سے پیپ آرہی ہو تو اسے ختم کرتی ہے۔

میں نے ایک دفعہ اس دوا کو آشوب چشم پر اس طرح استعمال کیا کہ دوا کو پانی سے گیلا کر
کپڑے میں لپیٹ کر آنکھوں پر باندھ لیا۔

جن خواتین کی آنکھوں میں جلن اور خارش ہوتی ہے ان کی جنسی خواہش عموماً کچھ زیادہ ہوتی ہے
یہ دوا پانی میں گھول کر وہ پانی آنکھوں میں ڈالا جائے اور ساتھ کھانے کے لئے بھی دی جائے۔

پلیورسی کا بہترین علاج ہے۔ اگر ہلدی بھی دوا جتنی ملا لی جائے تو اور زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔

میں نے کئی بار اس دوا سے سیپیا کا رحم کا بوجھ ختم کیا۔

جن خواتین کے خاوند جنسی طور پر کمزور ہوتے ہیں ان خواتین کو کمر درد ہوتا ہے ان کا کمر درد اور
سر کا بھاری پن یہ دوا ختم کر دیتی ہے اور خواہش کو بھی ختم کر دیتی ہے۔

اس دوا کا زیادہ استعمال رسٹاکس کا کمر درد پیدا کرتا ہے۔

زبردست پیشاب آور دوا ہے۔ اس سے اکثر گردوں کی پتھری بھی نکل آتی ہے۔

[illegible] کسی اور دوا سے ٹھیک ہوئے۔

جو لوگ خواب آور ادویات کھانے کے عادی ہوتے ہیں ان کا مزاج اکثر گرم خشک ہوتا ہے۔ یہ دوا گرمی خشکی کو ختم کر کے نیند لاتی ہے۔

اگر آپ کو شک ہو کہ مرض گرمی کا ہے یا سردی کا تو مریض کو ایک خوراک کلینک پر ہی کھلا دیں۔ پندرہ بیس منٹ میں ہی معلوم ہو جائے گا۔

موٹی خواتین کا حاد مرض تو سردی کا بھی ہو سکتا ہے جیسے سرد مرطوب موسم کا نزلہ زکام لیکن ان کا پرانا مرض گرمی خشکی کا ہی ہوتا ہے اس لئے یہ ہر موٹی عورت کی دوا ہے

کھانا کھانے کے بعد کھائی جائے تو کھانا ہضم کرتی ہے۔

گوشت اور کباب وغیرہ کھانے کے بعد پیٹ میں بھاری پن ہو تو اسے درست کرتی ہے۔

جو لوگ کڑاہی گوشت وغیرہ ہم بستری کو کامیاب بنانے کے لئے کھاتے ہیں اگر وہ معدہ میں Distress کے ساتھ ہم بستری کریں تو بات نہیں بنتی۔ اگر وہ یہ دوا کھالیں تو تعدیل ہو جاتی ہے۔ یہ گوشت کو ایسے ہی ہضم کرتی ہے جیسے لیموں زیتوں کو ہضم کرتا ہے۔

سب سے بڑی بات یہ ہے کہ الحرا کا بہترین علاج ہے۔

قابل احترام جناب ڈاکٹر گلزار احمد صاحب

اسلام علیکم۔ منسلک مضمون ماہنامہ "معالج" کو بھیج دیا ہے۔ آپ تبصرہ فرمائیں۔ آپ
پرانے "نحوست" بتوں کو پاش پاش کر کے مقفل ذہنوں کو سوچ کے نئے زاویے اور انداز د
ہیں اور میرے ایک درجن سے زائد رجسٹروں میں سوئی ہوئی تحقیق کو زندگی ملی ہے۔ میں ہیکیں دوا
مریض ہوں کبھی ایک موضوع کبھی دوسرا۔ اس وجہ سے جلد ہی قیمتی راز پالیتا ہوں اور جلد یا بدیر
کی شکل دے دیتا ہوں۔ کوئی تغیر ہو یا کوئی راز خدا کی عنایت ہے کہ چھپا نہیں رہتا۔ مجھ میں ایک نقص
ہے کہ جن معاملات میں مجھے دلچسپی نہ ہو مطالعہ سے میں انکو کبھی بھی نہیں سمجھ سکتا۔ اس لئے جنرل
معلومات سے بے بہرہ رہتا ہوں۔

دلائل۔ تبصرہ اور Deduction کی جو صفت آپ میں موجود ہے۔ اب میں اس سے مستفید
ہو سکوں گا۔ ملاقات پر آپکو بتاؤں گا کہ کھوسٹ معالج جو میری ہر بات کو پلے باندھ لیتے تھے۔ نئی تحقیق
پر کیسے چھوڑ گئے اور دیگر لوگوں اور مریضوں نے کتنا منفی طرز عمل اختیار کیا۔ مگر تذکرہ ضروری ہے
ڈاکٹر نوجوان بابر بشیر کا کہ ایک اچھے انسان کی طرح میرے نئے کام کو سمجھا۔ میرے ساتھ بحث کی۔
تنقید کی اور میری بھرپور مدد پر کمربستہ ہو گیا۔ اسی نوجوان نے مجھے آپ سے اور "معالج" سے متعارف
کرایا۔ میری کسی وضاحت کو غلط یا نقل سمجھنے کے متعلق سوچیں بھی نہیں کیونکہ تجربہ شدہ اور معمول
مطب حقائق کا ایک ذخیرہ منتظر ہے کہ اسے شائع کیا جائے۔ تو آپ کے تبصرہ کے لئے اشارات دے رہا
ہوں۔ آپ تنقید بھی کریں گے تو مجھے فائدہ ہو گا۔ درج ذیل تحقیق و دریافت میری اپنی ہے۔ میں یہ
بھی سمجھتا ہوں کہ کسی ایک آدھ پر کوئی صاحب ممکن ہے کہ پہلے تحقیق کر چکے ہوں مگر میرے علم میں
نہیں نظر لگ جانے کے لئے فاسفورس 1000 میرااور ہری پور کے دو مرے ہو میو پیتھس کا معمول
مطب ہے سحر زدہ کے لئے جو گھر یا شہر کو چھوڑ دینا چاہے۔ کمرے میں سخت نحوست۔ بلب وغیرہ کی
روشنی کمرے کو روشن نہ کرے۔ ہر دوسرا آدمی بھی کمرے میں داخل ہونے پر متاثر ہو جائے۔ سحر زدہ دوا

کیائے تو کمرہ لوگوں میں بھی روشن ہو جائے اسکی دوا ہے۔ Hypericum 1000 سخت جادو
زدہ کہ بستر پر جائے (اغلبا کالا جادو) دوا ہے Silicea 30 سحر زدہ پر دوسری ادویات کام نہیں
کرتیں۔ فاسفورس 1000 وہی کام کرتی ہے جو کہ "مقناطیسی لہریں" (جنوبی پول) اسی طرح
Hypercum 1000 = بجلی کے بلب کی لہریں 3x یا اپنی اصل حالت میں بھی ایک ہی کام
کرتی ہیں مزید یہ ثابت کر چکا ہوں کہ بیسوں دیگر ادویات بھی بالکل بالمثل کام کرتی ہیں۔ یعنی میرے
پاس ایک دوا نہ ہو تو منٹوں میں دوسری یا متبادل بالمثل دوا تلاش کر لیتا ہوں۔ اصل دوا کی طرح سب
متبادل ادویات تمام علامات صاف کرتی ہیں۔ Aggravation کرتی ہیں اور دبی ہوئی امراض کو
چند لمحوں بعد اکثر ظاہر کر دیتی ہیں۔

سلاجیت 3x کا مریض زندگی سے سخت نالاں۔ کاروبار چھوڑ دے اداس بیٹھا سوچتا رہے کہ دنیا
سے کیسے چھٹکارا ہو۔ سلاجیت 3x سے لمحوں میں ٹھیک ہو جاتا ہے مگر آپ کے لئے غور طلب اور
تبصرہ طلب کہ پنڈولم اگلی دوا "کالے بھنے ہوئے چنے" مادی حالت میں کھانے کے لئے چنتا ہے۔ دو
چار چنے ابھی چبائے اور چند لمحوں میں دوبارہ سلاجیت 3x کی پہلے سے کمزور علامات ظاہر کر دیتے
ہیں۔ یا دبی ہوئی علامات کا اظہار کر دیتے ہیں۔

اسی طرح گردے کی پتھری کی تکالیف میں صرف میری تحقیق شدہ ادویات (پتھری سے متعلق)
کے بعد ابھی چبائی جا رہی ہوتی ہے تو فوری اثرات کر جاتی ہے۔ اسی طرح پتہ کی پتھری کے عارضہ میں
انڈہ اور دل کے عوارض میں دودھ مادی حالتوں میں کام کر جاتے ہیں مگر مادی حالتوں میں یہ ہومیو
پیتھک ادویات کی طرح کیوں کام کر جاتی ہیں؟ اس پر تبصرہ کی اہلیت نہیں رکھتا لہذا آپ سے گزارش
کرونگا کہ تبصرہ فرمائیں۔

اسی طرح Trombiduim 200 زکام کے لئے نہ ہو تو مالٹا پھل بھی وہی کام کر جائے
گا۔ میں دودھ کالے چنے اور کھجور کے بجائے وہ ادویات بھی دے دیتا ہوں جو انکے بالمثل ثابت ہوتی
ہیں۔ میں نے بالمثل کا لفظ اس لئے استعمال کیا ہے کہ جزوی بالمثل بھی سمجھتا ہوں

والسلام

منتظر جواب:۔

خیر اندیش:۔ ہومیو پیتھک، ڈاکٹر محمد ادریس رحمانیہ روڈ ہری پور ہزارہ

19/8/94

جدید ہومیو پیتھی

میرے اس مضمون کا مقصد ماحولیاتی آلودگی کے بالواسطہ اثرات کے تحت نئے عوارض نئی علامات اور انکے علاج کے متعلق جامع اور مربوط اپنی نئی تحقیق کو جلد از جلد اہل ہاتھوں تک پہنچانا ہے۔

ابتداً علم ہومیو پیتھی سے متعلق کسی استاد سے نارسائی کی وجہ سے اصول و قوانین اور امراض و علامات کی اصل زبان سمجھنے میں کافی عرصہ لگا۔

جز وقتی پریکٹس میں کینٹ ریپرٹری اور پنڈولم سے استفادہ کرتا تھا۔ پنڈولم استعمال کرنے کی حساسیت کے میری نمبر چھیانوے ہیں۔ اس زیادہ حساسیت کی وجہ سے علاج میں کامیابی کے علاوہ نہ صرف ہومیو پیتھک ادویات کی نئی علامات دریافت کیں بلکہ تعلقات ادویہ کی فہرست میں بھی اضافہ کیا۔

سال انیس سو چھیاسی کے اوائل میں پنڈولم سے استفادہ کی وجہ سے بغیر کسی تردد کے امراض کی ہیئت میں تبدیلی اور پیچیدگی کا مشاہدہ ہوا۔ ہومیو پیتھک ادویات کی نئی علامات سامنے آتی رہیں۔ معالجاتی سسٹم میں تبدیلی کی وجہ سے نئی ادویات بھی دریافت ہوتی رہیں۔

ماحولیاتی آلودگی اور اس کی وجہ سے اوزون کی تہہ میں پڑنے والے شگاف سے آمدہ لہروں کے مضر اثرات سے بے خبر اپنے نوٹس (Notes) میں اس معالجاتی تغیر پر Miasmatic change کا شک کر کے اسے بحث طلب مسئلہ قرار دیتا تھا۔

اس نئے معالجاتی کام کی ہومیو پیتھک قوانین سے ہم آہنگی اور قدم بہ قدم قدرت کی طرف سے مدد کا اظہار ایسے عوامل تھے کہ انیس سو اکانویں تک تقریباً ڈیڑھ سو تک نئی ادویات تیار کر چکا تھا۔

بیس فروری انیس سو نواسی (20-02-89) کو لگنے والے چاند گرہن کی لہروں نے اوزون کی تہہ کے شگاف سے گزر کر اپنے پورے مضمرات کے ساتھ حاد تکالیف اور علامات کے علاوہ گردے کے امراض (خصوصاً پتھری) اور جوڑوں کے درد پیدا کئے۔

اسی طرح بائیس جولائی انیس سو نوے (22-7-90) کو لگنے والے سورج گرہن کی لہروں نے دو اثرات کے تحت بخار اور خارش اور گہرے اثرات کے تحت ٹانسلز اور پھیپھڑوں کے امراض پیدا کئے۔

درج بالا دونوں لہریں میں نے حسب معمول عدسی شیشہ کی مدد سے انکی قدرے مرکوز روشنی کو تمیں بائیس دفعہ سفید کاغذ پر پڑی ہوئی شوگر آف ملک پر آر پار حرکت (عدسی شیشہ کی حرکت) دے کر حاصل کیں۔ یہ لہریں میں نے 6x میں تیار کر لیں اور آج تک مستعمل ہیں۔ آسمانی بجلی کی لہریں حاصل کرنے کا طریقہ بھی یہی ہے۔ جب بجلی چمک رہی ہو تو عدسی شیشہ آر پار کرتے رہیں۔ روشنی چاہے کتنی ہی زیادہ کیوں نہ ہو مرکوز ہوتی دکھائی نہ دے گی۔ مگر یقین کر لیجئے کہ آپ نے حاصل کر لیں۔ جب گھن گرج کے ساتھ بجلی چمک رہی ہو تو ہومیو پیتھ حضرات ضرور حاصل کر لیں۔

رنگ مثلاً سرخ سبز وغیرہ حاصل کرنے کے لئے عدسی شیشہ کے اوپر مطلوبہ رنگ کا شفاف کاغذ یا شیشہ پکڑ لیں۔ اور درج بالا طریقہ پر سورج کی روشنی کو رنگین بنا کر حاصل کر لیں۔

بلیک اینڈ وائٹ ٹیلی ویژن کی لہریں جب پروگرام نہ ہو رہے ہوں تو ٹی۔ وی سیٹ آن کر کے شوگر آف ملک پر حاصل کی جا سکتی ہیں۔ منتد کر دی۔ وی ریز نے دل کے عوارض کثرت سے پیچیدہ شکل میں پیدا کئے ہیں۔ اور ان سے متعلق میری دریافت شدہ تیرہ نئی ادویات سے دل کے عوارض کی حیرت انگیز فوری شفایابی کا عمل ایسی کامیابی ہے کہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ

" We are already in 21st century."

میرے اس مضمون پر ہومیو پیتھ حضرات کے تبصرے کے بعد ہی ممکن ہو گا کہ کتنی جلدی ان ادویات کی علامات اور طریقہ کار آپ تک پہنچاؤں۔

میری تیار کردہ نئی ادویات کی علامات سراسر کلینیکل ہیں اور انکی آزمائش صحت مند انسانوں پر نہیں ہوئی۔ یقیناً بنیادی قانون سے اس معالجاتی پیش رفت کا ٹکراؤ وضاحت طلب ہے۔ اس ضمن میں یہ تذکرہ ضروری ہے کہ ہومیو پیتھک میٹریا میڈیکا کی تکمیل کے لئے صحت مند انسانوں پر آزمائش سے ہٹ کر بھی مقاصد حاصل کئے گئے ہیں۔ اور ایسی پیش رفت کر کے ہمیں بھی یہ سبق دیا گیا ہے کہ ہومیو پیتھک ادویاتی خواص مقصود ہیں چاہے اس سے ہٹ کر بھی کوئی ذریعہ ہو۔ ڈاکٹر ہانمن، انکے ساتھیوں اور پیروؤں کو بخوبی احساس تھا کہ تمام عوارض کے علاج کے لئے ادویات کی بہت بڑی تعداد پر ہنگامی طور پر کام کرنے کی ضرورت ہے اس مقصد کے لئے ادویات کی صحت مند انسانوں پر آزمائش کے

کام پر بھی زور دیا گیا اور " بھاگتے چور کی لنگوٹی ہی سہی " کے مصداق غیر صحت مند انسانوں سے ملنے والی ایک آدھ علامت کو بھی ریکارڈ کر لیا گیا جو کہ اتفاقی یا غلطی سے کھائی جانے والی دوا کے اثرات کے تحت ظاہر ہوئی اور اسے میٹریا میڈیکا میں شامل کر لیا گیا۔ بلکہ بیسوں غیر آزمائش شدہ ادویات کو معہ علامات کے ساتھ میٹریا میڈیکا میں دیکھیں گے جن کے صرف مادی خوراکوں کے بیماریوں پر اثرات بتائے گئے ہیں۔ ڈاکٹر کلارک کی کتاب A Dictionary of Materia Medica" کے حصہ اول میں دی گئی درج ذیل ادویات پڑھیں کہ ان کی آزمائش نہیں ہوئی Galium, Aurum- muriaticum Kalinatum, Aqiulegia, Vulgais Alnus, Aethiops Antimonialis , Gentiana. Corydalis کے متعلق لکھتے ہیں کہ اسکی آزمائش نہیں کی گئی مگر کلینیکل علامات حاصل کر لی گئیں ہیں۔ Coto Bark کے متعلق دو علامات لکھ کر بتایا ہے کہ یہ دوا صرف مادی خوراکوں میں استعمال ہوئی ہے اپنی کتاب کے دیباچہ میں ڈاکٹر کلاک ادویاتی علامات کے لئے ایسی پیش رفت پر اعتراض کرنے والوں کو ذرا سخت الفاظ میں مشورہ دیتے ہیں کہ اگر ایسا ہے تو incyclopedia of Drug Pathogenesy پڑھ کر دیکھ لیں۔ بہر حال میں اپنے طریقہ کار سے متعلق معترضین کو فی الحال کوئی ایسا مشورہ دینے کے قابل نہیں البتہ عرض ہی کر سکتا ہوں کہ آزمائش ادویہ کے لیے موجودہ حالات میں صحت مند افراد کی دستیابی ممکن ہوتی اور پرووِنگ (Proving) کے دوران ان کے موجودہ ماحولیاتی اثرات سے بچت کی کوئی صورت ہوتی تو ہمیں مستند علامات مل جاتیں مگر میرے رجسٹروں میں درج شدہ کیس (cases) گواہ ہیں کہ مریض جو نہی سابقہ امراض سے صحت یاب ہوئے تو بہت جلد نئے اثرات کے تحت ان ہی ایام کی پھیلی ہوئی نئی امراض کا شکار ہو گئے۔ ضلع چلاس کے ایک مولانا صاحب بلیک ٹی۔ وی ریز کے مریض پائے گئے حالانکہ ٹیلی وژن سیٹ لنکے رہائشی گاؤں سے نوے میل دور تھے۔ ایسے ناساز گار حالات میں حقیقی نتائج حاصل کرنے میں پنڈولم کے ذریعے مجھے حیرت انگیز کامیابی ہوئی۔

میرے طریقہ کار کے مطابق مریض جو نئے ماحولیاتی اثرات کے تحت بیمار ہوا ہے اسکی دوا بذریعہ پنڈولم مع موزوں ہومیو پیتھک طاقت چن لی جاتی ہے۔ مریض کو آئندہ کوئی وقت دے دیا جاتا ہے۔ تا کہ دوا کو ہومیو پیتھک طاقت میں تیار کرنے کی مہلت مل جائے۔ مریض کے دوبارہ آنے پر احتیاط کے ساتھ علامات نوٹ کر کے دوا زبان پر رکھ دی جاتی ہے۔ دوا اکثر چند لمحوں میں کام شروع کر دیتی ہے۔

میں دوا کے اثرات نوٹ کرتا جاتا ہوں۔ یعنی علامات کا ہٹ جانا۔ عارضی ہومیوپیتھک زیادتی۔ ذہنی طور پر اطمینان اور نیند کی سی کیفیت چہرے اور آنکھوں کی رنگت کا فرق اور ہونٹ کا فرق۔ عارضی طور پر نئی علامات کا پیدا ہونا اور تھوڑی دیر بعد ہٹ جانا۔ دوا کے بعد جسم کے مختلف حصوں کی حرارت یا ٹھنڈک کا سابقہ کیفیت سے فرق۔ جسم میں طاقت۔ چستی یا سستی کا دوا کے بعد فرق ایسی علامات کے لئے جو برقرار رہیں یا ان میں شدت آجائے تو پنڈولم استعمال کرنے کی زیادہ حساسیت کی وجہ سے مجھے اگلی مددگار دوا چننے کے لئے زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑتا۔ دوا اور اسکی طاقت کا چناؤ اتنا صحیح ہوتا ہے کہ کبھی Antidote کرنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔ اس لئے میں کوئی بھی Antidote دریافت نہیں کر سکا۔ نئے ماحولیاتی اثرات چونکہ معاشرہ میں کافی انسانوں پر اثر انداز ہو جاتے ہیں اس لیے یکے بعد دیگرے آنے والے ایک جیسے اثرات کے تحت امراض کے شکار مریض نہ صرف سابقہ علامات کی تصدیق کرتے جاتے ہیں۔ بلکہ مددگار دواؤں اور دیگر کوائف ضرور یہ تک بھی رسائی ہو جاتی ہے اور نتیجتاً ایک دوا کی صاف ستھری علامات بھی مل جاتی ہیں۔ اگر چند مریضوں میں مختلف علامات ساتھ ساتھ چلتی رہتی ہیں تو یقیناً کسی دوسری دوا کی علامات ہیں۔ دبی ہوئی مرض یا علامات کا اظہار بھی یقیناً کسی دوسری دوا کی علامات ہیں۔ اس معالجاتی پیش رفت کو اجاگر کرنے کے لئے اور ہومیو پیتھک معالجوں کی پریکٹس کے لئے غیر متبدل نتائج اخذ کرنے کے لیے الرجی اور اس سے متعلق عوارض اور ان کے علاج کا انتخاب کرتا ہوں۔

میں نے ایک مقالہ بہ عنوان "Allergy" "ایک سیمینار منعقدہ زیر نگرانی "پاک جرمن ایلی کلچر پروموشن پراجیکٹ" 5 اپریل 1995 کو پاکستان ایگریکلچرل ریسرچ کونسل اسلام آباد میں پڑھا۔ سائنسی حوالہ جات کے بغیر ہومیوپیتھک سسٹم پر مبنی Date Collection اور تجزیہ۔ میں سوچ رہا تھا کہ میرے مقالے کا حشر زیادہ خراب ہو گا مگر سائنس کے مختلف شعبہ جات سے متعلق ملکی اور غیر ملکی اساتذہ ماہرین، ایلوپیتھک ڈاکٹرز بھی میرے ارد گرد مجھ سے متعارف ہو رہے تھے۔ میرے مقالے کو دو دن کی کاروائی میں، بہترین قرار دے رہے تھے۔ مقالے کی نقل اور ہومیوپیتھک ادویات کا مطالبہ کر رہے تھے۔ کیواری (Curari) کی الرجی کی علامات (1) کیڑے مکوڑوں کا خوف خصوصاً کھٹمل (Bed bug) کے خوف سے نیند نہ آئے۔ کھٹمل دور مقامات سے بھی مریض کیطرف راغب ہوتے ہیں۔ (2) کسی ایک یا زیادہ کیڑے مکوڑوں کے ڈنگ یا کاٹنے (Stings bites) جانے سے یا سوئی۔ کانٹا وغیرہ چبھ جانے سے معمول سے زیادہ ذکی الحسی یعنی زیادہ سوجن، چھپاکی، بخار، بے

ہوشی، دورہ وغیرہ (3) کم ذکی الحسی یعنی ڈنگ یا کاٹے جانے یا چبھ جانے سے معمول سے کم یا بالکل تکلیف نہ ہونا۔ اس کیفیت کو صحت کی اطمینان بخش حالت Immunity قرار دیا جاتا ہے مگر تجربات اس کے برعکس اس غیر فطری حالت کو فطری حالت میں لانے کے لئے الرجی کی ادویات سے ہی علاج کا تقاضا کرتے ہیں۔ اور اسکی علامات بھی الرجی کی علامات ہیں۔ جیسے شہد کی مکھیاں پالنے والوں کو شہد کی مکھیاں اکثر ڈنگ دیتی ہیں تو کچھ عرصہ بعد شہد کی مکھی کے ڈنگ دینے پر انکو برائے نام درد اور سوجن ہوتی ہے مگر الرجی کی ادویات کے بعد درد سوجن وغیرہ کی تکالیف بحال ہو جاتی ہیں اور یہی پیش رفت ان لوگوں کے لئے بھی ہے جن کو کوئی چیز چبھ جانے سے معمول سے کم تکلیف ہوتی ہے۔ (4) ڈنگ دینے والا کیڑا یا کاٹنے والا کیڑا مریض کی زندگی کے کسی حصہ میں اسے کاٹ کر خود مر جاتا تھا یا اب کاٹنے کے بعد مر جاتا ہے

میرے مشاہدے کے مطابق تقریباً چار سال پیشتر الرجی اور اس سے متعلق عوارض کے مریضوں کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہوا۔ سینکڑوں مریضوں پر درج بالا علامات کی تصدیق ہو چکی ہے۔ کسی مریض میں ایک علامات بھی الرجی کی تصدیق ہے۔ بعض مریضوں میں ان علامات کو کریدنا مشکل ہوتا ہے۔ الرجی کے نئے مریض بھی ان علامات کا تجربہ نہیں رکھتے۔ البتہ کسی ایک یا زائد اقسام کی خوشبو یا بدبو، سگریٹ کا دھواں، دھول، زرگل (Pollem) سے ذکی الحسی یا تکالیف کا پیدا ہونا یا بڑھنا بھی مستند کردہ الرجی کی خاص علامات ہیں۔

الرجی کی بنیادی ادویات Hura Braziliensis30.Xaanthoxylum 200, Negundium Ameri Canum 200.Curari 30, ہیں اور کسی ایک آدھ کیس میں Yuccu filamintosa 30 مددگار دوا کے طور پر کام کرتی ہے۔ پانچوں ادویات ایک دوسری کی مددگار ہیں۔ درج بالا ادویات کے مخفف بالترتیب -Cuu - Neg- Xanth- Yucca Hura

الرجی کے سادہ کیس میں واحد دوا Cur.30 بھی مکمل کر سکتی ہیں۔ الرجی کے عوارض میں Xanth کی علامات سوجن، گلٹی اور رسولی ہیں۔ پیٹ میں گیس ہو تو Xanuth Kurchi 200 دوا Hura کی علامات۔ اعصاب (Nerves) کا متاثر ہو جانا جیسے لمبا کی مرض (Herpeszoster) میں یا چوٹ سے۔ اور ذکاوت حس (Hypersensitivity) کسی ایک حصہ یا سارے جسم کی۔ مریض میں Hura30 کی علامات

مہری اور مادی ہوں تو پاؤں کے ناخنوں کی جڑ کے اوپر کا چمڑا (Proximal nail fold) سیاہی مائل کمزور (Atrothy) ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں ہومیو پیتھک طریق کار کے مطابق یہ سب پہلے دی جائے گی اور اسکے بعد دیگر ادویات کیس کو مکمل کریں گی۔ دوا Yucca کی الرجی سے متعلق ابھی تک کوئی راہنما علامت معلوم نہیں کر سکا۔

الرجی سے تعلق بیماریاں اور ان کا علاج:

تیزی سے پھیلتی ہوئے الرجی نے بہت سے امراض کو سابقہ ہومیو پیتھک علاج معالجہ کے طریقہ سے ہٹا کر اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے یعنی اب ان کے علاج کے لئے متذکرہ الرجی کی علامات اور ادویات کے مطابق چلنا پڑتا ہے۔ مگر یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ موجودہ نئے عوارض تھوڑے عرصہ میں انسانی نفسوات پر بہت کم اثرات ڈال سکے ہیں اس لئے صدیوں سے انسانی ذہنوں پر ارتقائی طور پر ثبت ہونے والے اثرات کے لئے سابقہ ادویات ہی کام کرتی ہیں۔

الرجی سے متعلق اکثر سادہ امراض کے علاج کے لئے سادہ الرجی کے کیس کی طرح واحد دوا Cur.30 یا Cur. Neg. ہی شفا بخش ہو سکتی ہیں یا کیس کی شدت کے لحاظ سے باقی تینوں ادویات کی بھی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ ان کے علاوہ اگر درج بالا ادویات کے بعد یا دوران جلن کی علامت ہے تو Red-Rays 3x اور درد کے لئے Yellw- rays 3x جیسا کہ لمبا کے مرض (Herper zoster) میں یہ دونوں

علامت پائی جاتی ہیں۔ چھوٹے یا بڑے پر درد پھوڑے (سابقہ دوا سلیشیا) موجود ہوں تو پہلی دوا Typhoidinum 200 درد سے اکڑے ہوئے مریض کو فوراً چند لمحوں میں سیدھا کر دے گی اور پھوڑے بہت جلد شفا پا جائیں گے۔ پھوڑے سے اگر اعصاب (Nerves) متاثر ہو گئے ہوں تو درد کے لئے الرجی سے متعلقہ دوا Hura 30 بھی مدد کرے گی۔ ادویات کے استعمال کا اصولی طریقہ یہ ہے کہ جب دوبارہ تکلیف ہو یعنی درد جلن وغیرہ تو ادویات لیں۔ پیپ دار پھنسیاں بھی ساتھ ہوں تو الرجی والی ادویات بھی استعمال ہونگی۔ Psoriasis : کے مریض میں الرجی کی ادویات کے استعمال کے بعد شفایابی پر دوسری علامت یعنی پھوڑے نمودار ہو جائیں تو اس کیس میں Typhoidinum200 الرجی کی ادویات کے بعد استعمال ہوگی۔ بہت سے کیسوں میں الرجی کی ادویات کی مددگار دوا کے طور پر کام کرنے والی دوا "Magntic rays- South pole" کی بیسوں نئی علامات دریافت کر چکا ہوں مگر الرجی کے کیس میں فی الحال کسی راہنما علامت تک

میری رسائی نہیں ہوئی۔ اس دوا کو مصنوعی مقناطیس کے جنوبی سرے سے شوگر آف ملک پر ہلکے انداز سے پندرہ بیس مرتبہ ایک ہی سمت میں رگڑ کر تیار کیا جاتا ہے۔ اسی حالت میں یا 6x میں بنا کر بطور دوا استعمال کریں۔ دوا Equisetum 200 بھی چند کیسوں میں مددگار دوا ہے۔ فی الحال ایک یہ علامت "پیشاب کی دھار سے الگ ہو کر زیادہ تعداد میں گرنے والے چھوٹے چھوٹے قطرے ہیں"۔ مگر الرجی کے کیسوں میں اسکے راہنما علامت ہونے پر مجھے شبہ ہے۔ اور دوسری علامت پیٹھ کے نچلے آدھے حصہ (Lumbo sacral region) کا اکڑ جانا (Stiffness + Pain) ہے۔ تعلق Equisetum 200 Hura 30 اہم ہے۔

Induced Allergy : کا علاج

ڈنگ لگنے، کاٹے جانے اور چبھ جانے کے اثرات کا علاج الرجی سے پاک آدمی کا بھی وہی ہو گا جو الرجی کے مریض کا ڈنگ وغیرہ کے زیر اثر ہوتا ہے۔ کیس کی کم یا زیادہ شدید حالت کے مطابق کم یا زیادہ ادویات کا استعمال ہو گا۔ اکثر الرجی کی پہلے بنیادی ادویات .Cru یا .Cur. Neg استعمال ہوں گی۔ مگر Hura اور .Xanth کی علامات حاوی ہونگی تو یہ ادویات پہلے استعمال ہونگی۔ یہی پیش رفت کم اور زیادہ زہریلے اور گہرے اثرات کے لئے ہو گی یعنی بچھو، چوہے، کتے (باؤلا نہ ہو) اور آدمی کے کاٹنے کا علاج بھی انہی ادویات سے ہو گا البتہ پھوڑے پیدا ہو گئے ہیں تو پہلے دوا Typhoidinum 200 دی جائے گی۔ سانپ کے کاٹنے کا مجھے مشاہدہ نہیں ہوا۔

نئی پیش رفت کے تجزیہ کے لئے دوا لیڈم پال کی علامات چبھ جانا ڈنگ لگنا وغیرہ کے علاوہ نئی الرجی کی علامات سے ملتی جلتی علامات "کیڑا کاٹنے کے بعد مر جائے" اور جوئیں (Lice) پاس نہ پھٹکیں بھی موجود ہیں۔ لیڈم پال کے علاوہ متعلقہ دوسری ادویات بھی ان حاد اثرات پر شفا کے فطری تقاضوں کے مطابق کام کرتی رہی ہیں۔ مگر الرجی کی کئی اقسام اور کئی دیگر امراض کا ایک نئے اور محدود علاماتی اور ادویاتی سلسلے میں اختلاط تجزیہ طلب ہے۔

الرجی سے متعلق جلدی دیگر امراض:۔ چھپاکی، Chilblain کیل مہاسے، چھالے، پیپ دار ابھار، دیر بعد پکنے والے ابھار Lichenification (Boils) (Slowly maturing اور Psoriasis -Lichen لمبا کی مرض Indurated spots (Herpes zoster) Horny خشک اور ترایگزیما، خارش خشک کھجلانے سے زیادتی اور خارش کے بعد دانے (Vesicles) ہتھیلیوں اور تلووں کا پھٹ جانا (Crachs) یا ان کی

جلد بھوسی کی طرح یا بڑے ٹکڑوں میں اترنا یا ان پر سرخ دکھن والے نشان (Acrodynic Erythema) روزانہ چند گھنٹوں کے لئے پیدا ہوں۔ .Fever blisters جلد کے ایک حصہ کی رنگت میں سیاہی مائل تبدیلی (Discolouration) اکثر گردن اور چھاتی کے اوپر والے حصہ میں، جلد پر خارش والے سفید داغ، دانتوں کا گلنا سڑنا، ہائی بلڈ پریشر بوجہ الرجی، تلی یا تلی اور جگر کا بڑھ جانا اور ساتھ رسولی Acute Splenic tumor بھی ہو تو الرجی کی ادویات، گیس کی شکایت ہو تو Kurchi 200 تلی زیادہ بڑھ جائے اور درد تلی سے پیٹھ کو جائے تو پہلے Dolichos.200 دیں۔ نئے پیدا ہونے والے بچوں کو یرقان .Cur. Neg بچوں میں بے ہوشی، دورہ .Neg. Cur بڑوں میں بے ہوشی دورہ کر صورت میں الرجی کی ادویات سے آرام نہ ہو تو Kurchi 200 دیں۔

اس نئی پیش رفت کے سو فیصد درست اور قابل عمل ہونے کے ثبوت کے لئے صرف تجربہ کے طور پر دو کمپاؤنڈ الگ بنالیں۔

نمبر 1: Yucca30 + Hura30 + Xanth200 / 12c + Neg.200 / 12c + Yellow - rays

نمبر 2: Magnetic ray + Red - ray + Equisetum200 + Typhiodinum200 / 9c

پوٹینسیاں تینوں ادویات کی 9c اور 12c اگر دستیاب ہوں تو بہتر ہیں۔ لہریں اور رنگ ہومیو پیتھک طاقت میں تبدیل کئے بغیر ادویاتی مقاصد پورا کرتے ہیں۔ الرجی سے متعلقہ امراض میں اگر تکالیف درد، جلنا، خارش، وغیرہ ہوں تو نمبر 1 کمپاؤنڈ سے 10-5 منٹ وقفہ پر چار خوراک دے کر نمبر 2 سے خوراک دیں۔ اس کے بعد ہر کمپاؤنڈ سے ایک ایک خوراک دوہراتے جائیں حتیٰ کہ مریض پوری طرح شفایاب ہو جائے۔ جن امراض میں تکالیف نہ ہوں مثلاً بعض جلدی امراض اور بغیر درد کے گلٹی تو صرف .Hura + Xanth + Neg + Cur کا کمپاؤنڈ چار خوراک صبح، چار خوراک شام مرض کی مکمل شفا تک جاری رکھیں معزز ڈاکٹر صاحبان! ایک وقت میں ایک دوا سے ہی مزید تحقیق ممکن ہے۔ نئے عوارض سے نمٹنا ہماری ذمہ داری ہے۔ فطرت انسان سے آنکھ مچولی کھیلتی ہے اور دانا بینا اسے ڈھونڈ نکالتے ہیں۔ وما علینا الا البلاغ۔

ڈاکٹر محمد ادریس فون 4477 کوڈ 0595 رحمانیہ روڈ۔ ہری پور ہزارہ

محترم بھائی ڈاکٹر محمد ادریس

اسلام علیکم۔ امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔ آپ کا مضمون بھی مل گیا اور دونوں خط بھی

آپ نے مجھے اپنے مضمون پر تبصرہ کرنے کی دعوت دی ہے۔ بجائے اس کے کہ میں اس بات پر

اترا تا پھروں میں آپ کا احسان مند ہوں کہ آپ نے اپنی تحقیق مجھ تک پہنچائی۔ آپ کے اس مضمون

سے مجھے بہت ساری نئی باتیں ملتی چلی جائیں گی۔ یہ مضمون کتابوں سے تیار ہو کر رسالوں میں چھپنے

والے مضامین سے لاکھ درجہ بہتر ہے۔ میں اس مضمون کو اپنی کتاب میں شامل کر رہا ہوں تاکہ یہ قارئین

تک پہنچے اور وہ جو لوگ فکر کی صلاحیت رکھتے ہیں وہ بھی آپ سے رابطہ قائم کریں اور جو لوگ

Experimantaion میں دلچسپی رکھتے ہیں وہ بھی آپ سے سیکھ سکیں کہ دواؤں کی پروونگ

کیسے کی جاتی ہے اور پوٹینیاں کیسے تیار کی جاتی ہیں؟

ایک ہی شعبہ سے متعلق ہونے کے باوجود ہم دونوں کا کام کرنے کا طریقہ کار جدا جدا ہے اور ہم

دونوں انشاء اللہ ایک دوسرے کے مددگار ثابت ہوں گے۔ مفکر پھر بھی مبالغہ آرائی کر جاتا ہے لیکن

سائنس دان مبالغہ آرائی نہیں کرتا وہ صرف اپنے تجربات کو صفحات پر منتقل کرتا ہے۔ یہ بات آپ کو

ذہن میں رکھنا ہو گی کہ آپ جو کچھ بھی تجرباتی طور پر کریں اس کے لئے فلسفیانہ تاویلات نہ دینا ورنہ

ڈاکٹر ہانمن کی طرح بالمثل کو ثابت کرتے کرتے بالضد کے حق میں بول جائیں گے۔ ڈاکٹر ہانمن نے بھی

غلطی کی اور آج مجھے کہنا پڑا کہ ہانمن کی ہومیو پیتھی سے ہانمن کی آرگینن کا کوئی تعلق نہیں۔ میری

لیبارٹری world cosmos ہے اور آپ کی لیبارٹری Instrumemnts اور

Experimentation سے بحث کرتی ہے۔ آپ نے جتنی خود اعتمادی سے اپنی کم علمی کا جا بجا

اعتراف کیا ہے اس کے لئے آپ لائق صد تحسین ہیں۔

آپ نے جو ڈاکٹرز اور مریضوں کی بے حسی کا شکوہ کیا ہے تو یہ معاملہ صرف آپ کے ساتھ ہی

نہیں بلکہ آج تک ایسا ہی ہوتا آیا ہے۔ یہ انسان کا بہت بڑا امتحان ہوتا ہے۔ لوگوں کو اگر سارا کچھ مفت

بھی دیا جائے تو وہ اس لئے دھیان نہیں دیتے کہ اس سے انہیں روٹی نہیں ملتی اور انہیں چاہیے ہوتی

ہے صرف روٹی۔ لوگوں کے اندر گھسنا پڑتا ہے۔ اپنی out put کو سورج کی شعاعوں کی طرح

پھیلانا پڑتا ہے اور پھر جس رنگ کی روشنی دی جائے اس رنگ کے افراد قانون، مماثلت کے تحت خود

بخود مل جاتے ہیں۔

لہذا گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ آدمی تخلیقی کاموں میں پڑے تو اپنی روٹی سے بھی جاتا ہے اسی لئے اول تو لوگ تحقیق اور تخلیق کی طرف آتے نہیں اور اگر آتے بھی ہیں تو مصائب سے گھبرا کر پھر واپس چلے جاتے ہیں۔

اگر لوگ ایک دوسرے کو اپنی اپنی صلاحیتوں سے متعارف کرائیں تو انسان زیادہ تیزی سے آگے کو بڑھ سکتا ہے لیکن لوگ ایسا کرتے نہیں۔ میں آپ کو ایک مثال دیتا ہوں۔ آپ نے میری دوا گاؤ زبان 3x لکھی ہے۔ آپ نے میری تحریریں پڑھیں۔ آپ کے پاس گاؤ زبان کی پروونگ تھی آپ نے اندازہ لگایا کہ میری Aggressiveness کی علامات گاؤ زبان سے ملتی ہیں۔ اب میرا فرض بنتا ہے کہ میں اپنے مزاج کو آپ پر ظاہر کروں تاکہ ممکن ہے آپ کو مزید راہیں مل جائیں۔ دوسری طرف مجھے یہ فائدہ ہوا کہ مجھے جو شک تھا کہ گاؤ زبان ناک کی میوکس ممبر نیز کی ورمی حالت کو علاج بالضد کے تحت ٹھیک کرتی ہے درست ثابت ہونے میں مدد ملی۔ گرمی کا سر درد اور گرمی کا نزلہ دونوں کی پیتھالوجی ملتی جلتی ہے۔ گاؤ زبان دماغ میں رطوبات کی زیادتی پیدا کر کے تراوش لاتی ہے جس سے دماغ ہلکا پھلکا محسوس ہوتا ہے۔ میرا مزاج گرم خشک ہے اور میں اپنے تمام امراض کا علاج دودھ سے کرتا ہوں۔ مجھے ساری ساری رات لکھنا ہوتا ہے جس سے خشکی بھی پیدا ہوتی ہے اور گرمی بھی اور مجھے اس وقت کم از کم ڈیڑھ کلو دودھ کی روزانہ ضرورت ہوتی ہے۔ اگر دودھ نہ پیوں تو میرا سر پھٹنے لگے۔ آپ نے جو میری دوا نکالی ہے جزوی مماثل ہے یا بالکل مماثل، اس کا فیصلہ فی الحال میں نہیں کر سکتا کیونکہ مکمل علامات آپ نے لی ہیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ مکمل علامات آپ نہ لے سکے ہوں۔

تخلیقی کام کرنے والے اکثر سرد مزاج ہوتے ہیں اور ان کے سر پر بال بھی کم ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو گرم غذاؤں کی ضرورت ہوتی ہے۔ میں گاؤ زبان کا مزاج جانتا ہوں کہ اس کا مزاج تر گرم ہے اور میرا مزاج گرم خشک ہے۔ لہذا اس بات کا علم ہو میو پیتھس کو ہو جائے گا کہ گلزار کی گرمی کی علامات پر اس کا علاج گاؤ زبان سے علاج بالضد ہے اور ساتھ ہی انہیں یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ گاؤ زبان کا اپنا کام بلغمی رطوبات کو بڑھانا ہے گرمی خشکی پیدا کرنا نہیں۔ گرمی خشکی کی علامات گاؤ زبان کی سیکنڈری علامات ہیں۔ سہاگہ (بوریکس) کا مزاج بھی تر گرم ہے لیکن وہ گاؤ زبان سے زیادہ پولی کریسٹ دوا ہے جو دماغ میں بھی تراوش لاتی ہے اور رحم میں بھی تراوس لا کر رحم کے ورم کو درست کرتی ہے۔ یہی سہاگہ اگر زیادہ مقدار میں اور دیر تک استعمال کیا جائے تو رحم سکڑ جاتا ہے اور پھر اس میں ورم پیدا ہو جاتا ہے۔ میرے سر درد کے لئے Aggravation کرنے والی اور اصل بالمثل دوا وہ ہو گی جو مزاجاً گرم

خشک ہو اور خام حالت میں کھانے سے میرے سر درد کو بڑھادے۔ اگر میں گاؤزبان کا قہوہ بھی پی لوں
تو سر درد کو آرام آجائے گا۔

لیکن اگر فرض کریں کہ میرے گرمی خشکی کے مرض کے مماثل دوا سلفر (گرم خشک) ہے تو سلفر
خام حالت میں میں نہیں کھا سکتا۔ وہ میرے مرض کو بڑھادے گی۔ یہاں ایک اہم نکتہ آپ کو بتاتا ہوں۔
جب ہم بیمار ہوتے ہیں تو مفرد اعضاء میں سے صرف ایک عضو میں تیزی ہوتی ہے۔ اگر وہ دوا جو اس
عضو میں تیزی لاتی ہے وہی دوا مزید دی جائے تو اس مفرد عضو کے مزید خلیات چارج ہوں گے۔ اگر
وہ دوا اس مرض پر پوٹینسی میں دیں گے تو وہ صرف متاثرہ خلیات کے افعال کو Peak تک پہنچا
دے گی اور جس پھر رد عمل ہو جائے گا۔ یہ اس طرح ہو گا کہ سلفر کے میرے مرض پر سلفر خام حالت
میں دینے سے مرض بڑھ جائے گا اور سلفر پوٹینسی میں دینے سے معمولی Aggravation ہو گا اور
رد عمل گاؤزبان پر خود ہی آجائے گا۔

سلفر کے گرمی خشکی کے مرض پر سلفر پوٹینسی میں دی جائے تو ایک ہی خوراک مرض کو جڑ سے
اکھاڑ دے گی خواہ پوٹینسی کوئی بھی ہو۔ اگر سلفر کے مرض پر گاؤزبان دی جائے گی تو ہمیں ایسی پوٹینسی کا
انتخاب کرنا پڑے گا جو قوت حیات کا رخ اپنی طرف موڑ سکے۔ گاؤزبان خام حالت میں یا پوٹینسی میں
صرف Palliation کرتی رہے گی۔ اس کی وضاحت میں آگے کرتا ہوں۔ اگر سلفر پر زنجی بار (گرم
تر) دی جائے تو وہ پوٹینسی میں کچھ بھی نہ کر پائے گی۔ کیونکہ اس کا سرکل ہی علیحدہ ہے۔
وضاحت یہ ہے کہ کائنات کی ہر شے کا ایک دائرہ ہے اور مرض محیط سے مرکز کو جاتا ہے۔ سلفر پر
سلفر دینے سے 3x دوا cm کے مرض کے لئے cm ہو گی لیکن سلفر پر گاؤزبان کے مزاج والی
دی جائے جیسے کدو نینڈے دودھ وغیرہ یہ باتیں ہیں جو میو پیتھی کو متعارف کرانا چاہتا ہوں لیکن فی الحال
صرف Touch دیتا جارہا ہوں تاکہ لوگ آہستہ آہستہ میرے ہم مزاج ہوتے چلے جائیں۔
ایک تو یہ بات ہو گئی کہ دو آپس میں بالضد دوائیں کس طرح ایک جیسی علامات پیدا کرتی ہیں اور
دوسری بات یہ ہے کہ ایک مزاج میں جو کام سلفر کر سکتی ہے وہ کام اور بے شمار محرک کر سکتے ہیں۔
[illegible] نے کا طریقہ بتاتا ہوں اس سے مزید آپ کو اشارے ملیں گے

A ={1 2 3 4 5------10}

B ={11 12 13 14 15------20}

C ={13 14 15------35}

D ={25 26 27 28------50}

E ={15 16 17 18------60}

X کے علاوہ تمام ادویات مرض سے جزوی مماثل ہیں۔ جزوی مماثل دواؤں سے جب ہم علاج کرتے ہیں تو A کے بعد B یا C کے بعد E کی ضرورت پڑتی ہے۔ اگر ان تمام ادویات کا کمپاؤنڈ بنایا جائے تو وہ مرض کے مماثل X دوا بن جاتی ہے۔

یہاں میں نے 51 سے 60 نمبر علامات سے بحث کرنے والی دوا یہ سمجھانے کے لئے ڈالی ہے کہ پوٹینسی کو اس لئے نہیں چھیڑ سکے گی کیونکہ وہ نمبر بیمار نہیں ہیں اور استعداد قبولیت نہیں رکھتے۔ اگر ان میں سے کوئی ایک بھی دوا خام حالت میں دی جائے گی تو وہ اپنے اپنے نمبروں کو مزید بیمار کر دے گی۔

علامات سے علاج در حقیقت کوئی علاج نہیں۔ یہ کام دیہات کی بڑھیا بھی جانتی ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایک دوا جسم کے اندر داخل ہو کر کون کون سے اعضاء کو متاثر کرتی ہے۔ اور کون سی دوا کس عضو کے جیومیٹریکل پلان پر ہے۔ کیوں کوئی دوا سیدھی معدہ کو جاتی ہے اور پھر وہ بھی اس طرح کہ سارے معدہ کو متاثر نہیں کرتی بلکہ صرف غیر ارادی عضلات کو متاثر کرتی ہے یا صرف معدہ کے حسی اعصاب کو متاثر کرتی ہے۔ اسی طرح کوئی دوا جلد کو جاتی ہے۔ پھر یہ کہ metastasis کا عمل بالمثل ہے یا بالضد جیسے رحم کے اثرات معدہ کو جائیں (سیپیا) یا بواسیر کے اثرات دل کو جائیں (کالن سونیا) یا رحم کے اثرات دل کو جائیں (للیم ٹگ) یا کن پیڑوں کے اثرات خصیوں کو جائیں (ابرانیٹم)

انسانی جسم پر ادویہ کی پروونگ ایک بہت بڑا انسانی کارنامہ ہے جس سے ہم کائنات کی اشیاء کی زبان اور جذبات کو سمجھ سکے ہیں لیکن ہمیں صرف علامات پر ہی بھروسہ نہیں کرنا بلکہ کچھ آگے بھی سوچنا ہے کہ پلاٹینا دماغ کو کیوں جاتی ہے۔ اور م میٹ دل کو کیوں جاتی ہے، ارجنٹم نائٹ معدہ کو کیوں جاتی ہے اور کیوراے جلد کو کیوں جاتی ہے؟۔ یہ بھی دیکھنا ہے کہ اورم میٹ کا پرائمری ایکشن دل پر ہے یا سیکنڈری ایکشن اور یہ بھی دیکھنا ہے کہ کیوراے صرف جلد کو ہی جاتی ہے یا معدہ اور دیگر اعضاء کو بھی یہ کام اتنا آسان نہیں کہ جس کو پتہ چلے کہ اپی کاک متلی کی دوا ہے وہ بوتلیں خریدے، لیبل

بنوائے اور Packing بنوائے اور فارماسسٹ بن بیٹھے۔ میں اگر ایک طرف Aggressive ہوں تو دوسری طرف مسکراتی آنکھوں کا مالک بھی ہوں اور ایسے لوگوں کو میں مسکراتی آنکھوں سے ہی دیکھتا ہوں۔ اگر میرا X مرض گرمی خشک کا ہے تو کمپاؤنڈ بنانے کی دو صورتیں ہوں گی پہلی یہ کہ کمپاؤنڈ میں تمام ادویات گرم خشک ہوں اور دوسری یہ کہ تر گرم ادویات کا کمپاؤنڈ بنایا جائے۔ یہ کام اس وقت دنیا کا کوئی ایک شخص بھی نہیں کر سکتا ہم نمک بندی سے کمپاؤنڈ بنا سکتے ہیں جیسے مئی کے بخار کے لئے نیٹرم سلف جیلسی میم، برائی اونیا کا کمپاؤنڈ بنالیں یا جگر کے امراض کے لئے نکس، لائیکو، چیلی ڈونیم اور پوڈو کا کمپاؤنڈ بنالیں۔ فائدہ ضرور ہو گا لیکن طریقہ کار دیہات کی بڑھیا والا ہو گا۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم سیکھیں کس طرح؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ آپ جیسے لوگ experimentation سے اشارہ دیں گے، میرے جیسے ان اشاروں سے قوانین اخذ کریں گے اور کلینیکل پریکٹس والے ان کی Inplimentation کریں گے۔ تجربہ فکر تجربہ والا اصول چلتا ہے۔ آج میں جو کچھ ہوں وہ ہومیوپیتھک میٹریا میڈیکا کی بدولت ہوں۔ کلکیریا کارب کی پروونگ کرنے والا نہیں جانتا کہ کاربن کا مریض دولت مند ہوتا ہے اور سائنس دان بھی ہوتا ہے۔ یہ کام میں نے کیا اب آپ جیسے اس کلیہ کو استعمال کر کے نئی تخلیقات کریں گے مثلاً فاس کی ساخت کو کلکیریا کارب پر لانے کا تجربہ کریں گے۔

آپ نے فاسفورس کے متعلق لکھا ہے کہ نظر لگ جانے کی دوا ہے۔ یہ بات میرے لئے نئی نہ سہی بہت سارے لوگوں کے لئے تو نئی ہے۔ یہ بات آپ کے لئے خالی از دلچسپی نہ ہوگی کہ فاسفورس اور سلفر سماوی دوائیں ہیں اور کاربن اور سلیشیا ارضی دوائیں ہیں۔ فاسفورس کا آدمی پیدائشی مجذوب ہوتا ہے اور جو کہتا ہے وہ ہو جاتا ہے۔ فاسفورس کے اندر جلال ہے اور جب کوئی کسی کو نظر لگاتا ہے تو اس وقت وہ فاسفورس ہوتا ہے۔ جسے نظر لگتی ہے وہ یا تو مر جاتا ہے اور یا سیکنڈری ایکشن دے دیتا ہے جس سے جسم سرد ہو جاتا ہے اور پھر ایک عمل شروع ہوتا ہے جو سردی کے خلاف ایک ری ایکشن ہے۔ اس میں بخار ہو جاتا ہے۔ نظر اثر ایک دوا کے اثرات کی طرح ہوتی ہے اور صرف اسے لگتی ہے جو استعداد قبولیت دے۔

میٹریا میڈیکا نے مجھے بتایا کہ بجلی کی چمک سے آدمی اندھا ہو جائے تو فاسفورس دوا ہوتی ہے جس سے مجھے معلوم ہوا کہ فاسفورس، بجلی کی یا بادلوں کی چمک اور ٹی وی کی شعاعیں ایک جیسی علامات پیدا کرتی ہیں۔ ہائی پریکم بھی اعصاب کی دوا ہے اور فاسفورس بھی۔ ہائی پریکم کے اندر فاسفورس ہے۔

یہاں دیکھنا یہ ہے کہ اگر فاسفورس ایک X دوا ہے تو کیا ہائی پریکم بھی X ہے یا B.A یا C ہے۔اس حوالے سے عرض ہے کہ جادو کی دوا صرف ہائی پریکم نہیں ہو گی بلکہ جو جادو جس دوا کی علامات کے حامل ہے وہ دوا اس جادو کا توڑ ہو گی

یہاں ایک بات اور آپ کو بتاتا چلوں کہ ساری کائنات بنیادی طور پر ایک قوت ہے جو سماء اور ارض کے دو پلڑوں میں منقسم ہے اور پھر اس کی مزید تقسیم مرکز سے محیط یا سماء سے ارض کو اور ارض سے سماء کو ہے۔ یہی درائنی ہے۔ یہ لمبی کہانی ہے وقت آنے پر انشاء اللہ اس سے بحث کروں گا۔ یہاں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس ارضی کائنات کی تمام اشیاء کا بنیادی پلان عناصر ہیں۔ ہر وہ شے جو فاسفورس کے پلان پر ہے وہ فاسفورس جیسی ہی علامات دے گی۔ خواہ وہ جادو ہو، سیارہ ہو، ستارہ ہو پودا ہو یا جانور۔

آپ نے پنڈولم کی بات کی ہے۔اس کے بارے میں مجھے کوئی علم نہیں۔اور نہ ہی مجھے یہ علم ہے کہ پنڈولم کی حساسیت کیا ہے۔ایک دوست پنڈولم دے گیا تھا۔اگر Serious ہو جائے تو دوا ملتی ہے ورنہ نہیں مادہ کی ایک سماوی حالت ہے جسے ہم توانائی کہتے ہیں یہ پانی کی طرح ہوتی ہے جیسا برتن ہو گا ویسی شکل اختیار کر لیتی ہے اور یہی ہالہ بھی بناتی ہے۔اس میں سے اگر کمال نکالی جائے یعنی اس کا بہاؤ ایک سمت میں کیا جائے دوسری شے کے برتن سے ٹکراتی ہے اور وہاں سے پھر رد عمل میں واپس آتی ہے۔اس تھیوری کی حقیقت سے بھی لوگوں کو متعارف کراؤں گا۔اسی تھیوری کے تحت بتاؤں گا کہ کس طرح دوسری شے استعداد قبولیت یا خالی برتن نہ دے تو جادو کرنے والے کو نقصان پہنچاتی ہے۔ یہاں یہ ذہن میں رکھیں کہ وہ جس راستے سے خارج ہوتی ہے اسی راستے سے واپس نہیں آتی۔

چاند سلیشیا جیسے اثرات پیدا کرتا ہے اور سردی کے امراض لاتا ہے سورج سے پیدا ہونے والے امراض دو قسم کے ہوں گے ایک گرمی کے اور دوسرے سیکنڈری ایکشن یعنی سردی کے ایک بات ذہن میں رکھنی ہے کہ اس کائنات میں نیا کچھ بھی نہیں۔ اللہ پھیر پھیر کر نئی سے نئی پیدائشیں کرتا ہے۔اور ہر نئی پیدائش کا بھی بنیادی پلان کسی نہ کسی عنصر پر ہوتا ہے۔لہذا کسی دوا کی علامت آج بھی وہی ہیں جو کروڑوں سال پہلے تھیں۔ایک دوا کی کچھ نئی علامات آپ دریافت کریں گے اور کچھ کوئی دوسرا۔

جو ادویات ہانمن کے زمانے میں پروو کی گئیں وہ بھی صحت مند انسانوں پر نہیں کی گئیں۔اس میں

پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔ صحت مند انسان صرف وہ ہے جو سو فیصد قرآن پاک (کائنات قوانین) کی عملی پیروی کرتا ہے۔ جو لوگ ہمیں بظاہر صحت مند دکھائی دیتے ہیں وہ بھی عملی طور پر صحت مند نہیں ہوتے بلکہ ان کا مائنڈ بالکل ایسے اپنے اندر بیماری رکھتا ہے جیسے۔ بہت ساری باتیں ہمارے ذہن میں نہیں ہوتیں لیکن لاشعور میں ہوتی ہیں۔ جسم یا مائنڈ کسی محرک کو آسانی سے قبول نہیں کرتا اور اگر کوئی دوا یا جذبہ مائنڈ یا جسم میں تبدیلی کرتا ہے تو وہ تبدیلی خالصتاً اسی دوا یا جذبہ کی ہوتی ہے۔ جیسے اگر آپ ہنسنے کے موڈ میں ہیں اور کوئی آپ کو گالی دے تو دوست کی گالی پروونگ ہی نہیں کرے گی لیکن ناواقف یا دشمن کی گالی سے غصہ آجائے گا اور غصہ کی علامات میں ہنسی کی علامات شامل نہیں ہوں گی۔

" سردیوں میں کھائے گئے انڈے گرمیوں میں باہر نکلتے ہیں۔" میرا مزاج گرم ہے اور میں گہرائی تک گرم مزاجی پر Potintized ہوں۔ مجھے سردیوں کے موسم میں بھی دودھ اور تر غذاؤں کی ضرورت ہے۔ میری موسمی سردی کا علاج گرم کپڑے ہیں لحاف ہے لیکن انڈے نہیں۔ اب اگر مجھ پر ایک سرد دوا کی پروونگ کریں تو میں پہلے تو سردی کی علامات دوں گا پھر سردی کے خلاف دوسری علامات خشکی کی بھی ہو سکتی ہیں اور گرمی کی بھی۔ اگر اس دوا کے اثرات ختم بھی ہو جائیں تو میرا اصل مرض تو پھر واپس آجائے گا۔ پھر یہ بھی ہے کہ آپ کی دوا کے اثرات ختم ہوں تو کوئی وبائی مرض پھیل جائے یا میں کہیں سے گندا پانی پی کر بیمار ہو جاؤں۔ اس سلسلے میں کوئی شک نہیں کہ علامات نے ہمیں راہیں دکھائی ہیں لیکن ہماری اصل دوڑ عناصر کے پلان تلاش کرنے کی طرف ہی ہوگی۔ اس سلسلے میں قرآن پاک راہنمائی کرتا ہے اور میں حاصل کرتا جا رہا ہوں۔

Antidote کی تلاش جزوی طور پر بھی اور مکمل ضد کے طور پر بھی تلاش کرنا بہت ضروری ہے کائنات کے دو دائرے ہیں۔ دونوں دائرے ایک دوسرے کے سامنے آئینے کی طرح ہیں۔ اگر آپ شیشے کے سامنے کھڑے ہو کر دائیں ہاتھ مجھ سے لیں اور بائیں ہاتھ سے مجھے دیں تو شیشے کے اندر اس کے الٹ ہو رہا ہو گا۔ ایک دوا کے مماثل جسم میں دو قسم کے اعضاء ہوتے ہیں۔ اگر ایک عضو ایک دوا لیتا ہے دوسرا عضو output دینے لگتا ہے۔ یہاں سے الرجی کو آسانی سے سمجھا جا سکتا ہے کہ کیوں ذرا سی دھول سے دمہ ہو جاتا ہے یا تلوں کے صرف تین دانے کھانے سے الرجی ہو جاتی ہے۔ دھول ایک دوا ہے اور پوٹینسی دوا کی طرح ہے اس کا ایک ذرہ بھی الرجک حالت پیدا کر دیتا ہے۔ اس کا علاج کرنے کے لئے ہمیں شیشہ کو سامنے رکھنا ہو گا۔

آپ سوال کر سکتے ہیں کہ نئے امراض کیوں متعارف ہو رہے ہیں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ کوئی

بھی جاندار peripheral پر بیمار ہوتا ہے اگر محیط سے مرکز کی طرف مرض بڑھنا شروع ہو جائے تو نہ صرف انسان کی ہئیت دوسرے جانوروں کی طرح ہونے لگتی ہے بلکہ مرض گہرے ہونے کی وجہ سے عجیب و غریب علامات دیتے ہیں۔ یہ علامات ہمارے لئے نئی نہیں ہیں۔ پلاٹینا جیسی مرکز سے بحث کرنے والی دوا کی پروونگ صرف ایک صفحہ میں درج ہے۔

آپ نے کمنمل اور کیوراے کی جو بات کی ہے وہ میرے لئے نئی ہے۔ کمنمل سے جو جلد پر سرخی آتی ہے اور دھپڑ پڑتے ہیں ایسے دھپڑ بعض مریضوں کو زور سے پکڑنے سے پڑتے ہیں۔ ایسے مریضوں کی طرف کمنمل دوڑ کر آتے ہیں۔ میرے سمجھ میں کوئی دوا نہیں آتی تھی۔ اب میں کیوراے کو آزما کر دیکھوں گا۔ اگر مریض کو آرام آگیا تو آپ کی بات کی تصدیق ہو جائے گی اور اگر آرام نہ آیا تو پھر یا تو آپ سے غلطی ہوئی اور یا پھر آپ نے مبالغہ آرائی سے کام لیا۔ یہ بات میں منفی انداز میں نہیں کہہ رہا بلکہ آنے والوں کو بتانے کے لئے کہہ رہا ہوں کہ جھوٹ پکڑے جا سکتے ہیں۔

میں کیوراے 30 یا 3x دے کر آپ کو نہیں جھٹلاؤں گا۔ کمنمل کاٹتا ہے تو جو سرخی اور ورم پیدا ہوتا ہے۔ وہ کمنمل کی علامات نہیں ہیں بلکہ قوت حیات کا سیکنڈری ایکشن ہوتا ہے۔ لہذا کمنمل پوٹینسی میں سرخی اور دھپڑ کے مماثل نہیں ہے اور مجھے علاج ایسے ہی کرنا پڑے گا جیسے سلفر کی گرمی خشکی کے مرض کا گاؤزبان سے علاج اب یہاں مجھے جو بات ملے گی وہ یہ کہ اگر 1x یا 2x یا 200 کی ایک یا چند خوراکیں مرض کو ٹھیک کر دیں تو کیا کیوارے کا مزاج سرد ہے یا کیورارے ورم کے مزاج سے مماثل ہے۔ ادریس صاحب! نہ کام آپ کا آسان ہے اور نہ میرا لیکن ڈاکٹر نسخوں کی ہی تلاش میں رہتے ہیں اور مریض بھی۔ میری Aggressiveness آپ کے لئے کیوں نہیں؟ میں Aggressive ان لوگوں کے لئے ہوں جو خود کچھ نہیں کرتے اور انگلیاں اٹھانے کی انہیں عادت ہوتی ہے۔ میں ایسے لوگوں کو ہمیشہ ابو جہل اور ابولہب کے کھاتے میں رکھتا ہوں۔ " آنسوں کیسے نکلتے ہیں" میرا ایک مضمون ہے جو " معالج" میں شائع ہوا تھا اس میں میں نے ایک شک ظاہر کیا تھا کہ آنسوؤں کی فزیالوجی میکنزم میور کے پاس ہے۔ اس کا یقین مجھے آج بھی نہیں کسی نے اس مضمون پر واہ واہ کر دی اور کسی نے انگلیاں اٹھا دیں۔ بتائیں مجھے کیا ملا؟ میں تو آج بھی شک میں ہوں۔ یہ دونوں ہی قسم کے لوگ بے کار ہیں اور جب یہ لوگ کتابوں سے مضامین تیار کر کے لے آتے ہیں۔ تو میری زبان بھی چلنے لگتی ہے۔ اسی طرح کا ہی ایک سکالر امجد علی جعفری بھی ہے۔ وہ نہ آپ کی باتیں سمجھ سکتا ہے اور نہ ہی اسے غرض ہے۔ وہ ایک اچھا Date collecter ہے وہ ہم دونوں کی مدد کر سکتا

ہے لیکن اسے صرف کتابوں سے مضمون تیار کر کے خود نمائی کرنے اور دوسروں پر انگلیاں اٹھانے کی عادت ہے۔ ماہنامہ معالج صرف یہ دیکھے گا کہ آپ کے مضمون سے رسالے کی اشاعت بڑھ سکتی ہے یا نہیں۔ ویسے میں نے اپنی بہن عین المغر سے کہہ دیا تھا کہ اگر انہوں نے ڈاکٹر ادریس کا مضمون نہ چھاپا کیا تو یہ معالج کے حق میں بہتر نہ ہو گا۔

کسی انسان کو کوئی کیڑا لڑ جائے تو کیا ہو جاتا ہے۔ تفصیل سے اسکی وضاحت انشاء اللہ پھر کسی وقت دوں گا فی حال یوں سمجھ لیں کہ اگر مکھی کا تریاق نمک ہے تو اس آدمی کے اندر نمک کا چیلنج دیکھنا ہو گا۔ اس سے پتہ چلے گا کہ وہ ڈنگ سے Sensitive کیوں نہیں ہے۔ اگر آپ کو علم ہو کہ میں آپ کو سوئی چبھوؤں گا تو آپ میں Hypersensitivity نہیں آئے گی اور اگر اچانک سوئی چبھوؤں گا تو آپ اچھل پڑیں گے۔

جزام Hura جذام کی دوا ہے۔ جذام میں اعصاب میں Tingling ہوتی ہے۔ سب جذام کو اعصاب کا مرض کہتے ہیں۔ دیکھنا تو یہ ہے کہ اعصاب میں Tingling کی وجہ Hura کا پرائمری ایکشن ہے یا اس کے رد عمل میں Tingling ہوتی ہے۔ اسی طرح اعصاب کی بے حسی میں بیلا ڈونا بھی کام کرتی ہے اور پانی پر یکم بھی۔ مریض کا مرض ٹھیک ہونے پر آتا ہے تو جسم پر پھوڑے بننا شروع ہو جاتے ہیں خواہ جذام یا کینسر۔ جذام یا کینسر سے ہونے والی ENL کو ہم جذام یا کینسر نہیں کہہ سکتے۔ یہ قوت حیات کا کینسر کے خلاف ری ایکشن ہوتا ہے اور مریض کے حق میں بہتر ہوتا ہے۔ یہاں دیکھنا یہ ہے کہ Hura ہو یا پلسٹر کروڈس کے اندر کیا اثرات ہیں اور جلد پر کیا ہیں۔

مجھے میگنٹ تھراپی کے بارے میں کوئی علم نہیں اس لئے اس پر تبصرہ کرنے سے قاصر ہوں۔ آپ نے میگنٹ کا جو ذکر اس مضمون میں کیا ہے تو اس نے مجھے سوچ میں ڈال دیا ہے۔ میگنٹ کا مثبت پول giving hand ہوتا ہے اور منفی پول Taking hand ہوتا ہے۔ منفی پول سے تو وہ کچھ لے سکتا ہے دے کیسے سکتا ہے کہ شوگر آف ملک کو Potentize کرے۔ اس سلسلے میں اگر آپ میری مدد کر سکیں تو شکر گزار ہوں گا۔

پاکستانی سکالر ہوں یا مغربی جب آپ انہیں Experimental Data دیں گے تو ان کے پاس آپ کو سراہنے بغیر کوئی چارہ نہیں لیکن سیب زمین پر گرتا ہے یہ کوئی علم نہیں خواہ نیوٹن کہے یا ایک دیہاتی۔ مضامین شائع کرانے کے لئے کسی کی Request نہ کرنا۔ آپ اپنے تجربات کو خود بھی کتابی شکل دے سکتے ہیں اور یہ کام اللہ کی زیادہ سے زیادہ پہچان کی خاطر کرنا شہرت اور خود نمائی

کے لئے نہ کرنا۔ کائنات میں نہ سچ چھپا رہ سکتا ہے اور نہ جھوٹ اس لئے شہرت خود بخود ہو جاتی ہے
آج نہ سہی مرنے کے بعد سہی لیکن اس کا انسان کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ فائدہ تو آگے کی دنیا میں ہے۔
جو لوگ اس شہرت سے فائدہ اٹھاتے ہیں ان کی ارتقاء رک جاتی ہے۔ مثلاً آج اگر آپ کے کام کے
بدلے کونسل کا رکن بنا دیا جائے تو آپ کو بہت سارے ناجائز کام بھی کرنا پڑیں گے اور آپ پستی کی
طرف گر پڑیں گے۔ مزید کام کرنا بھی چھوڑ دیں گے۔

آپ نے آگے جن دواؤں کا ذکر کیا ہے میں بھی انہیں آزماؤں گا اور دیگر دوست بھی ان سے
فائدہ اٹھائیں گے اور غور بھی کریں گے۔ ان میں سیکھنے کے لئے بڑا کچھ ہے مثلاً میں نے کرچی کا استعمال
بیچش پر ہی پڑھا ہے آپ نے الرجی کے بارے میں اس کا اثر بنا دیا۔ اگر ہر آدمی کچھ نہ کچھ
Devote کرے تو بڑا کچھ ہو سکتا ہے۔

ڈھیر ساری دعاؤں کے ساتھ اجازت چاہتا ہوں

والسلام

خیر اندیش گلزار احمد

قارئین! ڈاکٹر ادریس صاحب کا مضمون اپنے اندر بہت وسعت رکھتا ہے اور میں اس پر ایک فیصد بھی تبصرہ نہیں کر پایا۔ یہ مضمون آپ کو بہت ساری نئی راہیں دکھائے گا۔

محترم بھائی ظہور حسین صاحب

آف ناہلیاں والا (جہلم)

السلام و علیکم امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔ آپ کا تبصرہ معالج میں پڑھنے کو ملا۔ میں
آپ کی بات کو پوری طرح تو نہیں سمجھ پایا لیکن جو کچھ سمجھ پایا ہوں اس حوالے سے عرض ہے کہ میں
اب تک یہ کہتا آ رہا ہوں کہ آرگینن کا ہانمن کی اپنی ایجاد کردہ ہومیو پیتھی سے کوئی تعلق نہیں۔ آج تک
کوئی ڈاکٹر سامنے نہیں آیا۔ میں کمپاؤنڈ کے خلاف نہیں ہوں لیکن کسی کو کمپاؤنڈ یا اس کی بددیانتی کی
بنا پر کہتا ہوں۔ کمپاؤنڈ کی بوتل پر جو نسخہ لکھا ہوتا ہے اس کے مطابق خود دوا بنائیں تو کام نہیں کرتی۔
مجھے جو بھی کمپاؤنڈ فائدہ دکھاتا ہے وہ میں اپنی کتاب میں شائع کر دیتا ہوں۔ کیا ان کمپاؤنڈیوں میں اتنی
کرامات ہے۔ اگر یہ لوگ پیسہ کمانے کی خاطر اوٹ پٹانگ کمپاؤنڈ بنا سکتے ہیں اور عین المفر صاحبہ ان کے
اشتہار معالج میں ڈال کر پیسے وصول کر سکتی ہیں تو ایک غریب ڈاکٹر اگر اپنا شوق پورا کرتا ہے تو اس پر
عین المفر کو کیا اعتراض ہے؟ معالج کے پاس کوئی پالیسی نہیں کوئی قانون نہیں وہ اپنا کردار کیا ادا کرے
گا؟ ہومیو پیتھک فلاسفی کا نہ کوئی سر ہے نہ پیر، معالج کس چیز کا دفاع کر رہا ہے؟ اگر کوئی آدمی خواہ وہ للو
پنجو ہی کیوں نہ ہو اگر کچھ لکھتا ہے تو اس کی غلطیوں سے بھی سیکھا جا سکتا ہے لیکن کینٹ کے کمپاؤنڈ
صرف ایک سطحی مرض دور کر سکتے ہیں آگے بڑھنے کے لئے کوئی نئی راہ نہیں دکھاتے۔ رہا مسئلہ اپنا
علاج خود کرنے کا، میرے اعتراض کے بعد نجمہ بانو سامنے کیوں نہیں آئیں۔ کیا ہے ہومیو پیتھ کے

پاس؟ صرف علامات! ہومیوپیتھ بھی میٹریا میڈیکا دیکھ کر غلط یا صحیح دوا تجویز کرتا ہے اور ایک طالب علم یا مریض بھی۔ تجربہ نہ دونوں کے پاس ہے اور نہ آسکتا ہے۔ سوائے علامات زبانی یاد کرنے کے۔ جھولی یونیسی کروڈ دوا کی طرح ہوتی ہے۔ کوئی بھی سات آٹھ دوائیں پولی کریسٹ ملا دی جائیں تو کچھ نہ کچھ افاقہ مریض کو ہو جاتا ہے۔

کلکیریا کارب، سلفر، لائکو، سیپیا، فاسفورس، سلیشیا، آرسنک ان دواؤں کا 3x میں کمپاؤنڈ بنالیں ماہنامہ معالج کے آخری صفحہ پر لکھے کینٹ کے کسی بھی کمپاؤنڈ کی ضرورت نہیں رہے گی۔ یقین نہیں آتا تو آزما کر دیکھ لیں۔ آپ کو یہ بھی سوچنے کی ضرورت نہیں کہ لائیکو سے پہلے کیا دینا ہے اور بعد میں کیا دینا ہے۔ صرف تھیوری نہ ہونے کی وجہ سے ہر شخص اپنا تحفظ کرتا پھر رہا ہے اور دوسرے کو بے وقوف بناتا پھر رہا ہے۔

آج ہومیوپیتھی کا حال اس چھپر کی طرح ہے جو گرا پڑا ہے۔ کوئی ریت لائے گا کوئی مٹی لائے گا کوئی سیمنٹ لائے گا کوئی سریہ بجری اور یوں کئی سالوں بعد ہومیوپیتھی کی عمارت نئے سرے سے مضبوط بنیادوں پر تیار ہوگی اور اس وقت کوئی کسی کے ساتھ فراڈ نہیں کر سکے گا۔ کوئی کسی کو بے وقوف نہیں بنا سکے گا۔

روٹی کمانا ہر ایک کا حق ہے۔ یہ حق معالج کا بھی ہے لیکن یہ کوئی طریقہ نہیں کہ معالج لاقانونیت کا دفاع بھی کرے اور اس کے خلاف بولتا بھی پھرے۔ میری کتابوں پر تو کسی کو جرأت ہوئی نہیں اور عین المظفر صاحبہ نے جو مجھے بھی جون کے اداریہ میں شامل کیا ہے تو اس کے لئے انھیں یا تو اپنے آپ کو سچا ثابت کرنا پڑے گا اور یا معافی مانگنا پڑے گی۔ رہے دوسرے تو آپ کو ایک مزے کی بات بتاتا ہوں۔ کچھ عرصہ قبل ایک خاتون پتی اچھلنے کی دوا لینے آئی۔ کلینک بند تھا وہ گھر آگئی۔ میں نے سوچا اب کون کلینک پر جائے میں نے اسے جیلسی میم جو گھر میں پڑی تھی دے دی۔ چند دن بعد آئی تو کہنے لگی۔ ڈاکٹر صاحب! آپ نے میرا ایک پرانا مسئلہ حل کر دیا اور وہ یہ کہ میرے جسم کی جلد کھردری اور موٹی تھی۔ اس دوا نے میری جلد ملائم کر دی"۔ اگر یہ بات تحریر میں آجائے تو لاکھوں کا فائدہ اور اگر نہ آئے تو میں زیادہ سے زیادہ چند افراد کو بتا سکوں گا۔ عین المظفر طلباء کے حقوق کا تحفظ چاہتی ہیں تو ہر بار Insulting لہجہ میں کالجوں اور کونسل کے خلاف لکھیں تاکہ یہ لوگ اپنے رشتہ داروں کے سامنے بھی ذلیل ہوں۔ جن جن لوگوں کو طلباء سے نام نہاد ہمدردی ہے وہ عین المظفر کا ساتھ دیں۔ مجھے تو ہمدردی ہے نہیں کیونکہ پندرہ سولہ کالج کے ایک مالک کے سامنے ایک دوسرے کی شکایات کرتا

ہے۔ طلبا کی شکایات تو ایک طرف رہیں ان کی تعلیم کے لئے بھی صفحہ مختص کرنے کی ضرورت نہیں۔ جن طلبا کا مطالعہ اچھا ہے وہ ڈاکٹروں سے بھی بہتر ہیں اور جن طلبا نے سال بعد شکل دکھائی ہے اور جب کالج والوں نے جرمانہ مانگا ہے تو پھر معالج کو شکایات کرنی ہیں انہیں ویسے ہی کوئی غرض نہیں۔ میں کافی عرصہ سے سوچ رہا تھا کہ ایک دفعہ پوری کینٹ ریپرٹری کو چھان ماروں اور واضح واضح علامات نوٹ کر لوں۔ میرا یہ کام ڈاکٹر علوی نے 50 روپے میں کر دیا۔ میں ڈاکٹر

میں آرگنین کو نہیں مانتا۔ میرے پاس ہومیوپیتھی کی قرآنی تصویری ہے کہ مماثل کو تقویت دیتا ہے۔ فرض کریں کہ آپ آرگنین کو مانتے ہیں۔ اگر آپ کو میری کتاب پر تبصرہ کرنا پڑ جائے تو آپ کیا کریں گے؟ آپ کا کام تبصرہ کرنا ہے اتا لیقی دکھانا نہیں۔ ڈاکٹر قاسم کا ماہ اگست کا تبصرہ پڑھ لیں۔ اگر میں قاسم کے بارے میں لکھتا ہوں کہ وہ منفی تبصرہ کرتے ہیں تو عین المغفر یہ جملہ کاٹ دیتی ہیں۔

40 صفحے کے رسالے میں اقساط میں مضامین کا کوئی تک نہیں بنتا۔ یہ نیا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ اس سے بحث نہیں کہ جعفری صاحب کے مضمون سے کسی کے پلے کچھ پڑا یا نہیں سوال تو یہ ہے کہ کتاب قسط وار معالج میں چھپ رہی ہے۔ عین المغفر صاحبہ کے معالج کے سکالر کا نام پڑھ کر لوگ جعفری صاحب کی کتاب خریدتے ہیں اور پھر مجھے خط لکھتے ہیں "گلزار صاحب! آپ جعفری جیسے نام نہاد سکالر سے نہ الجھیں" علوی کی کتابوں میں کچھ تھا تو لوگوں نے خریدیں۔ غیر ہومیوپیتھ یہاں سرمایہ دار بنا پھرتا ہے اور سنگل ریمیڈی کی رٹ لگانے والا بے وقوف شام کو ساٹھ روپے کما کر کلینک سے گھر جاتا ہے اور بیوی سے بے عزتی کراتا ہے۔

میں نہیں جانتا کہ کینٹ فارمیسی کا مالک کون ہے لیکن میں 34 امراض جو معالج کے آخری صفحہ پر درج ہیں کینٹ فارمیسی کے مالک کے گھر سے برآمد کر سکتا ہوں۔ یہ بات میں شرطیہ کہہ رہا ہوں۔ ان لوگوں کے اپنے گھروں میں صحت موجود نہیں۔

میری کتابوں نے لوگوں کو Bold کیا ہے۔ جعفری اور قاسم جیسے نام نہاد سکالرز کا بھوت سر سے اتارا ہے۔ اب نئی نسل نئے نئے خیالات لے کر معالج سے رجوع کرے گی۔ ہر ایک کو اپنی تحقیق باہر لانے کا شوق ہوتا ہے۔ خود نمائی کا یہ عنصر ایک عمر تک ہر انسان میں ہوتا ہے۔ قسطوں میں مضامین چھپنے کی صورت میں کوئی بھی اپنے مضمون کا چھ ماہ تک انتظار نہیں کرے گا۔ جس طرح انڈیا میں دھڑا دھڑ کتابیں لکھی گئی ہیں اسی طرح پاکستان میں ہونے والا ہے۔ عین المغفر صاحبہ کو کسی پر انگلیاں اٹھانے کی

کیا ضرورت ہے؟ انھیں نہ مجھ سے غرض ہے نہ آپ سے نہ جعفری سے اور نہ قاسم سے۔ انھیں صرف رسالہ بیچنے سے غرض ہے۔ آئیے آپ کو ایک سچا لطیفہ سناتا ہوں۔

ایک گاؤں کا چوہدری بڑا اچھا آدمی تھا اور غریب پرور تھا۔ اس نے کمہار سے کھیتوں سے گندم گھر لانے کو کہا۔ کمہار سارا دن گدھوں پر بوریاں رکھ کر لاتا رہا۔ جب شام ہوئی تو کمہار نے سوچا کہ کیوں نہ تین چار بوریاں اندھیرے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے گھر لے جاؤں۔ جب وہ گھر کے دروازے پر پہنچا تو وہی چوہدری گھوڑے پر اس کے پاس سے گزر رہا تھا۔ کمہار نے چوہدری کو نہ پہچانا اور راہ گیر سمجھ کر کہا "یار ایہہ کتے دیاں پتراں دی کنک اندر رکھوا دے" چوہدری نے گندم اسے رکھوا دی اور چپ چاپ چلا گیا۔ کچھ عرصہ بعد کمہار کو دوسرے گاؤں والوں نے اپنے گاؤں آنے کی دعوت دی۔ کمہار چوہدری سے اجازت لینے گیا تو چوہدری نے کہا" جانے کو تو چلے جاؤ لیکن کتے دا پتر بن کر تمھیں گندم کوئی نہیں رکھوائے گا" ظہور حسین صاحب ! سب تو بے وقوف نہیں ہوتے۔ عجیب بات ہے کہ ایک تو معالج نے جون کا اداریہ لکھ کر میری توہین کی اور رسالہ بھی وہ جو خود چوروں کا محافظ ہے اور اوپر سے کوریج اختلاف رائے کے حق سے دی جا رہی ہے۔

کائنات میں Deciding Key قوانین ہیں۔ اختلاف رائے کا حق ہر ایک کو ہے لیکن کسی نتیجہ پر بھی پہنچنا ہوتا ہے یا نہیں کہ کون سچا ہے اور کون جھوٹا۔ اختلاف رائے کے حوالے سے عین الفر صاحبہ کے فلسفہ کو لیا جائے تو پھر عدالتوں کی تو کوئی ضرورت ہی نہیں۔ آر گینن قاضی بن سکتی تھی اگر اس کا کوئی سر پیر ہوتا۔ تو اگر میں اپنی پہلی تین کتابیں جیب سے چھاپ سکتا ہوں تو کسی غریب Talented ڈاکٹر کو پانچ چھ ہزار روپیہ کتاب چھاپنے کے لئے بیوی کے زیور بیچ کر بھی دے سکتا ہوں۔

ڈھیروں دعاؤں کے ساتھ

والسلام

خیر اندیش

گلزار احمد

محترم بھائی ظہور احمد صاحب

السلام و علیکم۔امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔آپ نے لکھا ہے کہ ماہرین فن تو کمپاؤنڈ کو فلسفہ ہومیو پیتھی کے خلاف سمجھتے ہیں۔یہ اعتراض تو آپ کو ماہنامہ معالج پر کرنا چاہیئے تھا جو صرف کمپاؤنڈ بناتا ہے بلکہ بیچتا بھی ہے اور کمپاؤنڈ کے نسخے بھی نہیں بتاتا۔کیا سائنائیڈ نامی دوا ہمارے میٹریا میڈیکا میں ہے؟کیا اس دوا کی علامات لے کر مریض ہمارے پاس نہیں آتے؟اگر ایک مریض سائنائیڈ کی علامات لے کر آئے اور نہ سائنائیڈ آپ کے کلینک میں ہو اور نہ اس کی پروونگ میٹریا میڈیکا میں ہو تو پھر آپ کیا کریں گے؟کیا بیماریوں کا تعلق صرف انہیں دواؤں سے ہے جن کی پروونگ ہومیو میٹریا میڈیکا میں موجود ہے؟کیا وہ دوائیں امراض سے پوری طرح مماثل ہوتی ہیں؟کیا مریض آپ کو کسی بھی دوا کی پوری علامات دیتا ہے؟

اس میں کوئی شک نہیں کہ حقیقی شفا صرف مماثل دوا دے سکتی ہے میرا بھی اس پر ایمان ہے لیکن آپ کو پتہ ہونا چاہیے کہ آپ ہوں یا میں، ہم جزوی مماثل دوا کو مماثل دوا سمجھ لیتے ہیں۔پہلے میں نظریاتی طور پر آپ کو کمپاؤنڈ بنانے کا طریقہ بتاتا ہوں

مرض $X=\{1\ 2\ 3\ 4\ 5\ 6\ 7\ 8\ 9\ 10\}$

دوا $X=\{1\ 2\ 3\ 4\ 5\ 6\ 7\ 8\ 9\ 10\}$

$A=\{1\ 2\ 3\}$

$B=\{4\ 5\ 6\}$

$C=\{7\ 8\ 9\ 10\}$

$D=\{4\ 7\ 9\}$

$E=\{2\ 4\ 9\ 11\ 12\}$

مرض x کے مماثل دوا x ہے۔لیکن اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مریض یا تو علامات نہیں دے پاتا یا دوا x ہمارے میٹریا میں نہیں ہوتی جیسے کہ سائنائڈ اور یا مریض کی علامات ہمیں ایک سے زیادہ دواؤں میں ملتی ہیں مثلاً دماغی نشو ونما کی کمی والے بچوں میں chest infection بھی ہوتا ہے۔برائنا دماغی کمزوری کو دور کرتی ہے لیکن chest infection کو دور نہیں کرتی۔اب ہمارے پاس تین

صورتیں ہیں پہلی یہ کہ ایسی دوا ہو جو دماغ کی نشو نما بھی کرے اور infection کو بھی دور کرے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ پہلے infection اینتھم ٹارٹ سے دور کی جائے اور پھر برائٹا شروع کی جائے یا پہلے چھ ماہ برائٹا دی جائے اور پھر infection کو اینتھم سے ختم کیا جائے اور تیسری صورت یہ ہے کہ اینتھم کو دوا A سمجھا جائے اور برائٹا کو B اور دونوں کا کمپاؤنڈ بنا کر مریض کو دیا جائے۔ باقی علامات اگر کلکیریا فاس کی ہیں تو تین دواؤں کا کمپاؤنڈ بنا لیا جائے یا تینوں کو Alternate کر لیا جائے۔ یہ سب کچھ مجبوری کی بنا پر ہو گا۔ میری باقی کتب پڑھیں گے تو مزید وضاحت ہو جائے گی۔

سیٹ x کے جتنے سب سیٹ بنتے ہیں وہ تمام مرض x سے جزوی مماثل ہیں۔ اسی تصوری کے تحت معاون دواؤں کی سمجھ آتی ہے۔ جب کائنات کے ہر شعبہ میں جمع ضرب جمع=جمع، منفی ضرب منفی=جمع وغیرہ کا قانون چلتا ہے تو ہومیوپیتھ اسے کیسے جھٹلا سکتا ہے؟ بھیا! ہومیو پیتھی چند نام نہاد نعروں تک محدود نہیں آپ کو یونیورسل سیٹ اور تقاطع سیٹ سے بھی بحث کرنا پڑے گی اور پورے الجبرا سے بھی۔ سلیشیا بھی چھینکوں کی دوا ہے اور سباڈلا بھی لیکن سباڈلا سلیشیا کا سب سیٹ ہے۔ اگر مسئلہ محض چھینکوں کا ہے تو سباڈلا بھی آرام دے دے گی اور اگر مرض کا دائرہ کار وسیع ہے اور سلیشیا کے پلان پر ہے تو سباڈلا صرف چھینکوں تک ہی محدود رہے گی۔

میں نے سیٹ E میں 11 اور 12 نامی علامات کا ذکر بھی کیا ہے۔ اگر دوا E پوٹینسی میں یا قلیل مقدار میں دی جائے گی تو وہ علامت 4,2 اور 9 سے بحث کرے گی 11 اور 12 کے مقام پر استعداد قبولیت نہیں ہے اس لئے وہاں کچھ نہیں کر سکے گی۔ یہ تفصیل نہ ختم ہونے والی ہے آپ میری کتب پڑھیں گے تو مزید وضاحت ہو جائے گی۔

میں نے اسی طرح کے نکات ماہنامہ معالج کی وساطت سے آپ لوگوں کے سامنے رکھنے تھے لیکن میں دھوکے میں مارا گیا۔ مجھے علم نہیں تھا کہ معالج کو تحقیق سے غرض نہیں وہ اپنے کمپاؤنڈ کی منڈیاں تلاش کرتا پھرتا ہے۔ معالج میری وہ بات شائع نہیں کرتا جس سے ہومیو پیتھی کا فائدہ ہو اور سٹورز کا نقصان ہو۔ آخر تنگ آکر میں نے لکھنا چھوڑ دیا۔ میں نے تو آپ لوگوں کو تبصروں میں بہت کچھ دینا چاہا تھا لیکن وہ بھی کاٹ دیا گیا۔ منڈی بہاؤالدین کے ڈاکٹر اعظم شاہد نے جو نکتہ اٹھایا ہے اب دیکھتے ہیں کہ کون گناہ کا گناہ سے علاج کر کے دکھاتا ہے؟

ظہور حسین صاحب! ہم ہومیو پیتھی سے بحث نہیں کر رہے بلکہ آٹو پیتھی اور نانو پیتھی سے بحث کرتے ہیں۔ ہومیو پیتھی کی بحث ecology سے ہے۔

آپ نے امام مسجد کی بات کی ہے۔ میں نے اپنی کتاب ڈیزیز اینڈ میڈیسن III میں بتایا ہے کہ اگر بیٹی کے لئے رشتہ تلاش کرنا ہو تو یہ دیکھ لینا چاہیئے کہ ہونے والی ساس لنگڑا کر تو نہیں چلتی۔ کیونکہ بڑھاپے میں گنٹھیا کا درد اچھے انسانوں کو نہیں ہوا کرتا۔ جب تک لوگوں کو آئینہ نہیں دکھایا جائے گا وہ راہ راست پر نہیں آئیں گے۔ اگر آپ کسی بھی کرپٹ عورت سے پوچھیں کہ اس کی کرپشن کا آغاز کیسے ہوا؟ تو وہ آپ کو بتائے گی ایک بوڑھا ریوڑیاں دے کر چمیاں لیتا تھا۔ میں نے تو ایسے بوڑھے کی ڈرگ پکچر بنا کر سامنے لائی ہے۔ کیا ایک سمگلر کا راز فاش نہ کیا جائے جو لاکھوں انسانوں کو معذور بنا رہا ہو۔ اگر کلاڈیم کی خارش والا امام مسجد ہو گا تو وہ بچوں پر "تحرک" بھی جھاڑے گا جو کلاڈیم کی علامت ہے۔ میں نے ایک کتاب میں لیکین کی ڈرگ پکچر دی ہے لوگ اس سے عبرت پکڑیں گے۔ سن بلوغت میں اگر لڑکی چھت پر نماز پڑھنے جاتی ہے تو ساتھ والی چھت پر لڑکا پتنگ بھی اڑا رہا ہوتا ہے دوا تو نیٹرم میور ہے لیکن لوگ آئندہ احتیاط تو کریں گے۔

آپ ہوں یا میں ایک پلاٹینا لڑکی کا سر درد سطحی کمپاؤنڈ سے ٹھیک نہیں کر سکتے۔ اگر لڑکی کے حالات ظلم کی طرف مائل ہیں تو پلاٹینا ایک کھرب بھی وقتی آرام دے گی۔ اگر آپ کے پاس اگنیشیا کی لڑکی آئے جو اپنی ساس سے تنگ ہو تو اگنیشیا اسے وقتی افاقہ دے گی اس کا علاج نہیں کر سکے گی۔ وہاں ضرورت ساس کے علاج کی ہے۔

ہومیو پیتھی یہ بتاتی ہے کہ منفی سلفر (ادیب، شاعر، صحافی، علماء) کیا ہوتے ہیں اور مثبت سلفر کیا ہوتے ہیں۔ سورۃ القلم کی 12,11,10 اور 13 آیات میں اناکارڈیم کی پوری تصویر ہے۔ دوسری طرف اللہ بار بار قسمیں کھاتا ہے کبھی ستاروں کی کبھی چاند کی کبھی سورج کی۔ ان آیات میں اللہ نے ایک برے شخص کی مثال دی ہے۔ منفی لیکس حکایات میں بات کرتا ہے اور اللہ بار بار ضرب اللہ، (اللہ مثال دیتا ہے) کہتا ہے۔ بھائی صاحب ہومیو پیتھی علامات اور دوا تک محدود نہیں۔ ہر کوئی ان کی Collection کرتا پھرتا ہے

جس طرح کا رشتہ ساس اور بہو کا ہے اسی طرح کا رشتہ جسم کے دو پلڑوں کا آپس میں ہے۔ ٹھنڈے پانی سے نہائیں تو جسم گرم ہو جاتا ہے۔ جسم کا گرم ہونا جسم کا Reaction ہے۔ دوا کی علامت نہیں۔ دوا یا پانی نے تو جسم کو ٹھنڈا کرنا ہے۔ یا تو بہو کو حوصلہ دیا جائے تو بہو ٹھیک ہو جائے گی اور یا ساس کو چپ کرایا جائے۔ دو صورتیں ہیں علاج کی۔ پھر کائنات کے ہر معاملہ میں جوڑے کا قانون ہے۔ ہومیو پیتھ کس طرح سنگل دوا کی بات کرتا ہے؟

"ہو میو دوا مادی ہے" یہ کتاب مارکیٹ میں آئے گی تو پھر اس سے بحث کریں گے۔ فی الحال یوں سمجھ لیں کہ مدر ٹنکچر تو ویسے مادی ہے اور پوٹینسی دوا کے حوالے سے ایسا ہے کہ اللہ ایک ہے اور اس کی Manifestation بھی ایک ہے لیکن دو پلڑوں میں سماء اور ارض یا امر اور خلق کے دو پلڑوں میں۔ دونوں پلڑے پھر ایک دوسرے کی اسی طرح Manifestation ہیں جیسے مالٹے کو درمیان سے آدھا کیا جائے۔ پوٹینسی دوا لہریں یا ہالہ مادہ کی سماوی حالت ہے۔ اگر آپ Mani festaion کا نام x رکھیں تو پھر آپ مادہ اور توانائی کہہ سکتے ہیں۔ اس کی تھوڑی سی تفصیل ڈیزیز اینڈ میڈیسن III میں ہے

انسانی فزیالوجی کو سمجھے بغیر ہومیو پیتھی کی سمجھ نہیں آ سکتی۔ اور ایلوپیتھک فزیالوجی اس سلسلے میں کوئی مدد نہیں کرتی اور ہومیوپیتھ کو تو وہ بھی نہیں آتی لیکن بسوں میں مسافروں کو مفت مشورے دینے سے باز نہیں آتا۔

آپ کو علم ہونا چاہیے کہ پاکستان میں ہومیو پیتھس کو 17 واں گریڈ جرمنی نہیں لینے دے رہی اور اس کے پیچھے ہیں مختلف فارمیسیاں۔ جب تک ہومیو پیتھ کو بنے بنائے کمپاؤنڈ ملتے رہیں گے وہ سٹڈی نہیں کرے گا جب سٹڈی نہیں کرے گا تو ٹی وی پر ایلو پیتھی سے بے عزتی کرائے گا۔

آپ جیسے مخلص لوگ سنگل ریمیڈی کے چکر میں اپنے اپنے کلینک بھی خراب کر بیٹھتے ہیں اور جن لوگوں کا ہومیو پیتھی سے دور کا بھی واسطہ نہیں وہ کمپاؤنڈ بنا کر سیٹھ بن جاتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ سطحی امراض کے لئے ہی کمپاؤنڈ فائدہ دیتے ہیں اور وہ ہومیو پیتھ خود بھی بنا سکتا ہے۔

چند دن پہلے ایک بچے کو سانپ نے کاٹ لیا لیکن اسے پتہ نہ چلا۔ میں نے زمینی کیڑا سمجھ کر لیڈم ۳۰ اور ہائی پریکم ۳۰ دی ساتھ ہی سرخی کو دیکھ کر بلاڈونا اور مرک سال دی۔ چاروں کا کمپاؤنڈ بنا کر دیا۔ شام کو بچہ دوبارہ آیا تو روپے کے برابر چھالا بنا ہوا تھا یعنی دوا نے زہر اکٹھا کر کے باہر پھینک دیا۔

اب میں کمپاؤنڈ کا کیسے انکار کروں؟

بائیو کیمک علاج علاج بالضد ہے۔ لیکن ہومیو پیتھ نے اس کو بھی ہومیو پیتھی میں گھسیڑا ہے۔ اگر آپ کے پاس حافظہ کی کمزوری کا مریض آئے تو آپ اسے انا کارڈیم دیں گے اس سے بات نہ بنے تو ایسڈ فاس دیں گے۔ میں ممکن ہے کہ دونوں کا کمپاؤنڈ دے دوں لیکن کمپاؤنڈ یا لیستھیم کارب خام حالت میں چینی کے شربت میں ملا کر دے گا۔ لیستھیم خام حالت میں نہ صرف دماغ کو جگاتی ہے بلکہ intuition بھی ہونے لگتی ہے۔ مریض سمجھے گا بڑے کام کی دوا ہے۔ جب چڑچڑاپن شروع ہو گا

پھر چونکہ اس نے سن رکھا ہے کہ ہومیو دوا کا سائنٹیفک نہیں ہوتا اس لئے چڑچڑے پن کی وجہ کچھ اور بتا بیٹھے گا۔

میں کہتا ہوں کہ اگر بچے کے بارے میں پتہ نہیں چل رہا کہ وہ بیلا ڈونا ہے کیموملا ہے چائنا ہے یا کلکیریا کارب تو چاروں دے دیں۔ اس کمپاؤنڈ پر کوئی خرچ نہیں آتا اور کوئی نقصان بھی نہیں اگر 30 میں دیا جائے۔ ہومیو پیتھ کمپاؤنڈ خریدتا کیوں ہے؟

یونینیمی دوابات کی طرح ہوتی ہے۔ آپ غصے میں ہیں میرا لطیفہ یونینیمی دوا کا کام کرے گا۔ اگر اس نے آپ کو ہنسا دیا تو ٹھیک اور اگر آپ غصے میں ہی رہے تو لطیفہ کچھ نہیں کر پائے گا۔ کمپاؤنڈ تو کیا مماثل دوا بھی اگر خام حالت میں دی جائے تو وہ نقصان دیتی ہے۔ چھوٹی طاقت میں کمپاؤنڈ نقصان دیتے ہیں۔ کیا ایسی باتیں منصور یوسف اپنے رسالے میں چھپنے دے گا۔ کیونکہ اس طرح ہومیو پیتھ جاگ جائے گا۔ "کیا یہ ہومیو پیتھی ہے" نامی اداریہ ایک گہری سازش تھی جو منصور یوسف کی چالاکی اور عین المفر کی مجبوری تھی۔ "مجربات ہومیو پیتھی" ڈاکٹر علوی کی ایک کتاب ہے۔ جو کام انہوں نے مجھے 50 روپے میں کر کے دیا وہ کام میں نے ایک سال میں کرنا تھا۔ میں کہتا ہوں کہ ہر ہومیو پیتھ کو کچھ نہ کچھ تحریری Contribution کرنا چاہئے خواہ اس کی شکل محض غلط شکوک ہی کیوں نہ ہوں کیونکہ ان سے نئی راہیں ملتی ہیں لیکن عین المفر صاحبہ ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت ہومیو پیتھی سے وفاداری ظاہر کرتے ہوئے ہومیو پیتھی کا بیڑہ غرق کر رہی ہیں۔ قاسم اور جعفری نام کے دو بے وقوف انھیں ملے ہوئے ہیں جو شوقیہ فنکار ہیں۔ بغیر خام دوا کے دوا بنانے کا فلسفہ میں نے معالج کو شائع ہونے کے لئے بھیجا تھا۔ وہ اس لئے شائع نہ ہوا کہ سٹورز کا نقصان ہے۔

ڈھیروں دعاؤں کے ساتھ اجازت چاہتا ہوں۔ آئندہ اگر خط لکھیں تو جوابی لفافہ نہ بھیجیں۔ اپنی جیب سے خط کا جواب دینا میرا فرض بنتا ہے۔

والسلام خیراندیش

گلزار احمد

قارئین! آپ میں سے جو لوگ Intelligence اور Wisdom کا مفہوم سمجھتے ہیں ان کے لئے یہ جاننا مشکل نہیں کہ بے وقوفی کیا ہوتی ہے؟ میرے لئے ماہنامہ معالج کے دونوں نام نہاد سکالرز کو بے وقوف تو کیا senile Dementia ثابت کرنا بھی کوئی مشکل نہیں، خود ان کی تحریریں موقع فراہم کرتی ہیں۔

محترم بھائی ڈاکٹر انعام الحق صاحب

بنوری ٹاؤن کراچی

السلام علیکم۔امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔آپ کے اشعار بہت پسند آئے۔آپ کے بچے بہت خوش قسمت ہیں کہ انھیں آپ جیسا خوبصورت اور زندہ دل باپ ملا۔یہی کچھ میں بھابھی صاحبہ کے بارے میں بھی کہوں گا۔کراچی کا نور تو اللہ کی مرضی کے راست متناسب ہے۔

آپ نے لکھا ہے کہ دقیق مسائل کے بجائے کلنیکل نمیں والی کتب شائع کروں تو عرض ہے کہ جس طرح ڈاکٹر ہانمن کو ایلوپیتھی نے مایوس کیا تھا، اسی طرح آج کی تمام پیتھیوں نے مجھے مایوس کیا ہے۔میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ مرض ذہنی ہو یا جسمانی، اگر تو اس کا محرک ابتلاء ہے تو اس کا علاج ہو سکتا ہے اور اگر اس کا محرک مصیبت ہے تو پھر اس کا علاج اتنا آسان نہیں

بھیا! بات کچھ یوں ہے کہ انسانی معاشرہ کی ساخت ایک خلیہ کی طرح ہوتی ہے اور اس میں کسی کی صلاحیتیں DNA جیسی ہوتی ہیں کسی کی RNA جیسی کسی کی سائیٹو پلازم کے اجزاء جیسی۔ سائٹو پلازم میں بھی کوئی مائٹو کونڈریا کی طرح اہم ہوتا ہے اور کوئی محض ایک معمولی ذرہ۔میں یہ نہیں جانتا کہ میرا تعلق سائٹو پلازم سے ہے، RNA سے ہے یا DNA سے کیونکہ میری جوانی کا پہلا سال 14 مارچ 1995 کو شروع ہو گا۔لیکن اتنا بہر حال جان گیا ہوں کہ میری اناٹومی ایک ایسے آدمی والی نہیں جس نے پکوڑے بیچے اور مر گیا۔اللہ مجھ سے کوئی کام لینا چاہتا ہے اور کام بھی شاید بہت دلچسپ ہے۔

اللہ نے میری شکل ایسی بنائی ہے کہ ہر کوئی مجھ پر اعتبار کر سکتا ہے۔یہی حال میری تحریر اور گفتگو کا بھی ہے۔میں نے شکل اور زبان کو بیچ کر بہت پیسہ کمایا ہے۔اب تحریر کو بیچ کر بھی پیسہ کما سکتا ہوں۔لیکن یہ سارا کچھ اللہ کو منظور نہیں تھا۔انعام بھائی! میں آنے والوں کے لئے ایک عبرت کا نشان بن گیا ہوں۔میں راسپوٹین کو پڑھ رہا تھا کہ اس کے پاس پیدائشی Hypnotinzing پاور تھی۔اس دیہاتی بچے کو اللہ نے اتنی طاقت دی تھی کہ وہ زار روس کے محلوں میں پہنچے لیکن اس نے اپنی طاقت کا منفی استعمال کیا۔میں نے سوچا کہیں ایسا نہ ہو کہ میری حیثیت بھی کچھ ایسی ہی ہو اور میں اپنی صلاحیتوں کو تباہ کر ڈالوں۔طارق عزیز ایک معمولی اناٹومی نہیں۔اسے اللہ نے مصلح ہونے کی صلاحیت دی لیکن اس نے ہاتھ میں ڈنڈ کی پکڑ لی اور عوام کو نچا رہا ہے۔

اللہ کسی سے اس کی استعداد سے زیادہ کام نہیں لیتا لیکن جتنا کسی کو دیتا ہے اتنی ہی اس سے out put لیتا ہے۔ اگر جہانگیر اکبر کے گھر پیدا ہوتا ہے اور اسے پیدائشی بادشاہت ملتی ہے تو ہندوستان کی کل عوام کی ذمہ داری بھی اسی پر ڈالی جاتی ہے۔ انسانی معاشرہ میں میری حیثیت خواہ کتنی ہی کم کیوں نہ ہو اپنے فرائض سے انصاف کرنا آسان بات نہیں۔ مجھے اتنی فکر حقوق کی نہیں ہوتی جتنی فرائض کی ادائیگی کی ہوتی ہے۔ ہر روز دو چار کوتاہیاں ہو جاتی ہیں اور اپنے آپ کو پختہ کرنے میں لگا ہوا ہوں۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ میں نے کئی دفعہ بھاگنا چاہا لیکن جب بھاگ نہ سکا تو یقین ہو گیا کہ کوئی کام ہے جو اللہ مجھ سے لینا چاہتا ہے۔ جب کام کا پتہ چلا تو معلوم ہوا کہ میں منفی انداز اختیار کروں یا مثبت، اللہ میرے ہاتھوں ایک نئے دور کا آغاز کرانے والا ہے۔ نیا دور کیا ہے؟ اس سے بحث کرنے سے پہلے آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ انسان منفی ہو یا مثبت اللہ اپنا کام کس طرح کرا لیتا ہے؟ اس کا آسان سا جواب یہ ہے کہ ڈاکٹر عبدالسلام سے اللہ نے ایک کام لینا تھا وہ اس نے لے لیا اور عبدالسلام نے آخرت کے بجائے دنیا مانگی تھی اللہ نے اسے دنیا دے دی۔ ایک اچھا انسان جوں ہی اپنا کام ختم کرتا ہے اللہ اس کے ذہن اور جسم کے بے حس ہونے سے پہلے اسے اوپر اٹھا لیتا ہے۔

میں اور میری بیوی خواہ اچھے ہیں یا برے، اس سے ہماری اولاد کی اناٹومی پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ان سے ان کی اناٹومی کا حساب لیا جائے گا۔ فرض کریں کہ میں ایک انتہائی برا آدمی ہوں اور اس برائی کے نتیجے میں میرا بیٹا اندھا پیدا ہوتا ہے تو میرے بیٹے سے حساب اس کی صلاحیتوں کا لیا جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ ہماری برائیوں سے کائنات کا کچھ نہیں بگڑتا۔

آپ جانتے ہیں کہ اس وقت انسان مشاہداتی اور تجرباتی دور سے گزر رہا ہے۔ ایک الیکٹرانک انجینئر بھی ٹی وی ٹھیک کر لیتا ہے اور ایک ان پڑھ مکینک بھی۔ قانون کسی کے پاس بھی نہیں۔ یہ بات شاید آپ کے لئے حیرت کا باعث ہو گی کہ ازجی پر ہزاروں کتب لکھی جا چکی ہیں لیکن ازجی کیا ہے یہ دنیا کا ایک شخص بھی نہیں جانتا۔ مجھ سے اللہ جو کام لینا چاہتا ہے وہ یہ ہے کہ میں بنیادی قوانین جو قرآن کی شکل میں دیئے گئے ہیں ان کی از سر نو تشریح کی بنا ڈالوں۔ مثلاً عیسیٰؑ کی پیدائش کے بارے میں قرآن پاک میں جو کچھ لکھا ہے اس سے کچھ لوگوں نے یہ مفہوم نکالا کہ عیسیٰؑ کی پیدائش بن باپ کے ہوئی اور کچھ نے مفہوم نکالا کہ " مریمؑ " کی شادی ہوئی۔ دونوں سکول اپنی اپنی بات کو ثابت نہیں کر سکتے۔ میں نے کائنات سے شواہد اکٹھے کر کے یہ بتانا ہے کہ قرآن جو ظاہراً کہتا ہے وہ ٹھیک ہے۔ اگر میں کہوں کہ عیسیٰؑ کا باپ نہیں تھا تو ایک غیر مسلم مجھ سے ثبوت مانگے گا۔ میں قرآن پاک سے روئی

کمانے والے علمار کی طرح یہ کہہ کر بات ختم نہیں کروں گا کہ "تم کافر ہو" اگر میں کہوں کہ ایسے درجنوں افراد (خواتین و حضرات ہیں جو ہم بستری کرتے بھی ہیں اور کراتے بھی ہیں، لڑکیاں لڑکے بن جاتے ہیں، ہیجڑے پیدا ہوتے ہیں تو یہ بھی مشاہداتی ثبوت ہے۔میں جانتا ہوں کہ کنواری لڑکی کے ہاں لڑکا پیدا کیا جا سکتا ہے اور چند سالوں کے اندر اندر آپ کو مغرب سے یہ خبر مل بھی جائے گی لیکن میرا سوال یہ ہے کہ اس کے پیچھے بنیادی قانون کونسا ہے۔ مغرب کنواری لڑکی کے ہاں بیٹا پیدا کرائے گا لیکن اس کے پاس قانون نہیں ہو گا۔ اس کے ساتھ ہی آپ کو یہ خبر بھی ملے گی کہ مرد کے ہاں بچی پیدا ہوئی ہے۔ اگر Ovaries میں اینڈروجینز کی سیکریشن غیر معمولی حد تک بڑھادی جائے تو Ova کی بجائے زائگوٹ بنایا جا سکتا ہے۔

عیسیٰؑ کی پیدائش کا تعلق میڈیکل سائنس سے ہے۔ کیا میں اس کام کو چھوڑ کر ایک ہومیو پیتھ کو کلینیکل نہیں دے کر خوش کرنے کی خاطر یہ کام چھوڑ دوں؟ عیسیٰؑ پھونک مار کر مریضوں کو ٹھیک کرتے تھے اور مردوں کو زندہ کرتے تھے۔ کیا کمپاؤنڈر سے علاج کرنے والے (60) روپے یومیہ کمانے والے ہومیو پیتھ کی خوشی کی خاطر میں اس سماوی مادہ (یونیمی دوا) سے بحث چھوڑ دوں۔

یہ بات خالی از دلچسپی نہ ہو گی کہ نبی اکرمؐ کی پیدائش تک انسان کا پرائمری ایکشن ہے اور اب سیکنڈری ایکشن ہے۔ جو جو کچھ پرائمری ایکشن میں انبیاءؑ نے کر دکھایا وہ سب کچھ سیکنڈری ایکشن میں تجرباتی طور پر ہو رہا ہے۔ اللہ کسی کے ساتھ ناانصافی نہیں کرتا۔ مشرق وسطیٰ کا پلڑا پرائمری ایکشن میں بھاری رہا اور انبیاءؑ مبعوث ہوئے اور اب سیکنڈری ایکشن کی کارکردگی یورپ کو دی گئی ہے۔ آپ کو ایک مزے کی بات بتاؤں کہ اگر سائنس سلفر اور فاسفورس کی ساختوں کے دماغوں پر تجربات کرے تو اسے معلوم ہو گا کہ نبی اکرمؐ کے وصال کے بعد کسی انسان کی دماغی اناٹومی میں نبوت کی گنجائش ہی نہیں۔ یعنی اب ان دماغی خلیات کا پلڑا بھاری ہے جن میں تجربہ زیادہ ہے intuition کم ہے۔ احمدی حضرات کو چند سالوں کے اندر اندر معلوم ہو جائے گا کہ آج سیکنڈری ایکشن کے انسانوں کے دماغ کی بناوٹ ہی ایسی نہیں کہ ان پر پرائمری ایکشن والے اسرار و رموز کھلیں۔ جس طرح پرائمری ایکشن والوں کو ہوائی جہاز کی سیر نصیب نہیں ہوئی۔ اسی طرح سیکنڈری ایکشن والے وہ مزے نہیں لوٹ سکتے جو پرائمری ایکشن والوں کو تھے۔ اگر وہ مزے لوٹنے ہوں تو پھر مراقبہ کرنا پڑے گا اور مراقبہ کرنے سے انسان شریعت کا پیروکار نہیں رہ سکتا۔ ہومیو پیتھی محبت کی تصویری ہے اور Ecology سے بحث کرتی ہے۔ میں اس کو صرف نسخوں تک محدود نہیں رکھ سکتا۔ میں نہیں جانتا

کہ میں اپنا کام مکمل کر پاؤں گا یا صرف بنا ہی ڈال سکوں گا لیکن مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ
پیتھس نے "کیوں اور کیسے" سے بحث شروع کی دی ہے۔ جب میں نے ڈیزیز اینڈ ریمیڈی
دیباچہ لکھا تھا تو مجھے علم نہیں تھا کہ میں یہاں تک پہنچ جاؤں گا۔ وہ کتاب میں نے صرف اس لیے
تھی کہ لوگ ہومیو پیتھک کورس کر لیتے ہیں لیکن ان کے پاس کلینک کھولنے کا توصلہ نہیں
ممکن ہے کہ میری کوشش سے انھیں توصلہ مل جائے۔ اب منزل کا تعین تو ہو گیا ہے کہ میں
کائنات کا جیو میٹریکل پلان کاغذ پر رکھنا ہے جس کی وجہ سے انسان اور کائنات کی رفتار برابر ہو جاتی
لیکن یہ نہیں جانتا کہ اس کی تکمیل میں نے کرنی ہے یا کوئی اور خوش نصیب ہو گا۔

قرآن پاک میں ہے "وہ سبقت لے جانے والے، اور کیا بات ہے سبقت لے جانے والوں کی"
اللہ جب مجھے یہ سبقت حاصل کرنے کا موقع فراہم کر رہا ہے تو میں اس موقع سے فائدہ کیوں نہ اٹھاؤں
آج جن لوگوں کو میری بات کی سمجھ آ جائے گی اور اپنے اپنے طور پر جہاد کریں گے اور لوگوں کو بتائیں
گے کہ ان کے امراض کا سبب گناہ ہیں تو وہ سبقت لے جانے والوں میں سے ہوں گے۔ یہاں یہ بات
آپ کو بتاتا چلوں کہ میری باتوں کی سمجھ ہر ایک کو نہیں آئے گی لیکن جن کو سمجھ آئے گی ان کا
امتحان معمولی نہیں۔ یوں سمجھ لیں کہ جن کو میری باتوں کی سمجھ آ گئی ان پر ذمہ داری عائد ہو گئی
اگر وہ منفی رہے تو کام تو ان سے اللہ نے لینا ہی ہے انھیں دنیا مل جائے گی آخرت نہیں ملے گی۔

یہ سبقت لینا اتنا آسان نہیں ہوتا۔ میں نے تو یہاں تک بھی سوچ رکھا ہے کہ پولیس کا ان پڑھ
سپاہی نہیں جانتا کہ گلزار راہ حق پر ہے یا نہیں اس بے چارے کا کام تو صرف جوتے مارنا ہے اور وہ حکم
کا پابند ہے۔ آپ تو صرف کلینک کے بیوہ ہونے کی بات کرتے ہیں۔ میں نے تو یہاں تک سوچ رکھا
ہے کہ پھانسی ہو یا جیل اور یا پولیس کے جوتے، اللہ مجھ پر میری استطاعت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالے
گا۔

میں اس وقت کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ رہا ہوں جب ایک ایسا کمپیوٹر تیار ہو گا جو مرکزی
رہ کر پانچ ارب انسانوں کی ہر حرکت کو کنٹرول کرے گا۔ میں اپنے آپ کو صرف دوا اور علامت تک
کیوں محدود کروں؟ میری جواب دہی اللہ کے سامنے ہے مجھے لوگوں کی خوشنودی سے کیا غرض؟ میں
نے قوانین قدرت کے درمیان inter- relation کو Find out کرنا ہے اور مجھے غرض
ہے تو صرف اس بات سے کہ میں اور میرا ماحول قوانین قدرت کا پابند ہے یا نہیں؟۔

جو پچھلے چند سو سال گزرے ہیں وہ رات، جمہوریت، عورت کی طرح تھے اب ایک نئے دور کا آغاز ہونے والا ہے یہ دور دن، امر، مرد کا ہو گا۔ اس میں قوانین سے بحث ہو گی۔ اگر اس دور کا آغاز اللہ مجھ سے کرا رہا ہے تو مجھے ضرورت کلینک کی نہیں استقامت کی ہے۔ استقامت کے لئے میرے حق میں دعا کرتے رہا کریں۔

لوگ مجھ پر اعتراض کرتے ہیں کہ میں یہ بات کیوں کہتا ہوں کہ زیادہ عمر پانے والا گناہ گار ہوتا ہے اور میرے پاس ان کے لئے یہ جواب ہوتا ہے کہ وہ آدھی رات کو سردی میں بغیر ہیٹر کے اور گرمیوں میں بغیر پنکھے کے، 20 رکعت میں سورۃ یسین یا کوئی لمبی سورت پڑھیں۔ اگر وہ درمیان میں غلطیاں نہیں کریں گے تو احتیاط کے لئے ذمہ داری اور اگر غلطیاں کریں گے تو کام لمبا ہوتا چلا جائے گا۔ اگر آدمی 16 رکعت پڑھ لے تو جی چاہتا ہے کہ کب 20 رکعت پوری ہوں۔ 20 رکعت کی زندگی بہت دشوار کام ہے۔ out put کے بارے میں ہر سیکنڈ پر احتیاط۔ پانچ ارب انسانوں میں سے کوئی بھی آدھا گھنٹہ پوری احتیاط کے ساتھ میرے ساتھ گفتگو کرے تو میں اس کی گفتگو سے اسے منافق بھی ثابت کر سکتا ہوں اور مشرک بھی۔ سورۃ ماعون ہم نام نہاد مسلمانوں کے لئے ہی ہے۔ میں لوگوں کو دواؤں سے ٹھیک نہیں کر سکتا۔ صرف Palliate کر سکتا ہوں اور Palliation کا مطلب ہوتا ہے مرض کو جسم سے مائنڈ کی طرف بھیج دینا۔ میں آپ کو ایک مثال دیتا ہوں۔ اگر اناکارڈیم کا مریض جسمانی طور پر بیمار ہے تو اناکارڈیم اس کے مرض کو نکالتی جائے گی اور ساتھ ساتھ مائنڈ سے بچا کھچا مرض بھی جسم پر وارد ہو گا۔ اگر اناکارڈیم کو Palliate کیا جائے گا تو مرض جسم سے مائنڈ کو منتقل ہو جائے گا اور مریض کو جسمانی طور پر تو کوئی تکلیف نہیں ہو گی لیکن ظالم اور قاتل بن جائے گا اور ظالم ہونا بھی ایک مرض ہے۔

جب تک کائنات کی ہر شے کی inter-related فزیالوجی کو نہ سمجھا جائے ہم مریض کا علاج

بیوی بچوں کی روٹی سے غرض نہیں ہو گی۔ ایسے کیس پر محنت کرنا جہاد ہے لیکن مریض کو شعور نہیں ہوتا اور وہ بھاگ جاتا ہے۔ یہی تو وہ مقام ہے جہاں بھرپور طریقے سے out put دی جا سکتی ہے اور ہم لوگ چند پیسوں کی خاطر کبھی خام دواؤں کے کمپاؤنڈ مریض کو دے رہے ہوتے ہیں اور کبھی فارمیسیوں میں یہ انسانیت سوز کام کر رہے ہوتے ہیں۔

جب میں نے اللہ سے دعا مانگی تھی کہ یااللہ مجھے رزق حلال دے تو قانون مماثلت کے تحت گناہ گار مریض میرے پاس آنے بند ہو گئے۔ میں جان گیا کہ جیسا میں ہوں ویسے ہی میرے پاس مریض آتے ہیں۔ اگر میں اچھا بن جاؤں گا تو برے مریض میرے پاس نہیں آئیں گے۔ اب ہو گا کیا؟ پہلے مجھے لوگوں کو اچھا کرنا پڑے گا۔ ان کے اندر اچھائی کے لئے استعداد قبولیت پیدا کرنا پڑے گی۔ جس طرح ایک کمپاؤنڈ یا اپنے کمپاؤنڈز کی تشہیر پہلے کرتا ہے اسی طرح مجھے پہلے نیکی Deliver کرنا پڑے گی۔ میں صفر پر چلا گیا۔ تب پتہ چلا کہ نیکی کے ماتحت تو کوئی ایک مریض بھی نہیں۔ جب سلیٹ پوری طرح صاف ہو گئی تو پھر اب میرے پاس وہ مریض آنے لگے ہیں جن کو اپنے کئے کی سزاؤں کا علم ہو گیا ہے۔ وہ نیک ہونا چاہتے ہیں اپنے آپ کو ٹھیک کرنا چاہتے ہیں۔ پہلے میں مریضوں کو تھوجا cm کی ایک خوراک دے کر ساتھ پانچ بوتلوں میں خالی گولیاں دیتا تھا اور 150 روپے فی ہفتہ لیتا تھا۔ زیادہ پیسے بنانے کے لئے ساتھ کچھ ایونیا سٹیوا جیسے مدر ٹنکچر بھی دیتا تھا۔ 27 سو روپے سے لے کر 45 سو روپے تک بٹور لیتا تھا۔ اب میں مریض کو صرف دوا لکھ دوں تو وہ خود ہی 150 روپے نکال کر دے دیتا ہے۔ میں اس پر محنت کرتا ہوں اور اللہ اسے شفا دیتا ہے۔ میں مریض کو آئینہ دکھاتا ہوں۔ اگر آج اسے سمجھ نہ آئے تو چند دنوں بعد جب کوئی واقعہ اس کی زندگی میں آتا ہے تو میرا بتایا ہوا قانون مکافات عمل اسے یاد آ جاتا ہے۔ اور جب دوبارہ آتا ہے تو زیادہ استعداد قبولیت لے کر آتا ہے۔

ابھی جب میں آپ کو خط لکھ رہا تھا تو ایک لڑکی اپنی خالہ کے ساتھ آئی۔

لڑکی pure پلاٹینا تھی۔ مجھے کہنے لگی "آپ سمجھ ہی نہیں پا رہے جہاں سے میں بول رہی ہوں" لڑکی کے گالوں پر کرپشن والے کیل، تھوڑی دیر پہلے اس نے اپنی محبت کے بارے میں اظہار کر دیا۔ نماز نہیں پڑھتی، آنکھیں پھٹی ہوئی اور بے حیا اور کہہ رہی ہے " آپ میری بات سمجھ ہی نہیں پا رہے" وہ دوا لینے نہیں آئی تھی بلکہ ویسے ہی اپنی خالہ کے ساتھ آئی تھی۔ جب میں نے اس کی باتوں کی تردید کی تو اس کے لئے بیٹھنا مشکل ہو گیا اور جاتے ہوئے کہنے لگی " ڈاکٹر صاحب! آپ میری بات سمجھ ہی نہیں پائے" اگر اس لڑکی کو سر درد ہو جائے تو جب

تک اسے انسان نہیں بنایا جائے گا اس کا سر درد ٹھیک نہیں ہو سکتا۔ اور اگر اسے انسان بنا دیا جائے تو پھر دوا کی ضرورت نہیں رہ جاتی۔ سر درد خود بخود ٹھیک ہو جائے گا۔ بھیا! میں ان خطوط پر کام کر رہا ہوں۔ ورنہ وقتی افاقہ سے پیسہ کمانے کا میرا ٹارگٹ 60 ہزار روپیہ ماہوار تھا اور دو سالوں میں میں نے 25 ہزار کا ٹارگٹ پورا کر لیا تھا۔

قانون ماثلت کا ایک بڑا مزہ ہے۔ جیسا جنوبی پول دیں گے شمالی پول سے ویسی ہی شے بن جائے گی۔ Giving hand میری کتاب نے جہاں پہنچنا ہے وہاں ہر حال میں پہنچ جاتا ہے۔ اس لئے میں ماہنامہ معالج کی طرح طلباء کے لئے صفحہ مختص نہیں کرتا کہ طلباء جوں ہی کالج سے نکلیں ماہنامہ معالج کو خیر خواہ سمجھ کر کینٹ فارمیسی کے کمپاؤنڈ خریدنے لگیں۔ جن لوگوں کے پاس میری باتوں کے لئے استعداد قبولیت ہے، انھیں میری مجاز بھی پسند ہوتی ہے۔ اس لئے میں ناامید نہیں ہوں۔ آج میں اس پوزیشن میں ہوں کہ اگر مجھ سے ڈپلومہ لے لیا جائے میری کلینک سے دوائیں باہر پھینک دی جائیں تو بھی میں مریضوں کا علاج کر سکتا ہوں اور مریض میرے پاس آتے رہیں گے۔ میں نے تو صرف انہیں یہی بتانا ہے کہ انہوں نے فلاں فلاں پوائنٹ پر out put کو بلاک کر رکھا ہے اسے جاری کر دیں تو ٹھیک ہو جائیں گے۔

آخر میں آپ کو ایک مزے دار تھیوری دے رہا ہوں اس پر خود بھی کام کرنا ہے اور اپنے دوستوں سے بھی کہنا ہے کہ اپنے اپنے مشاہدات کی Collection کریں

سلفر	سلیشیا	فاسفورس	کاربن
اندرونی جلال	بیرونی جمال	بیرونی جلال	اندرونی جمال

علم	حسن	حکمرانی	دولت
لینے والا	دینے والا	دینے والا	لینے والا

باقی تمام دوائیں ان چاروں میں سے ایک ایک کے اندر آتی ہیں۔ سلفر اور فاسفورس سماوی ہیں اور سلیشیا اور کاربن ارضی ہیں۔ ہر انسان کو ایک سماوی پول ملتا ہے اور ایک ارضی۔ مثلاً میں سلفر + سلیشیا ہوں تو جس لڑکی کی میرے ساتھ شادی ہوگی یا ہوئی وہ فاسفورس + کاربن ہوگی۔ اگر ایک مرد فاسفورس + کاربن ہے تو اس کی شادی سلفر + سلیشیا سے ہوگی۔ اس کو آپ ایک اور طرح سے بھی سمجھ سکتے ہیں۔

سلفر سلیشیا فاسفورس کاربن

اگنیشیا پلسٹیلا نکس۔ سیپیا سٹانی

کوئی بھی انسان خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ اسے ایک جوڑا ملتا ہے اور اس کی صلاحیتوں کو استعمال کے دوسرا جوڑا اس نے لینا ہوتا ہے۔ بیوی کے لئے میاں اور میاں کے لئے بیوی ماحول کی بنا ہوتے ہیں۔ مثلاً میں سلیشیا کے پوائنٹ سے ارض دوں گا اور سلفر کے پوائنٹ سے علم لوں گا۔ پھر فاسفورس کے پوائنٹ سے نکم کی Delivery کروں گا اور کاربن کے پوائنٹ سے ارض لوں گا خواہ کوئی فاسفورس ہو یا سلفر پہل امر (سمار) کو کرنا پڑتی ہے خواہ معاملہ میاں بیوی کا ہو یا انسان اور ماحول کا۔ جن خواتین کا کاربن کا پوائنٹ بھاری ہوتا ہے ان کے سر پر بال کم ہوتے ہیں اور دولت کم ہوتی ہیں اور جن لڑکیوں کے سر کے بال زیادہ ہوتے ہیں خواہ وہ اگنیشیا ہوں یا سیپیا یعنی جلالی ہوں تو ان کے پاس دولت کم ہوتی ہے۔

فرض کریں کہ عورت سلفر سلیشیا ہے اور سلفر کا پلڑا بھاری ہے تو لڑکی مردانہ صفات کی مالک ہو گی اور اس کی شادی فاسفورس + کاربن ایسے سے ہو گی جس میں مردانگی کم ہو گی یعنی کاربن کا پلڑا بھاری ہو گا۔ ایسا مرد زنانہ عالم چینزن کا ہو گا۔

اگر کسی مرد کو ارض زیادہ مل جائے تو اس کی شادی نہیں ہو پاتی۔ اسی طرح اگر کسی عورت کو سما زیادہ مل جائے تو اس کی شادی نہیں ہو پاتی۔ عورت کو جو مرد سے ملنا ہوتا ہے وہ اسے اناٹومی میں ہی مل جاتا ہے۔ ایسی عورت کے روزگار کا کوئی نہ کوئی ذریعہ بن جاتا ہے

سلفر اور کاربن intrevert ہیں اور فاسفورس اور سلیشیا extrovert ہیں۔ اس حوالے سے دواؤں کی درجہ بندی کرنی ہے اور کلینیکل مشاہدات سے یہ جاننے کی کوشش کرنی ہے کہ اگر عورت امونیم کارب ہو تو اس کی شادی کس ساخت کے مرد سے ہو گی۔ اگر پلاٹینا لڑکی میں جلال زیادہ ہے تو کس ساخت کے مرد سے اس کی شادی کرائی جائے کہ طلاق کی نوبت نہ آئے۔ یہ بات ذہن میں رکھنی ہے کہ کسی سلفر سلیشیا کی شادی سلفر سلیشیا سے نہیں ہو سکتی۔ اس طرح ہومیو پیتھی ہمارے بچوں کا مستقبل متعین کر سکے گی۔

تھوڑی وضاحت مزید کرتا ہوں کو کہ اس سے آپ کا کام مزید بڑھ جائے گا۔ اور پھر دیکھوں گا کہ کیسے آپ مجھے کہتے ہیں "کلینک کو بیہودہ نہ کروں"

میں سلفر + سلیشیا ہوں۔ میری بیوی فاسفورس + کاربن ہے۔ میرا بیٹا فاسفورس +

کاربن ہے اور بیٹی سلفر + سلیشیا ہے۔ بیٹے کی شادی سلفر + سلیشیا سے ہوگی میں نظریاتی ہوں تو وہ تجرباتی ہوگا۔ میری بیٹی کی شادی فاسفورس + کاربن سے ہوگی جو نظریاتی نہیں بلکہ تجرباتی ہوگا۔

اگر دو سے زیادہ بچے ہوں تو ان کا تعین بھی ہو سکتا ہے۔ اس تصویری کے تحت یہ بھی معلوم کیا جاسکتا ہے کہ فلاں ساخت کے آدمی کی تاریخ پیدائش کیا ہے بلکہ یہاں تک کہ اس کی پیدائش کا وقت کیا ہے۔ اب بتائیں کہ میں پیسہ کماؤں یا Data اکٹھا کر کے آنے والی نسلوں کو سدھارنے کے لئے کام کروں۔

کبھی آپ کو وقت ملے تو انڈیا کا ایک گانا ویڈیو پر ضرور دیکھنا۔ گانے کے بول ہیں

رک جائے ہوا تھم جائے بہار

اس گانے کی جو Scenery ہے میں اسے جنت کہا کرتا ہوں۔ مجھے انتظار اس وقت کا ہے کہ کب میں اپنا کام ختم کروں اور مر جاؤں اور مجھے آگ کے شعلوں کے بجائے اس گانے والی Scenery نصیب ہو جائے جو وقتی نہیں بلکہ ابدی ہے۔ کیا یہ خوش نصیبی کم ہے کہ میرے بچے آدھی رات کو خود ہی اٹھ کر نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں اور مرچوں کے ساتھ روٹی کھا کر بھی احساس کمتری کا شکار نہیں ہوتے۔

میں سلفر کے جلال کے ساتھ ساتھ سلیشیا کی حسن پرستی بھی اپنے اندر رکھتا ہوں اس لئے اللہ کو منظور ہوا تو آپ کا حسین چہرہ دیکھنے کراچی ضرور جاؤں گا (اب پتہ نہیں " آؤں گا لگتا ہے یا جاؤں گا" اردو کمزور ہے)

ہاں یاد آیا۔ انبیاءؑ بھی دو قسم کے تھے۔ ایک سلفر (جمالی) اور دوسرے فاسفورس (جلالی) مثلاً یوسفؑ جمالی تھے اور عیسیٰؑ جلالی تھے۔

والسلام

خیر اندیش

گلزار احمد

قارئین! جب میں پرائمری سکول میں پڑھتا تھا تو ساتھ والے گاؤں کے لڑکوں کے ساتھ ہماری ان بن تھی۔ میں ایک دن اس گاؤں میں گیا تو اس گاؤں کے لڑکوں نے میری خوب پٹائی کی۔ ساتویں کلاس میں معاشرتی علوم کے استاد نے مجھے 137 چھڑیاں لگائیں۔ اس نے کہا کہ میں معافی مانگ لوں مگر میں نے معافی نہ مانگی آخر اس کے منہ سے جھاگ بہنے لگی اور اس نے چھوڑ دیا۔ دراصل میں نے اسے ایک غلط کام کرتے دیکھ لیا تھا اور باقی لڑکوں کو بتادیا تھا جس سے اس کی بدنامی ہوئی۔ مجھے پتہ تھا کہ وہ مجھے مارے گا اس لئے گنتی کرتا رہا۔ آٹھویں کلاس میں ریاضی کے استاد نے پندرہ منٹ لگاتار جوتے مارے۔ آٹھ دس جوتے اور آٹھ دس چھڑیاں تقریباً روز کھاتا تھا۔ ائر فورس سے بھاگ کر جیل گیا۔ مارچ 1992 میں فیٹل ایکسیڈنٹ ہوا جس میں موت کو آنکھوں کے سامنے دیکھ لیا۔ پھر قرآن پاک کھولا تو پہلے اللہ نے کہا کہ راتوں کو قیام کرو اور کم کھاؤ تاکہ تمہارے اندر مزید استقامت پیدا ہو۔ اس نے مجھے بتایا کہ جو آدمی رات کو کھڑا ہوتا ہے اس کا مقابلہ وہ نہیں کر سکتا جو آدمی رات کو سوتا ہے۔ (مزمل) پھر اشارہ ملا کہ اب اٹھ کھڑے ہو (مدثر) ساتھ ہی اللہ کا یہ حکم ملا کہ اپنی جان، مال اور اولاد اس کے ہاتھ بیچ دوں وہ بھی بیچ دیں۔ بیوی بچوں نے بھی کوئی تعرض نہ کیا۔

امراض کی بنیادی وجہ Biocking of output ہے۔ اگر زندگی رہی تو قرآن پاک کی مدد سے میں نے ایک ایسا نظریہ دینا ہے جس کے تحت انسان اللہ کو ماننے یا نہ ماننے وہ اپنی output کو بلاک کر ہی نہیں سکے گا۔ جب output بلاک نہ ہو تو مرض کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ انسان برا ہونے کے باوجود تحفظ اور اطمینان چاہتا ہے۔ انسانوں کو وہ نظریہ اچھا لگے گا لیکن out put کو بلاک کرنے والوں نے مزاحمت کرنے کی کوشش کرنی ہے اس کے لئے میں نے اپنے آپ کو چھڑیوں اور جوتوں کے لئے تیار کر لیا ہے

میں مر جاؤں، مارا جاؤں یا غائب کر دیا جاؤں آپ میں سے جو جو سلفر، لیکس، فاسفورس اور اناکارڈیم ہیں وہ ارض و سماء کے درمیان potential difference تقدیر اور تدبیر کا فلسفہ اور قوت کی تقسیم پر کام کرتے رہیں۔ مذکورہ چاروں دواؤں کو میں ان کی مثبت qualities کے حوالے سے لے رہا ہوں۔ یہ افراد جب مثبت ہوتے ہیں تو مومن ہوتے ہیں۔

مجھ پر سال چھ ماہ بعد نیند کی حالت میں ایک کیفیت طاری ہوتی ہے اس میں میرے جسم کی ساری

قوت کانوں میں آ جاتی ہے اور یوں لگتا ہے جیسے سارے جسم سے جان اکٹھی ہو کر کانوں کی طرف آ رہی ہے۔ وہ لمحے مجھ پر انتہائی ثقیل ہوتے ہیں۔ اس کیفیت کا مجھے فائدہ یہ ہوتا ہے کہ قرآن پاک اور کائنات کے لئے میری Perception power بڑھ جاتی ہے۔ مرزا غلام احمد ایسی ہی نشانیوں سے مار کھا گیا۔

زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔ میں سلفر، ٹیلکس اور اناکارڈیم کو ایک بڑی اہم بات بتانا چاہتا ہوں۔ قانون مماثلت کے تحت ایک شے سے کھربوں اشیاء مماثل ہوتی ہیں لیکن ہمیں علم نہیں ہوتا۔ جب صراط مستقیم پر چلتے ہوئے ایک سال کائنات کو دیا جاتا ہے تو ایک ایسی شے جواب بن کر آ جاتی ہے جس کے بارے میں ہمیں علم نہیں ہوتا لیکن وہ ایسے آتی ہے جیسے پتھر میں کیڑے کے لئے غذا۔ مجھے تو امید ہے کہ میں کائنات کا جیو میٹریکل پلان ڈھونڈ نکالوں گا تو اس انبیاء کے معجزات کے حوالے سے پرویز کی تمام تاویلات غلط ہیں۔ پرویز کا شکوک سے بحث کرنے کے حوالے سے مطالعہ کریں کیونکہ شکوک سے راہیں کھلتی ہیں۔

مرکیورس (پارہ) کو زیادہ سے زیادہ سمجھنے کی کوشش کریں۔ یہ دوا اول، آخر، ظاہر باطن کا ثبوت فراہم کرتی ہے۔ مایوسیوں کے حوالے سے یہ جاننے کی کوشش کریں کہ جب دعا کا سنگ کم کے پوائنٹ سے نکلتی ہے تو فاسفورس امر بن کر آ جاتی ہے۔

مجھے جب کوئی خوشخبری ملنی ہوتی ہے تو بیٹھے بیٹھے اونگھ آ جاتی ہے۔ اس اونگھ میں جو اشارہ ملتا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ مجھ پر وحی نازل ہوئی ہے۔ یہی اونگھ جنگ بدر میں صحابہ کو بھی آئی تھی اور آج اجتماعی طور پر بھی ایسا لوگوں کے ساتھ ہو جاتا ہے

میں نے کوئی سیاست نہیں کھیلنی اس لئے مجھے کچھ چھپانے کی ضرورت نہیں۔ اچھائی ایک مرکزہ والا خلیہ بناتی ہے اور برائی سے مرکزہ والا خلیہ اپنا مرکزہ کھو دیتا ہے اور اس کی حالت Primitive cell کی طرح ہو جاتی ہے۔ اس لئے معاملہ ہومیو پیتھی کی دنیا کا ہو، پاکستانی ریاست کا یا پوری دنیا کا۔ اچھا انسان وائرس کی طرح داخل ہوتا ہے اور خلیہ کا مرکزہ نہ ہونے کی وجہ سے خلیہ اپنا دفاع نہیں کر پاتا

اور وائرس ارتقائی منازل طے کرتا ہوا خود سنگل سیل بن جاتا ہے۔ یہ نکتہ یاران نکتہ داں کے لئے ہے۔

پہلے لیکس بنیں اور اپنے اندر ہی اندر شکوک سے بحث کریں کہ سچ کیا ہے اور جھوٹ کیا ہے۔ چونکہ علم اور عمل ساتھ ساتھ چلتے ہیں اس لئے عملی طور پر آپ کو اناکارڈیم بننا ہوگا " یہ کروں یا نہ کروں۔ یہ کروں یا وہ کروں " پھر یقین کی منزل ہاتھ آتی ہے تو سلفر کی ہے۔ سلفر کا تعلق علم سے ہے ساتھ فاسفورس بن کر عمل کرنا پڑتا ہے جب انسان مثبت فاسفورس بن جائے تو پھر بدروالوں کی طرح فرشتے نظر آتے ہیں۔ آگے معاملہ غازی اور شہید کا ہوتا ہے۔ اگر کام مکمل ہو چکا ہے تو شہادت اور اگر ابھی کچھ باقی ہے تو غازی۔ شکست نہیں ہوتی۔ اللہ دو صورتوں میں سے ایک پیدا کرتا ہے۔ یا تو کسی کی آپ پر نظر نہیں پڑے گی اور یا آپ کو intuition ہو جائے گی کہ دوسرا راستہ اختیار کر لو۔

اگر سلفر فاسفورس نہ بنے تو چوہا ہوتا ہے اور اس کا مطالعہ محض ذہنی عیاشی ہوتا ہے۔ اگر سلفر منفی ہے تو وہ فاسفورس بھی منفی بنے گا اور اس کا نظریہ نہ صرف چند سالوں میں فلاپ ہو جائے گا بلکہ انسانی تباہی کا باعث بھی بنے گا۔

مثبت سلفر اور فاسفورس بننے کے لئے اتنا کافی ہے کہ انسان output کو ریلیز کردے۔ محیط سے مرکز کا سفر خود بخود طے ہوتا چلا جاتا ہے۔

سلفر اور فاسفورس کو پہچاننا مشکل نہیں۔ ان کے کندھے جھکے ہوئے ہوتے ہیں۔ اگر آپ کسی پان فروش کے پاس جائیں۔ وہ آپ کو چائے بھی پلائے اور فلسفیانہ باتیں بھی کرے خواہ سیاست کے موضوع پر ہی۔ وہ سلفر اور فاسفورس ہوگا۔ انقلابی نوجوان جو روس کا رخ کرتے ہیں وہ بھی سلفر اور فاسفورس ہوتے ہیں۔

یا فاسفورس کی بھی اتنی حیثیت ضرور ہوتی ہے کہ محلے یا گاؤں میں اس کا جنازہ پڑھنے والوں کی تعداد عام آدمی سے زیادہ ہوتی ہے۔

سلفر اور فاسفورس کی قسمت میں دولت نہیں ہوتی جہاں بانی ہوتی ہے۔ یہ جس بھی حیثیت میں ہوں انہیں دوسروں کے لئے کام کرنا پڑتا ہے۔ خود نمائی کا شوق اور روپے پیسے کا لالچ انھیں ذلیل کر کے رکھ دیتا ہے۔ یہ لوگ تھوڑی سی شہرت کی خاطر اخباروں اور رسالوں کے آگے بک جاتے ہیں اور عین المفر جیسی معمولی سب ایڈیٹر بھی انھیں خرید لیتی ہے۔

مرزا غلام احمد منفی سلفر تھا اس لئے عملی نہ ہونے کی وجہ سے اس نے امن کا فلسفہ دیا۔ ڈنڈے سوٹے اٹھانے والی نام نہاد اسلامی تحریکیں اور تنظیمیں منفی فاسفورس ہیں

سورۃ فاطر کی دسویں آیت میں قرآن کہتا ہے "اسی کی طرف چڑھتا ہے پاکیزہ کلام اور نیک عمل اسے اوپر اٹھاتا ہے۔" اور جو برے داؤ کھیلتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے۔ اول تو کوئی بڑے سے بڑا سائنس دان آ جائے اور مجھے ثابت کر کے دے کہ نبی اکرمؐ کے وصال کے بعد کسی انسان کے دماغی خلیات کی اناٹومی انبیاء جیسی ہو سکتی ہے تو میں اسے اپنی نیند دے دونگا۔ یاد رہے کہ میں سچ کو مان لیتا ہوں ہٹ دھرم نہیں ہوں۔ اور دوئم یہ کہ کوئی مجھے یہ ثابت کر کے دے دے کہ کارل مارکس اور مرزا غلام احمد فاسفورس بھی تھے۔ فاسفورس " دٹے کھانے والے ہوتے ہیں۔" جون ایلیا یا محی الدین نواب کی طرح ذہنی عیاش پیدا کرنے والے نہیں ہوتے۔

اگلی کتاب انشاء اللہ " ادویہ میں قدر مشترک " ہوگی جس میں آپ کو بتاؤں گا کہ " رنگ باتیں کریں اور باتوں سے خوشبو آئے " کے پیچھے قانون کونسا ہے؟ اس کتاب میں تقدیر اور تدبیر، قوت کی تقسیم اور interchange اور قاب قوسین وغیرہ سے بحث ہوگی۔

مخلص دوست گلزار احمد صاحب

اسلام و علیکم۔

مزاج بخیر:

پہلے تو یار اپنے سر سے قرض اتارنے کی بات ہو پھر آگے چلتے ہیں ہوا یوں کہ جب آپ نے ڈیزیز اینڈ میڈیسن نمبر ۳ بھیجی تو غلطی سے نمبر 2 آ گئی۔ جس کے میں نے غالباً 110 روپے ادا کیے آپ کو خط لکھا تو آپ نے نمبر 3 اور 30 روپے واپس کر دیئے۔ اس طرح نمبر 2 کی قیمت میرے ذمہ رہ گئی جو حاضر خدمت ہے۔ 30 روپے

ہومیو پیتھی کی تعریف Similia similibus strengthre

صفحہ 76 ڈیزیز اینڈ میڈیسن III کرنے پر میں آپ کو مبارک باد دیتا ہوں۔ مزید اس قانون کی وضاحت کیلئے کچھ آرار حاضر خدمت ہیں۔ جس طرح ہر محرک اپنے سے مماثل خلیات کے فعل کو تیز کر دیتا ہے اور وہ عمل آگے ٹرانسفر ہو جاتا ہے۔ اس کی مثال ہمارے جسم میں پانچ حواس خمسہ ہیں۔ ہر عضو مخصوص قسم کے اثرات کو ہی قبول کر سکتا ہے۔ مثلاً جلد، حس لامسہ یعنی سردی گرمی اور تکلیف یا درد کے احساسات کو اجاگر کرتی ہے۔ زبان ذائقہ کی حس کو ناک حس شامہ کو کان حس سامعہ اور آنکھ حس باصرہ کے اثرات کو قبول کرتی ہے۔ اسی طرح ہر محرک یا ہر دوا اپنے سے مماثل خلیات کے عمل کو متاثر کرتی ہے۔

میاز موں کی آپ نے بڑی خوبصورتی کے ساتھ نفی کی ہے۔ لیکن ساتھ ہی کلاسیکل ہومیوپیتھ کیلئے سرد مزاج (سودا) گرم مزاج (سائیکوس) اور تری (سفلس) کہہ کر میاز موں کو سمجھنے میں بڑی آسانی پیدا کر دی۔ میں آپ کو اس کاوش پر مزید مبارک باد دیتا ہوں۔ لیکن جب مرض خلیہ کی سطح (محیط) سے D.N.A (مرکز) تک پہنچ جاتا ہے تو میازم بن جاتا ہے۔ آپ بھی یہی کہتے ہیں تو پھر سردی۔ گرمی اور تری کی علامات گڈمڈ ہو کر ایسا کمپلیکس بن جاتا ہے کہ کسی مزاج میں نہیں آتا۔ اور مرض کرانک (پیچیدہ) ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت حال میں کوئی قانون اور اصول تو ہونا چاہیئے۔

باقی ادویات کے پرائمری اور سیکنڈری ایکشن کا عمل آگے چل کر بڑا مفید ثابت ہو گا۔ ہر چیز کے

دو پہلو ہوتے ہیں۔ منفی اور مثبت اسی طرح ادویات کے بھی دو پہلو یا دو پول ہوتے ہیں۔ اب تک کے ہومیو پیتھک میٹریا میڈیکا ہمیں صرف ایک پہلو دکھا رہے تھے دوسرا پہلو آپ نے دکھایا اس لئے اکثر ہومیو پیتھ کی سمجھ میں نہیں آ رہا۔ کیونکہ اس کو سمجھنے کیلئے دوسرا پول چاہیئے۔ جس سے ہم لوگوں کی اکثریت واقف نہیں۔ ڈاکٹر کاشی رام انسائیکلو پیڈیا آف ہومیو پیتھک ڈرگز جلد دوئم میں Plumbum Met صفحہ 109 پر دوسرے پول والے لوگوں کا ذکر کرتے ہیں۔ کہیں کہیں آپ بھی سیکنڈری اور پرائمری ایکشن کا حوالہ دیتے ہوئے کنفیوز نظر آتے ہیں انشاء اللہ آگے چلتے ہوئے یہ سلسلہ اور نکھر کر سامنے آئے گا اور اسے بند مت کیجیے گا۔

مذہب کے حوالے سے کئی پوائنٹ میں کنفیوژن پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔ اور کئی پوائنٹ بہت اچھے انداز میں درست کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس حوالہ سے پھر کبھی ملاقات ہوگی۔

باقی باتیں دوسرے صفحات پر۔ اب آپ کو گلہ نہیں ہونا چاہیئے کہ کوئی کچھ نہیں پوچھتا۔

سوال۔ ہاں یاد آیا پوٹینسی کے حوالے سے سرد مزاج گرم مزاج اور تری والے مریضوں میں پوٹینسی کا لائحہ عمل کیسا ہونا چاہیئے۔ ایک جیسا یا مختلف؟

سوال۔ قرآن میں جو مختلف قسم کے پتھروں کا ذکر ہے ان کی منشا کیا ہے۔ جب کہ لوگ ان سے علاج اور خوش قسمتی منسوب کرتے ہیں اور ہومیو پیتھک میٹریا میڈیکا میں مرجان (مونگا) سے کوریلم روبرم (Corallium Rub) دوا کا ذکر ہے۔ جو کہ کھانسی اور دیگر امراض میں استعمال ہوتی ہے جبکہ خالد غزنوی صاحب لکھتے ہیں کہ یہ خالص کیلشیم ہوتا ہے۔ دوسرے پتھروں کا مجھے علم نہیں۔

کسی شے کا P.D انسانی P.D سے ملنا یہ وضاحت کافی نہیں اس سوال کو اس نقطہ نظر سے نہ دیکھیں۔

سوال۔ ڈیزیز اینڈ میڈیسن III صفحہ 144 جہاں پر کیچڑ (مٹی اور پانی ہوگا) ادنیٰ قسم کی پیدائش ممکن ہے۔ Destroyed Calls میں نئی پیدائشوں کے لئے سارا نامیاتی مواد موجود ہوتا ہے۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا انسانی Sperm پیدا ہونے کی کوئی صورت ہے اگر بالکل نہ ہوں یعنی Azoo-Sperma والی حالت؟ صفحہ 164 آپ لکھتے ہیں کہ انسان بے جان سے جاندار پیدا کر سکتا ہے۔ اس کی وضاحت چاہیئے۔

سوال۔ صفحہ 157 صفحہ 84 اور 99 صفحہ 101 گرتی پوٹینسی دوا ڈیزیز اینڈ میڈیسن III ہر حرف لفظ اور جملہ ایک مادی چیز کی Manifestation ہے۔ اسی طرح ہر جذبہ ایک مادی چیز کی

Manifestation ہے صفحہ 99 ڈاکٹر اور مریض۔ دو مقناطیس ہوتے ہیں جو oPposite Ploes پر ٹکراتے ہیں۔ یہ ٹکراؤ خوادبات کے ذریعے ہو یا دوا کے ذریعے۔
اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر دوا کی بھی ایک Manifestation ہے جو کہ اس کے نام کے حساب سے ہے تو پھر تو ہمیں کسی دوا کے مدر ٹنکچر کی ضرورت نہیں۔ ہر دوا کے نام کو حروف تہجی کے حساب سے نکال کر اس کا تعویز یا اس کا کوڈ بنالیں۔ اور کمپیوٹر میں فیڈ کر دیں۔ کیا خیال ہے آپ کا؟؟؟

بروس کوپن نے میرے خیال میں ایسا ہی کیا ہے جو اس نے ادویات کے نمبر دیئے ہیں اور بات Vibaration کی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ میرا خیال غلط ہو لیکن محسوس ایسا ہی ہوتا ہے۔ اس کا جواب تو میرے خیال میں "ہومیوپیتھی دوا مادی ہے" جب آپ وضاحت کریں گے تو پتہ چل جائے گا کہ کیا بروس کوپن کا E.V.P نظریہ ٹھیک ہے یا نہیں؟

سوال۔ صفحہ 200 ڈیزیز اینڈ میڈیسن 111 آخری پیرے میں۔ ایک چیز کا دوسری چیز کے محیط سے مرکز کی طرف بڑھنا Potentization ہوتا ہے۔ میرے خیال میں دوسری چیز کا نہیں بلکہ اس چیز کا مثلاً کوئی بھی دوا یا کوئی بھی چیز کا اپنے محیط سے اپنے مرکز کی طرف جانا۔ میرے خیال میں کتابت میں غلطی ہوئی یا پھر آئندہ آنے والی کتب میں اس کی مزید وضاحت ہو جائے گی۔

سوال۔ آپ نے ہر موسم ہر دن کی دوا کا ذکر کیا۔ بہت اچھا لگا۔ میرے ساتھ بھی ایک مسئلہ رہتا ہے ہر سال نومبر۔ دسمبر میں میرا پیٹ شدید خراب ہو جاتا ہے۔ پیٹ میں اچانک ہوا بھر جاتی ہے شدید درد ہوتا ہے انٹراوینس انجکشن لگانے کی ضرورت پڑتی ہے۔ گذشتہ پانچ سال سے۔ اس سال آپکی کتب میں سرد ادویات کے تحت ہیپر سلف سے اللہ کے فضل سے سکون نصیب ہوا۔ اگلے سال دیکھتے ہیں کہ کیا ہوتا ہے۔ آپکی تحریر کا یہ جملہ کہ ڈاکٹر کرانک مرض کا شکار نہیں ہو سکتا کی رو سے ہم ڈاکٹری سے خارج ہوئے۔ اسی طرح میرے ایک دوست ہومیو ڈاکٹر ہیں ان کو یورک ایسڈ کا مسئلہ ہے۔ آئے دن پتھریاں بنتی رہتی ہیں۔ 20 سال پہلے ان کا ایک گردہ بھی نکال دیا گیا تھا۔ ان حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک کتاب کا اقتباس بھیج رہا ہوں اسے انسانی اناٹومی اور موسم کے حساب سے ادویات کا نقشہ کھینچے تاکہ مزید اس Chepter میں اضافہ ہو سکے۔ موسم کے حساب سے ہی ادویات استعمال کرنے سے میرے دوست کا مسئلہ حل ہو جائے۔

چیت بیساکھ سیر کریں

جیٹھ ہار نیند کریں

ساون بھادوں نہادیں

اسوج کاتک تھوڑا کھائیں

مگھر پوہ ہم بستری کریں

ماگھ پھاگن تیل کی مالش کرائیں

اور ڈاکٹر حکیم کے پاس کبھی نہ جائیں۔

ڈاکٹر صاحب یہ بکرمی مہینے ہیں اور ان کو عیسوی تاریخوں کے حوالے سے لکھیں آپ لوگ یا ہمارے آباد اجداد ان سے واقف تھے اور ہیں لیکن ہم شہری لوگ کیا جانیں ان مہینوں کو؟؟

آیا اس اقتباس کی کوئی سائنسی حقیقت ہے میرے خیال میں ضرور ہے۔ میری زندگی میں اس کوٹیشن کی بہت اہمیت ہے۔ A thing can not be imagine untill if does not exist (کسی چیز کا تصور اس کی موجودگی کے بغیر نہیں آ سکتا) دوسرے لفظوں میں جہاں سوال ہے وہاں جواب بھی ہے۔

آپ نے پلسٹیلا کو لڑکیاں پیدا کرنے کی دوا کہا ہے۔اور سیپیا کو لڑکا۔ ٹھیک ہے لیکن کیا ان ادویات کا حمل ہونے کے بعد دینے سے Sex تبدیل ہو سکتا ہے۔ میرے خیال میں نہیں کیونکہ genetic code کے تحت x اور y Sperm کا تعین تو زائیگوٹ کے ساتھ ہی ہو جاتا ہے۔ دوسری مثال آپ نے ڈیزیز اینڈ میڈیسن 111 میں صفحہ 85 پر حمل کے دوران مریم کی ماں نے دعا مانگی۔۔۔۔۔۔ دعا حمل کے ابتدائی مہینوں میں مانگی گئی اور دعا نے Undescender Testis بنائے۔

پہلے یا بعد میں ادویات کس طرح genetic code کو Stimulate کرتی ہیں وضاحت چاہیئے یا X اور Y کی تھیوری غلط ہے؟؟

میڈیکل سائنس میں Sex کے تعین کے حوالے سے ایلو پیتھک اور طب یونانی میں دو مختلف نظریات ہیں۔ جس نے جو پہلے پڑھا اسے صحیح تسلیم کر لیا اور دوسرے کو نہ مانا۔ یونانی والی کتب اور حکیم صاحبان بھی تیسرے ماہ دوا دیتے ہیں لیکن اس کی سائنسی توجیح نہیں بتا سکتے۔ لیکن دعوی کرتے ہیں اولاد نرینہ کا۔ اگر ان سے پوچھا جائے کہ ادویات کس طرح Sex تبدیل کرنے پر اثر انداز ہوتی ہیں تو کہتے ہیں کہ ہماری ادویات منی کے کیڑوں کو طاقت ور بناتی ہیں تیسرے ماہ طاقت ور بنانے کا کیا

فلسفہ۔ دوسری طرف ایلو پیتھک نظریہ ہے کہ Sex کا تعین genetic code کے تحت مل
ٹھرانے کے ساتھ ہی ہو جاتا ہے۔

تیسرے ہومیو پیتھ بھی حمل کے تیسرے ماہ ادویات دیتے ہیں۔ لیکن جس ڈاکٹر نے بھی دعویٰ کیا
ہے وہ اس کی وضاحت اور ادویات کے عمل کی وضاحت کرنے سے قاصر ہے۔

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ نیا آنے والا ڈاکٹر چاہے ہومیو پیتھ ہو یا ایلو پیتھ یا حکیم کیا کرے۔
جب کہ پڑھانے والوں کے پاس کچھ نہ ہو۔ ادھر ادھر تجربات کرتے کرتے دس پندرہ سال بعد کوئی
رائے قائم کرنے میں کامیاب ہو سکے۔ ڈاکٹر صاحب۔ اس مسئلے کو بھی ضرور حل کریں۔ اپنے ناقص
(علم) کے مطابق کچھ وضاحت لکھ رکھا ہوں۔

حکیم صابر ملتانی صاحب بھی تیسرے ماہ ادویات کا ذکر کرتے ہیں۔ ایلو پیتھک والے اپنے نظریئے
میں سچے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اپنی مرضی سے لڑکا یا لڑکی پیدا کی جا سکتی ہے۔ جہاں تک ایلو پیتھک سائنس
کا تعلق ہے تو انہوں نے کافی کوشش کی۔ ٹیسٹ ٹیوب بے بی والے کہتے ہیں یہ ممکن ہے۔ چار سال
پہلے ملتان میں بھی ایک امریکی فرم نے " Kit اپنی مرضی سے بچہ یا بچی پیدا کیجیے " کا اشتہار نظر آیا جس
کے مطابق Kit میں ایسے Senser لگائے گئے جو x اور y کی پہچان کر سکتے تھے لیکن وہ بھی
کامیاب نہ ہو سکی آگے دیکھتے ہیں کہ کیا ہوتا ہے۔

میں نے بھی تین عورتوں کو ادویات دی جن میں دو کو لڑکے اور ایک کو لڑکی ہوئی لیکن میں یہ
دعویٰ نہیں کر سکتا ہوں کہ میری ادویات نے کام کیا۔ ہو سکتا ہے پہلے ہی لڑکا ہو۔ genetic
code کے تحت۔ میں نے تینوں کو حمل کے دوران ادویات دی۔ یا یونانی نظریہ صحیح ہے۔
(عزت اور ذلت تو خدا کے ہاتھ میں ہے)

میرے خیال میں حمل سے پہلے ہم ادویات کے ذریعے یہ کوشش ضرور کر سکتے ہیں کہ مطلوبہ
Sex کے لئے راہ ہموار کریں۔ Sex کے بارے میں بھی جوڑے کا قانون چلتا ہے۔

Right overies egg Acepted Y Sperm

Left overies egg Acepted X Sperm

اب ہمیں ایسی ادویات تلاش کرنے کی ضرورت ہے جو حمل سے پہلے اور بعد کام کر سکیں۔ حمل
سے پہلے ہمیں X اور Y کی خصوصیات ان کے زیادہ فعال اور کمزور کرنے والی ادویات کا مطالعہ کرنا
ہوگا۔ مثلاً نیٹرم کارب $NaHCO_3$ (Sodium Bicarbonate)

نسبت سے انٹرکورس سے پہلے اگر ویجائنہ کو اچھی طرح ڈوش کر دیا جائے تو Y کو زیادہ Active کرتا ہے۔ اسی طرح سرکہ (CH3 COOH(Acetic Acid کا لوشن 1:4 کی نسبت سے X کو زیادہ ایکٹو اور دوسرے کو کمزور کرتا ہے۔ اسی طرح خوراک کے ذریعے بھی مریض کے مزاج کو مدنظر رکھتے ہوئے Sex تبدیل ہو سکتا ہے۔ مثلاً سرد مزاج مریض کو گرم مزاج بنا دیا جائے۔ اور تری والے مریض کو سرد مزاج۔ (اس سے ہارمون کی کمی بیشی کے تحت بھی میرے خیال میں مسئلہ حل ہو سکتا ہے اور ذہنی کیفیات پر بھی ہم ہومیو پیتھک ادویات کے ذریعے سے بھی سیکس تبدیل کر سکتے ہیں۔ جیسے پلاٹینا کے لئے پلسٹا اور پلسٹا کے لئے پلاٹینا muhnu kufuat kU mSepial میں نے تو ذہنی کیفیات کے مطابق دوا دی تھی۔ باقی ڈاکٹر صاحب آپ کی کیا رائے ہے۔ اس بارے میں ضرور مطلع کریں

(شکریہ)

سوال۔ خلاصہ۔ قانون فطرت بچہ یا بچی پیدا ہونے میں کیا ہے؟؟

مولوی نقطہ نظر سے نہیں۔ سوال کرنے کا مقصد SeX کے حوالے سے معاشرے میں عورت کو مورد الزام ٹھہرانے کا ہے۔

جواب۔ میرے خیال میں Sex کے تعین میں گناہ کا عنصر لازمی ہے۔ چاہے زنا کے تحت چاہے مشت زنی ہو۔ انسان جب انسانی اناٹومی کا غلط استعمال کرتا ہے تو کوئی نہ کوئی نتیجہ ضرور نکلتا ہے۔ مشت زنی (Masterbaton) کثرت سے کرنے والوں کے ہاں لڑکیاں زیادہ پیدا ہوتی ہیں۔

سوال۔ صفحہ 86 ڈیزیز اینڈ میڈیسن III عورت خواب میں مونث اور مذکر اشیاء سے لڑکی یا لڑکے کا اندازہ کر لیتی ہیں۔ یا یوٹرس میں بچے کی پوزیشن سے اس کی مزید وضاحت کیجئے۔

یہ بات صحیح ہے بڑی بوڑھیاں چال سے اور پیٹ یعنی یوٹرس سے اندازہ لگا لیتی ہیں۔ یہاں کونسا قانون اور عمل لاگو ہو گا جس سے پتہ چل سکے۔

سوال۔ ڈاکٹر صاحب ایک ڈیزیز جو میاں بیوی کے بلڈ گروپ کی عدم موافقت کی بناء پر پیدا ہوتی ہے۔ جسے Rh incompatibility ڈیزیز کہتے ہیں اس میں ایلو پیتھک والے -Ant Rh300 انجکشن لگاتے ہیں ہومیو پیتھی میں آپ کے علم میں یا تجربے میں کوئی میڈیسن اور اس کی

فزیالوجی ہو تو ضرور مطلع کریں۔

(-Ve) نیگٹو والدہ کی صورت میں اگر بچہ پازیٹو گروپ کا پیدا ہوتا ہے تو erethro blastosis Foetalis کا شکار ہو جاتا ہے۔

سوال۔ ڈیزیز اینڈ میڈسن ا صفحہ 70 پر آپ نے اری جیرن کو Placenta Pleavoa کا بہترین علاج ہے۔ یہ دوا Abnormal Placenta کو کس طرح اصل حالت میں لا سکتی ہے۔ وضاحت چاہیئے۔

سوال۔ صفحہ 79 ڈیزیز اینڈ میڈیسن نمبر ا

الفلفاہ پانچ پانچ قطرے فیرم فاس ۳۰ کلکریا فاس ۳۰ اور چائنا ۳۰ کے ملا کر کمپاؤنڈ۔

مدر ٹنکچرز کے ساتھ پوٹینسی دینے کا کیا جواز ہے؟۔ ایک کی خام حالت ہے دوسری اپنے سے مماثل خلیات کے عمل کو کس طرح تیز کرے گی۔ آپ کے اپنے ہی فلسفہ کی نفی ہوتی ہے۔ اور اسی طرح دمہ میں آپ کو نیم کی بڑی تعریف کرتے ہیں۔ ڈیزیز اینڈ میڈیسن II صفحہ 96 پر تیسری کتاب ڈیزیز اینڈ میڈیسن III میں آپ دمہ اور گھنٹیا جیسے سرد مزاج امراض کے لئے سٹرائیڈز کے استعمال کا مشورہ دیتے ہیں۔ یار اپنی ہی بات کی نفی اتنی جلدی نہ کیا کریں۔ سٹرائیڈز لائف سیونگ ڈرگز ضرور ہیں لیکن پورے جسم کی انسانی اناٹومی کو بدل کر رکھ دیتے ہیں۔

سوال۔ وائرس کے زندہ ہونے کا ثبوت آکاش بیل دیتی ہے۔ صفحہ 92 III وضاحت چاہیئے۔؟؟ سوال۔ قبض اور دست کا آپ نے ذکر کیا حق مارنے کا۔ اگر کسی کو بواسیر رہتی ہو خونی یا بادی تو اس نے کس کا حق مارا ہوتا ہے؟؟۔

باقی آئندہ ملاقات تک   خدا حافظ

ڈاکٹر ظفر اقبال
الکریم مارکیٹ
اولڈ شجاع آباد روڈ ملتان

... Similia similibus strengthre ہے آپ نے دیکھا قارئین !

ڈاکٹر ظفر اقبال کا بھلا سوچا تو انہوں نے وہی جذبات مجھے روانہ کئے۔ کیا ملتا ہے ان لوگوں کو جو وعدہ 40% کمیشن کا کرتے ہیں دیتے 30% ہیں اور جب گاہک شکوہ کرے تو گاہک کو ٹھنڈا کرنے کے لئے انہوں نے ایک لڑکی ملازم رکھی ہوتی ہے۔

ڈاکٹر ظفر اقبال نے جو سوالات کئے ہیں ان کا تفصیلی جواب میں کچھ تو "ادویہ میں قدر مشترک" میں دوں گا اور باقی زندگی بھر کا کام ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ انہوں نے اپنی out put بھی دی ہے۔ مشہور جاسوسی ناول نگار اشتیاق احمد کی طرح میٹرک پاس ہوتے ہوئے امتحانی پرچہ روانہ نہیں کیا عیسیٰ کی بن باپ کے پیدائش کا سائنسی ثبوت دیں" اگر ظفر اقبال کا خط بھی امتحانی پرچہ ہوتا تو میں نے جواب نہیں دینا تھا۔

مادہ ایک ہے اور اس کی چار حالتیں ہیں۔ کوئی بھی دوا کسی ایک حالت سے مشابہ ہوتی ہے اور اسی کے فعل کو تیز کرتی ہے۔ مزمن امراض میں باری باری چاروں حالتوں میں کمزوری آچکی ہوتی ہے لیکن ایسا کبھی نہیں ہو سکتا کہ چاروں مفرد اعضاء کا فعل ایک ہی وقت میں تیز ہو۔ اس کو موسموں سے آپ آسانی سے سمجھ سکتے ہیں۔ جب گرمی کا موسم ہوتا ہے تو گرمی کی ہی علامات پیدا ہوتی ہیں۔ اگر یرقان کے مریض کو ہیضہ ہو جائے یا اسے سردی کے موسم میں سردی لگ رہی ہو تو وہ صورت وقتی ہوگی اور اس صورت میں مریض کا وقتی مزاج سرد ہوگا۔

پرائمری اور سیکنڈری ایکشن کی بحث تو انشاء اللہ ساری عمر چلے گی۔ میں نے 1986 میں کاشی نام کا انسائکلو پیڈیا پڑھا تھا۔ اب کچھ یاد نہیں کہ انہوں نے پرائمری اور سیکنڈری ایکشن کو کن معنوں میں لیا۔ پرانے ہومیوپیتھس جو پرائمری اور سیکنڈری علامات کی بات کرتے ہیں اس کا میری تھیوری سے کوئی تعلق نہیں۔

ہے۔ کل اس نے گھی کھایا اور پلسٹیلا کی علامات پیدا ہو گئی۔ آج موٹر سائیکل پر سردی میں گھوما تو پھر اس کا زکام ہو گیا۔ ایسے مریض کو ہم پہلے سباڈلا دیں گے۔ پھر پلسٹیلا کی معدہ کی علامات سامنے آئیں گی کہ ہم پلسٹیلا دیں گے اس کے بعد پھر گریفائیٹس کی باری آئے گی۔ یہ جو آپ پڑھتے ہیں کہ مرکیورس کے بعد ایسڈ نائٹ۔ ایسے کیسوں میں انتہائی یکسوئی اور دیانت داری کی ضرورت ہوتی ہے۔

ہر شے کے دو ایکشن ہوتے ہیں اور کائنات کی ہر شے ہر دوسری شے کے لئے سبب مرض بھی ہے اور سبب شفا بھی۔ پتھروں سے خوش قسمتی کا تعلق ایک سائنسی حقیقت ہے لیکن یہ سائنسی حقیقت صرف پتھروں تک محدود نہیں بلکہ کائنات کی ہر شے سے متعلق ہے۔ ہر گھر کی شکل اور اس کے اثرات کسی نہ کسی دوا جیسے ہوتے ہیں۔ کسی کو کوئی گھر راس نہیں آتا اور کسی کو کوئی۔ یا ایک گھر کسی کو راس نہیں آتا اور دوسرے کو راس آ جاتا ہے۔ پتھر ہوں یا گھر یا دوست یہ سارا کچھ قانون مماثلت اور قانون ضد سے باہر نہیں۔ کوئی بھی انسان سوائے اللہ کے کسی سے کچھ مانگنے کا روادار نہیں۔ اس لئے جو لوگ پتھروں کو سعد اور نحس کے حوالے سے دیکھتے ہیں وہ مشرک ہیں اور ان کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ عمل اور رد عمل کے حوالے سے ہر فعل کا Peak Point ہوتا ہے لہٰذا اگر ایک پتھر ایک وقت میں سعد ہے تو چند سالوں بعد وہ اسی آدمی کے لئے نحس بن جائے گا۔ اس کے لئے سورۃ رحمن کی وہ آیت دیکھئے۔ "سب فانی ہے اور باقی رہنے والی ہستی صرف اللہ ہے" اللہ نے یہ بھی کہیں نہیں کہا کہ محمدؐ غیر فانی ہیں۔ اس لئے اگر کوئی Antigene پتھروں پر ایمان رکھتا ہے تو وہ بھی مشرک ہے اور اگر اس کا مرشد یا امام پتھروں کا قائل ہے تو وہ بھی مشرک ہے۔

سورۃ رحمن میں موتی اور مرجان کا ذکر ہے۔ یہ سورۃ جوڑے کے قانون سے بحث کرتی ہے۔ "دو سمندروں کا پانی ایک دوسرے کے الٹ چلتا ہے" "سماء اور ارض" "جن و انس" "جنت و دوزخ" اس ریفرنس سے اگر موتی اور مرجان کی پروونگ کی جائے تو دونوں دوائیں ایک دوسرے کے Opposite علامات دیں گی اور دونوں ایک مرض سے مماثل ہوں گی۔

Destroyed Cells سے پیدائش کی تفصیل انشاء اللہ وقت آنے پر دوں گا۔ یہاں اتنا ذہن میں رکھ لیں کہ کائنات میں جوڑے کے قانون کے تحت دو بنیادی قوانین ہیں ایک بے جان

سے جاندار پیدا کرنا اور دوسرا جاندار سے بے جان پیدا کرنا۔

جاندار پیدا کرنے کا ایک طریقہ اللہ نے حضرت عیسیٰؑ کو دیا۔ وہ پیدائشی طور پر جلال پر Potentized تھے اور جلال جمال کی تخلیق کرتا ہے۔ اگر کوئی انسان اپنے آپ کو عیسیٰؑ کے نقطہ تک Potentized کرلے تو وہ بے جان سے جاندار پیدا کر سکتا ہے اور مٹی سے سونا بھی بنا سکتا ہے اور دوسرا طریقہ ہے مادی ترکیب کا، یعنی جن پیمانوں سے گزر کر عنصر سے مرکب بنتا ہے۔ مرکب سے نامیاتی مرکب، نامیاتی مرکب سے بغیر مرکزہ والا خلیہ اور پھر مرکزہ والا خلیہ۔ انہیں پیمانوں کو اپنایا جائے تو بے جان سے جاندار پیدا کیا جا سکتا ہے۔

قارئین! یہ نہ سمجھنا کہ میں آپ کو ٹرخا رہا ہوں۔ بات یہ ہے کہ اس سوال کا تعلق کائنات کے بنیادی جیومیٹریکل پلان سے ہے اور یہ میرا سالوں کا کام ہے۔

فی الحال جو بات آپ نے ذہن میں رکھنی ہے وہ یہ ہے کہ اللہ ہر شے پر قادر ہے اور اس نے انسان کو تمام اسمار کا علم دے دیا ہے۔ انسان اس کائنات کے اندر جو سوچ سکتا ہے وہ کر سکتا ہے۔ جس کے دو طریقے ہیں ایک عیسیٰؑ والا اور دوسرا مادی مشینری سے۔ انسانی زندگی کے دو ایکشن ہیں ایک نبی کریمؐ سے پہلے کا اور دوسرا اب کا۔ حضرت سلیمانؑ پیدائشی طور پر اس صفت یا عنصر پر Potentized تھے جو ہوا میں اڑتا ہے۔ یہ خاصیت وراثتی اور رد عمل کے تحت آج کے انسان کو نہیں دی گئی۔ آج کا انسان ہوائی جہاز پر ہوا کو کنٹرول کرتا ہے اور سلیمانؑ کو جہاز کا سفر نصیب نہیں ہوا۔ بڑی دلچسپ بات ہے۔ اللہ نے توفیق دی تو تفصیلاً بحث کروں گا۔ جس طرح جہاز 20 صدی میں بنا ہے 15 ویں میں نہیں اسی طرح بغیر باپ کے بچے پیدائش یا بے جان سے جاندار کی پیدائش اس وقت ہوگی جب یہ سیکنڈری ایکشن عیسیٰؑ کی Age کے Opposite پہنچے گا۔

اگر کسی نے یہ سوال کیا کہ پیدا کر کے دکھائیں تو میں اس سے پوچھوں گا کہ وہ جبریلؑ کو وحی لاتے ہوئے دکھائے۔

قارئین! میری باتوں کو سمجھنے کے لئے induction اور Deduction کے بارے میں جاننا نہایت ضروری ہے۔ اگر قسمت میں ہوا تو میں انشاء اللہ آپ کو کائنات کی ابتداء سے انتہا تک کا پورا جیومیٹریکل پلان دوں گا۔ بہتر ہوگا کہ آپ لوگ کائنات اور انسان کی پیدائش اور موت کو سوال بنا کر دو تین بار قرآن پاک کا مطالعہ کریں۔ پھر آپ کے سوال گہرائی لئے ہوئے ہوں گے اور میں گہرائی میں جواب دے سکوں گا۔ مجھے یہ سطحی جواب دینے میں مزہ نہیں آرہا لیکن اگر گہرائی میں جاؤں تو پھر ایک

کتاب بنتی ہے اور اس کتاب پر سال لگتے ہیں۔

برد س کوپن کا مجھے علم نہیں۔ کیونکہ میں نے اسے پڑھا نہیں۔ میں آپ کو آسان سا ریز لٹ بتا رہا ہوں۔ یہ ارضی کائنات سماوی کائنات یا عالم امر کی Manifestation ہے۔ اس لئے قیامت تک ہر کام اور ہر نام لوح محفوظ میں درج ہے۔ وہاں پہلے ہی لکھا جا چکا ہے کہ کون کیا کرے گا۔ جب مسئلہ تقدیر اور تدبیر سے بحث کروں گا تو انشاء اللہ پوری تفصیل دوں گا۔ یہاں صرف اتنا جان لیں کہ ہماری تدبیر دراصل اللہ کی تدبیر کی تقدیر یا رد عمل ہوتی ہے۔ اس لئے ایک پتہ بھی اللہ کی مرضی کے بغیر نہیں ہلتا۔ کسی بھی شے کا نام اس کی مکمل Manifestation ہوتا ہے اور اس نام کو Potentized کیا جا سکتا ہے۔ جب ہم نماز پڑھتے ہیں تو قیام، رکوع، سجود اور التحیات سے لفظ محمدؐ بنتا ہے۔ حروف سے بحث کروں گا تو انشاء اللہ تفصیل دوں گا۔

قارئین ! میں کئی دنوں تک سوچتا رہا ہوں کہ اس خط کے جواب کی کوئی آسان راہ نکالوں لیکن آپ کی اور میری ذہنی سطح میں کافی بعد ہے اس لئے ممکن نہیں ہو سکا۔ آپ لوگوں کا مذہب کا علم بھی روایتی اور سطحی ہے جس میں صرف صفحے بھرے جاتے ہیں اور سائنس کا علم محض تجرباتی ہے جبکہ میں چوبیس گھنٹے اول، آخر، ظاہر باطن کو Manifest کرنے میں لگا رہتا ہوں۔ آپ میں سے جس کی واقفیت اندر کی دنیا سے ہے وہ سائنس کو نہیں جانتا اور جو عالم ہے وہ عمل سے بے بہرہ ہے۔

سوائے اللہ کے کوئی بھی شے بیرونی محرک کے بغیر اپنے آپ کو Potentized نہیں کر سکتی۔ یہاں یہ بات یاد رکھیئے کہ اس کائنات کی ہر شے کا صرف آدھا اس کے پاس ہوتا ہے باقی آدھا ماحول کے پاس ہوتا ہے۔ ہر شے اپنا آدھا حرکت یا output کی شکل میں دے کر باقی آدھا وصول کرتی ہے۔ اور کوئی بھی شے اپنا آدھا دیئے بغیر اور بقیہ آدھا لئے بغیر مر نہیں سکتی۔ انسان اپنے آپ کو اپنی مرضی سے Potenize کر لیتا ہے لیکن قانون بہر حال اس پر بھی باقی کائنات والا ہی لاگو ہوتا ہے۔

قرآن پاک میں ہے " جب تم اسلام کی تبلیغ کے لئے جاؤ گے تو تم میں سے کچھ بیمار بھی ہوں گے " زیادہ چل کر تھک جانا۔ جھاڑی کاٹتے ہوئے کلہاڑی کا پاؤں پر لگ جانا۔ یا اگر میں یہ سمجھوں کہ

مجھے زیادہ کام کرنے کی ضرورت ہے تو میں محرک عضلات یا محرک دماغ ادویہ کھانا شروع کر دوں اور بعد میں چڑچڑا پن آ جائے۔ ایک صورت یہ مرض کی ہوتی ہے اس میں انسان گناہ گار نہیں ہوتا۔ دوسری صورت یہ ہے کہ چھ ماہ کے بچے کو جلاب لگ جائیں۔ یہ صورت بھی گناہ میں نہیں آتی۔ اگر آپ کا پیٹ درد بچے جیسا ہے تو پھر آپ میری اصطلاح میں مریض نہیں ہیں اور اگر کسی گناہ کی Pathological manifestation ہے تو پھر آپ مریض بھی ہیں گناہ گار بھی اور مجرم بھی۔ افعال کے لحاظ سے عمل اور رد عمل کی Calculation کی جائے تو 70.60 یا 80 سال کی عمر میں شوگر یا جوڑوں کا درد گناہوں کا end result ہے بلاکنگ آف آؤٹ پٹ ہے۔

یہ بات خالی از دلچسپی نہ ہوگی کہ اس کائنات کی ہر شے کی عمر ایک جتنی ہے۔ فرض کریں کہ آپ کو ایک لیٹر پٹرول دیا گیا اور آپ نے نقطہ A سے نقطہ B کو جانا ہے۔ Accelerator آپ کے ہاتھ میں ہے۔ تیز چلیں گے تو جلدی پہنچ جائیں گے، آہستہ چلیں گے تو دیر سے پہنچیں گے اور اگر اعتدالی رفتار سے چلیں گے تو مقررہ وقت پر پہنچ جائیں گے۔ نبی اکرمؐ مقررہ وقت پر پہنچے ہیں۔ قاب قوسین کی value 63 سال رکھ کریں ان شاء اللہ کائنات کے ماضی سے بحث کروں گا۔ یوں سمجھ لیں کہ ہر انسان کی عمر ایک ویڈیو کیسٹ جتنی ہے۔ اگر اپنے دور کی Average عمر نکالی جائے تو 80-70 سال کے بوڑھے کو یہ ماننا پڑے گا کہ اس نے output کو بلاک کئے رکھا ہے خواہ اس نے کوئی دار العلوم کھولا ہوا ہے اور خواہ وہ نام نہاد ولی اللہ ہے۔

اگر کوئی معاشرہ 100% قرآنی ہو تو اس معاشرے میں رفتار کم و بیش نہیں ہوگی اس لئے کوئی بیمار نہیں ہو سکتا۔ آج معاشرہ کا یہ حال ہے کہ اگر پردیزیات میں پی ایچ ڈی کرنے سے نوکری ملتی ہوتی تو نام نہاد مذہبی طبقہ پردیزیات میں بھی پی ایچ ڈی کرتا۔ علامہ اقبال کا تقریباً Thought 50% قرآن کے منافی ہے لیکن اس پر اس لئے اعتراض نہیں کہ اقبالیات سے نوکری ملتی ہے۔ ایسے معاشرے میں صرف بچے کو معصوم کہا جا سکتا ہے۔

ہے اور ان دو مہینوں میں سکون ضروری ہے۔ اگر سکون نہ کیا جائے تو اعضاء میں تحلیل واقع ہوتی ہے۔ ساون بھادوں میں مزاج گرم تر ہوتا ہے اور حبس دل کو Dilate کرتی ہے۔ ٹھنڈے پانی سے نہانے سے دل کی Dilation نہیں ہوتی۔ اس موسم میں ٹھنڈی اشیاء بھی کھانی چاہئیں۔ اسوج اور کاتک بلغمی مزاج ہے معدہ میں حرارت کی کمی ہیضہ، پیٹ درد، اسہال اور سنگرہنی کا باعث بنتی ہے۔ تری کی زیادتی کی وجہ سے معدہ میں حرکت کم ہوتی ہے اور غذا ہضم نہیں ہو پاتی۔ سردیوں میں خاص طور پر سرد خشک موسم میں احتلام زیادہ ہوتا ہے۔ اکثر لوگوں کو بیویوں کے پاس سونے کے باوجود احتلام ہو جاتا ہے۔ یہ تو آپ کو پتہ ہی ہے کہ سردی کے موسم میں جب آدمی کمبل میں جاتا ہے اور سردی اترتی ہے تو ایک عجیب سی لذت کا احساس ہوتا ہے۔ یہی لذت احتلام کا باعث بنتی ہے۔ جب مرد لذت کی حالت میں ہم بستری کرتا ہے تو اس کا جلالی پول زیادہ Active ہوتا ہے اور لڑکا پیدا ہونے کے چانسز زیادہ ہوتے ہیں۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ گھر پوہ میں حمل ہو جائے تو وضع حمل اسوج کاتک میں ہوتا ہے۔ اس موسم میں مزاج تر گرم ہوتا ہے اور وضع حمل میں آسانی ہوتی ہے۔ حاملہ کا ساتواں آٹھواں اور نواں مہینہ گرم تر اور تر گرم مزاج میں گزرتا ہے اس لئے پیروں پر سوجن نہیں آتی۔ اٹھرا اور اسقاط کی Habit ان عورتوں میں ہوتی ہے جن کا وضع حمل جیٹھ ہاڑ میں ہوتا ہے۔ لیکن یہ اصول تمام براعظموں کے لئے نہیں ہے۔

لڑکی یا لڑکا پیدا ہونے کا بنیادی طور پر ذمہ دار مرد (امر، سماء، حکومت، نر) ہوتا ہے۔ اگر کسی آدمی نے شادی سے پہلے اپنے آپ کو Mis use نہ کیا ہو تو عموماً پہلا لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ مرد کمزور ہوگا تو لڑکی پیدا ہوگی، بے نظیر حکومت کرے گی اور عین الملفر ہو موسیقی کو نچائے گی۔ یہ تو ہو گیا بنیادی قانون۔ آگے تفصیل انتہائی پیچیدہ ہے۔ بیج اچھا نہ ہو تب بھی مسئلہ خراب اور زمین اچھی نہ ہو تب بھی مسئلہ خراب پھر دیگر عوامل اور عناصر کی مناسبت بھی ضروری ہے جیسے حرارت پانی اور ہوا وغیرہ۔ یہ بات بہرحال ذہن میں رکھنی ہے کہ کائنات کی ہر شے میں امر کا پلڑا خلق سے بھاری ہے۔ ایک مادہ (مؤنث) میں بھی امر خلق سے یا جلال جمال سے زیادہ ہے لیکن مذکر کے مقابلے میں کم ہے۔ یہ بھی دیکھنا ہے کہ گندم جیٹھ ہاڑ میں کاٹی جاتی ہے اور چاول سردیوں کے آغاز میں حاصل ہوتے ہیں۔

میں آپ لوگوں کو بنیادی قانون دینے جا رہا ہوں۔ یہ قانون آپ ہر جگہ اور ہر شعبہ پر فٹ کر سکتے ہیں۔ اگر اس قانون کے حوالے سے مجھے آپ کی طرف سے دو سو خط وصول ہو گئے یعنی ظفر اقبال کی

طرح وضاحتی سوالوں والے خط تو میرا پندرہ سال کا کام انشاءاللہ پانچ سال میں ختم ہو جائے گا۔
بیال میں بالکل بنیاد سے بحث کر کے آپ کو مزید نہیں الجھانا چاہتا۔ آپ لوگ تھوڑا آگے بڑھیں
ے تو پھر دیکھیں گے کہ اللہ نے کائنات کا آغاز کس طرح کیا۔ فی الحال درج ذیل قانون کو لیں۔

جمال	جلال	جمال	جلال
لینے والا پول	دینے والا پول	دینے والا پول	لینے والا پول
کاربن	فاسفورس	سلیشیا	سلفر
سٹانی	نکس وامیکا	پلسٹیلا	اگنیشیا
رات	دن	رات	دن
ارضی	سماوی	ارضی	سماوی
لڑکی	لڑکا	لڑکی	لڑکا

دو مقناطیس ہیں جو ایک دوسرے کے مخالف ہیں۔ سلفر + سلیشیا ایک مقناطیس ہے جس کا giving hand سلیشیا (جمال) ہے۔ فاس + کاربن دوسرا مقناطیس ہے جس کا giving hand فاس (جلال) ہے۔ فاسفورس چونکہ giving hand جلال ہے اس لئے یہ سلفر + سلیشیا پر قوام ہے۔ سلفر آگ سلیشیا ہوا، فاسفورس پانی اور کاربن مٹی ہے۔ آگے ان کی تقسیم در تقسیم میں تمام دوائیں آتی ہیں پھر ہر دوا یا ہر Pair کا Opposite پول نکالنا ہے یوں نہ صرف ہمیں یہ پتہ چل سکتا ہے کہ نیٹرم کارب کی Opposite دوا کون سی ہے بلکہ لڑکی لڑکا تو ایک طرف رہا ہم یہ بھی جان سکتے ہیں کہ آنکھ چہرے پر کیوں ہے پیٹ پر کیوں نہیں۔ X اور Y کا کوئی چکر نہیں۔ جب بھی کروموسوم میں جلال زیادہ ہو گا اس کی شکل قدرے مختلف ہو گی۔ اگر سمجھنے کی خاطر x اور y کو یا جائے تو کوئی بری بات نہیں۔ یہ ذہن میں رکھنا ہے کہ دائیں طرف جلالی ہے اور بائیں طرف جمالی۔ اوپر جلالی اور نیچے جمالی۔ اندر جلالی اور باہر جمالی۔ ve+ اور ve- کا مسئلہ بھی اسی تصویری سے حل ہوتا ہے یہ کام آپ لوگوں نے خود کرنا ہے۔ دو خصیے ہیں اور دو خصیۃ الرحم۔ دائیں بائیں کو بھی دیکھنا ہے اور یہ بھی دیکھنا ہے کہ دونوں قسم کے جراثیم یا انڈے دونوں طرف ہو سکتے ہیں جس طرح ایک طرف کے فالج میں آدھی زبان مفلوج ہوتی ہے اسی طرح رحم بھی آدھا تیزابی ہے اور آدھا کھاری۔ جبھی جڑواں بہن بھائی پیدا ہوتے ہیں۔ جب مجھے تھوڑی سی آپ لوگوں کی طرف سے امید لگ جائے گی تو پھر میں انشاءاللہ ہسٹالوجی کی طرف آؤں گا۔

عورت اپنے آپ کو Mis use کرے تو جمال میں کمی آتی ہے اور اس کا جسم مردوں کی طرح ہونے لگتا ہے۔ اگر مرد اپنے آپ کو Mis use کرے تو جلال میں کمی آتی ہے۔ Mis using خواہ جائز ہو یا ناجائز۔ ایسی عورت کے ہاں لڑکے زیادہ پیدا ہوں گے اور مرد کے ہاں لڑکیاں زیادہ پیدا ہوں گی۔ پھر آگے مقابلہ کافی پیچیدہ ہے۔ مثلاً مرد بھی طاقت ور ہے اور عورت بھی۔ یا دونوں کمزور ہیں۔ کوئی بھی صورت ہو ایک پلڑا ضرور بھاری ہو گا۔ ہیجڑے بھی اسی تھیوری میں آتے ہیں اور ہومیو پیتھک ہیجڑے بھی اسی تھیوری میں آتے ہیں۔ سیپیا فاسفورس کے قائم مقام ہے اور پلس سلیشیا کے۔

آپ کی آسانی کیلئے ایک Deduction دے رہا ہوں کہ میں سلفر + سلیشیا ہوں۔ میری شادی فاسفورس + کاربن سے ہوئی۔ میری بیٹی سلفر + سلیشیا ہے اور بیٹا فاسفورس + کاربن ہے۔ بیٹی کی شادی فاسفورس + کاربن سے ہو گی۔ بیٹے کی شادی سلفر + سلیشیا سے ہو گی۔ دو سلفر + سلیشیا یا دو فاسفورس + کاربن کی آپس میں شادی نہیں ہو سکتی۔

دونوں مقناطیس ہر شے میں موجود ہیں لیکن پلڑا ایک کا بھاری ہوتا ہے۔ سلفر کے پاس علم ہوتا ہے فاسفورس کے پاس حکومت ہوتی ہے۔ سلیشیا کے پاس حسن ہوتا ہے اور کاربن کے پاس دولت ہوتی ہے۔

سلفر + سلیشیا میری لئے similia similibus strengthre ہو گا اور فاس + کاربن میری بیوی کے لئے۔ دلچسپی اپنے مماثل پول سے ہو گی لیکن شادی Opposite pole سے ہو گی۔ یوں سمجھ لیں کہ میرا آدھا میری بیوی کے پاس ہے اور اس کا آدھا میرے پاس لیکن حقوق و فرائض کی exchange میں فرض کی پہل مجھے کرنا ہو گی۔ اسی نکتہ سے بے خبری کی وجہ سے طلاقیں ہوتی ہیں۔

باقی Deductions آپ خود نکالتے رہیئے۔

اب آپ کو تھوڑا سا "ایک" تھیوری سے متعارف کراتا ہوں۔ اس سے آپ کو مزید سمجھ آئے گی۔ اللہ ایک ہے۔ وہ اول بھی ہے اور آخر بھی، ظاہر بھی اور باطن بھی۔ اس نے اس کائنات کو چار حالتوں میں تقسیم کر دیا ہے لیکن یہ چاروں مل کر کل ایک بناتی ہیں۔ جوں ہی کوئی شے ایک سے زیادہ ہونے لگتی ہے تو کوئی دوسری شے اتنی ہی کم ہو جاتی ہے۔ مثلاً اگر ایک آدمی نے دولت سے ایک پورا

کر لیا تو اسے اولاد نہیں ملے گی یا رشتہ دار نہیں ملیں گے۔ جس کو اولاد زیادہ مل گئی اسے کوئی اور شے زیادہ نہیں ملے گی۔ اب فرض کریں کہ ایک دولت مند آدمی کی ایک بیٹی ہے۔ اور ایک غریب لڑکے کا ایک کم ہے تو دولت مند لاکھ ٹکریں مارے اس کی کوٹھی کا مالک وہ غریب لڑکا ہی بنے گا۔ ایک پورا ہو تو چوری نہیں ہو سکتی۔ مسجد سے میرا جوتا چوری نہیں ہوتا۔ میں اگر کسی کو قرض دوں تو واپس نہیں مانگتا۔ اس کی مرضی ہو تو دے دے۔ یہ اس لئے کہ رد عمل کے قانون کے تحت میرا ایک پورا ہو جاتا ہوتا ہے۔ مزید وضاحت قوت کی تقسیم میں کردوں گا۔ یہاں یہ ذہن میں رکھ لیں کہ x ایک قوت ہے جس کی مختلف حالتیں ہیں جیسے دوست۔ رشتہ دار۔ اولاد۔ حسن۔ جسمانی قوت۔ آواز۔ دولت۔ جنسی قوت وغیرہ وغیرہ۔ ایک کا تبادلہ دوسری قوت سے کیا جا سکتا ہے۔ اگر کوئی بے اولاد اپنی کوٹھی کسی رفاعی ادارے کو دے دے تو بغیر دوا کے صاحب اولاد ہو جائے گا۔ output دینے کے بعد جس شے کی خواہش کریں گے وہ مل جائے گی۔ لیکن مٹھی میں دو روپے پکڑ کر ڈاکٹر کے پاس جانے سے اولاد نہیں ملتی۔ ہر عنصر (element) قوت کی ایک ایک حالت کا نمائندہ ہے۔ اگر آپ میری جلال جمال والی تصویری پر میٹریا میڈیکا کو سامنے رکھ کر کام کریں گے تو آپ کو ہر نبی کا عنصر مل جائے گا۔ بیوی کا ایک پورا ہو جائے تو اسے میاں کی ضرورت نہیں رہتی۔ میاں کا ایک پورا ہو جائے تو اسے بیوی کی ضرورت نہیں رہتی۔ خاندانی منصوبہ بندی کی شکل میں ایک کو پورا کر لیا جائے تو رزق کم ہو جائے گا یا اولاد مر جائے گی یا کوئی اور نقصان ہو جائے گا۔ جس کا ایک پورا ہو اس کے گھر ڈاکہ نہیں پڑ سکتا۔ سیپیا عورت کا ایک پورا ہوتا ہے اس لئے وہ پھوہڑ ہوتی ہے۔ آپ ایک دوست کی مدد کرنا چاہتے ہیں لیکن اگر اس کا ایک پورا ہے تو آپ اس کی مدد نہیں کر پائیں گے۔ اگر آپ کا ایک پورا ہے تو آپ کی اولاد آپ سے دور بھاگے گی۔ "ادویہ میں قدر مشترک" میں انشاء اللہ مزید تفصیل دوں گا۔

قارئین! اللہ کے سامنے جواب دہی کے سوا مجھے کسی شے سے غرض نہیں۔ نہ دولت سے نہ شہرت سے اس لئے کوئی بھی شخص کم از کم میرے اوپر روایتی گھٹیا جملے فٹ نہ کرے کہ گلزار سیاست دان ہے یا گلزار بدنام ہو کر شہرت چاہ رہا ہے۔ اگر اللہ کو منظور ہوا تو میں نے آپ کو یہاں تک بتانا ہے کہ اگر آپ آج ایک گناہ کرتے ہیں تو کتنے دنوں بعد کتنے بج کر کتنے منٹ پر آپ کو کس شکل میں اس گناہ کی سزا ملے گی۔ میں نے اپنی زندگی قرآنی معاشرہ کے سیٹ اپ کے لئے وقف کر دی ہے۔ آگے اللہ کی مرضی ہے کہ وہ مجھ سے کتنا کام لینا چاہتا ہے۔

ایک بات واضح کئے دیتا ہوں کہ جب میں کہتا ہوں کہ آئندہ بتاؤں گا تو اس کی دو وجوہات ہوتی ہیں۔ ایک یہ کہ آپ لوگوں کی ذہنی سطح کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے مجھے گہرائی سے اوپر سطح پر آنا ہوتا ہے اور دوسری یہ کہ ایک چیز میں دیکھ تو رہا ہوتا ہوں لیکن ابھی اس کی وضاحت کے قابل نہیں ہوتا۔ آپ میں سے جو جو Creative لوگ ہیں وہ میری مجبوری کو سمجھ سکتے ہیں۔

الفلفا کمپاؤنڈ کے حوالے سے عرض ہے کہ اگر میرے پاس ڈسکس ختم ہو جائیں تو میں بایوکیمک گولیوں پر پوٹینسی دوا ڈال کر دے دیتا ہوں۔ دوا خام ہو یا پوٹینسی میں، اگر ionezed نہ ہو تو کام نہیں کرتی۔ چونکہ اللہ ایک ہے اور کائنات کی ہر شے اسے Manifest کرتی ہے اس لئے جب کبھی آپ دو یا دو سے زیادہ اشیاء آپس میں ملائیں گے تو وہ ایک مزاج دیں گی۔ اس کو رنگوں سے بھی سمجھ سکتے ہیں اور میٹرک میں پڑھے ہوئے سیتوں سے بھی۔

کونیم کا دمہ کے ساتھ تعلق اس کی علامات کے تحت ہے۔ ہر قسم کا دمہ کونیم سے ٹھیک نہیں ہو گا۔ اگر کسی کا ایک پورا ہو تو اس میں ہل جل پیدا کرنے کے لئے اسے چھیڑنا پڑتا ہے تاکہ کچھ اس میں سے نکلے۔ سیپیا عورت بد زبان اس لئے ہوتی ہے کہ اس کا ایک پورا ہوتا ہے۔ جب ایک سے بڑھنے لگتی ہے تو زیادہ بولنے کی شکل میں فاضل قوت نکالتی ہے۔ خاوند سے مار کھاتی ہے کچھ بولنے سے اور کچھ مار کھانے سے ایک میں کمی آتی ہے اور پھر قوت کی کوئی اور حالت اس کے اندر داخل ہوتی ہے۔ یہی حال سمی سی فیوگا کا بھی ہے۔ جن لوگوں کو جوڑوں کا درد ہوتا ہے ان کا ایک پورا ہوتا ہے اس لئے رسٹاکس کام نہیں کرتی اس کے باوجود کہ رسٹاکس دوا ہوتی ہے۔ وہ حرکت کریں تو کچھ نکلے۔ اس لئے سٹیرائیڈز سے چھینٹی لگانا پڑتی ہے۔ سیپیا عورتوں کے خاوند شکایت کرتے ہیں کہ وہ کام نہیں کرتیں تو وہ انھیں مارتے ہیں اور پھر وہ چند دنوں تک کام کرنا شروع کر دیتی ہیں۔ چند دنوں بعد پھر چھینٹی لگانا پڑتی ہے۔ یہی تصویری سٹیرائیڈز کی بھی ہے اور خام دوا دینے کی بھی۔ ایلو پیتھی ادویات اس لحاظ سے بڑی فائدہ مند ہیں کہ وہ زبردستی قوت کو ایک دوسرے سے exchange کرتی رہتی ہیں۔ اگر آپ ایک عورت کو خام دوا سے نیٹرم کارب سے امونیم کارب پر لے آئیں تو اس کی صحت کا خواہ کچھ بھی نہ ہو، رب اس کے پاس روپیہ پیسہ آنے لگے گا۔ مزید تفصیل انشاء اللہ "ادویہ میں قدر مشترک" میں دوں گا۔ آپ خواہ عام قاری ہیں یا سکالر، میری باتوں کو اگر سمجھنا ہے تو یکسوئی کے ساتھ نماز پڑھا کریں (عالم والی نماز نہیں جو وہ عزت بچانے کے لئے پڑھتا ہے اور نہ امام مسجد والی نماز جو وہ نوکری کے طور پر پڑھتا

بے عمل منکر کی طرح یہ سوچ کر خوش نہیں ہونگا کہ لوگوں کو میرے مرنے کے بعد میری باتوں کی سمجھ آئے گی تو مجھے یاد کیا کریں گے بلکہ میں نے آپ لوگوں کو اپنے ساتھ چلانا ہے۔ جس طرح ظفر اقبال صاحب نے مجھے چھیڑا ہے اگر اسی طرح مثبت انداز میں آپ مجھے چھیڑتے رہیں تو ہم زیادہ تیزی سے آگے بڑھ سکتے ہیں۔

جس طرح آکاش طفیلی ہے اس طرح وائرس بھی طفیلی ہے۔ یہ بڑا لمبا بیالوجیکل پراسیس ہے۔ پیدائش کی مختلف شکلوں اور ارتقا کی مختلف شکلوں سے بحث کرنا پڑتی ہے۔ جب کائنات کا جیومیٹریکل پلان دوں گا تو پھر انشاء اللہ پہلے خلیے سے لے کر اب تک کی تمام ارتقائی حالتوں سے بحث کروں گا۔ ڈیزیز اینڈ میڈیسن III ساری کی ساری ایک سوال ہے۔ آہستہ آہستہ آپ لوگوں کو اس کی سمجھ آتی جائے گی۔ جیسے "ایک" کی تھیوری سے تھوڑا سا متعارف ہو جانے کے بعد اب آپ کے ذہن میں جنرل Tips فوراً آ گئے ہوں گے۔ میں اللہ کے فضل سے بڑی تیزی کے ساتھ آگے کو بڑھتا جا رہا ہوں۔ پچھلے کی وضاحت خود بخود ہوتی چلی جائے گی۔ ایک بات یاد رکھنا ہے کہ میرے ساتھ کسی عالم یا سائنس دان کے ریفرنس سے کبھی بات نہ کرنا۔ انہیں دو قوموں کی وجہ سے میں چالیس سال اندھیرے میں رہا ہوں۔ دلیل کو بنیاد بنائیں۔ دلیل سے ہی آگے بڑھا جا سکتا ہے۔

آپ نے پڑھا ہو گا کہ نبی اکرم ﷺ کی ناک ایسی تھی، چہرہ مبارک ایسا تھا۔ آپ کو مختلف روایات میں تضاد نظر آئے گا لیکن جب آپ اس عنصر کی ذرگ پکچر بنالیں گے جو عناصر میں سب سے افضل ہے تو کیا آپ زیادہ scientific ذرگ پکچر بنانے کے قابل نہیں ہوں گے۔

میں نے ابھی تک اپنی کسی بات کے الٹ نہیں کہا۔ جب آپ لوگ جلال۔ جمال سے بحث کرنے لگیں گے تو پھر میں آپ کے تمام سوالوں کے جواب اسی تھیوری سے دیا کروں گا۔ اسی تھیوری کو میں نے "ایک مریض کی دو مفرد ادویات" نامی کتاب میں دیئے گئے دائرے پر فٹ کرنا ہے۔ یہ پیچیدہ معاملہ ہے اس لئے غلطی کا امکان بہر طور موجود ہو گا۔ ایک بات یہ ذہن میں رکھنی ہے کہ اگر میرا عمل عین قرآنی ہو گا تو غلطی نہیں ہو گی۔ جتنے فیصد قرآنی نہیں ہو گا اتنے فیصد ہی غلطی ہو گی۔ یہی وجہ ہے کہ میں ایک غیر مسلم منکر کو مسلمان عالم پر ترجیح دیتا ہوں یا مجھے شکوک دینے والا پرویز پیارا لگتا ہے۔ آپ ہوں یا آپ کے علماء، اگر آپ کے پاس عمل نہیں ہے تو آپ پچھلی کتابوں سے مواد نکال کر کتابیں لکھیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ علماء بے عمل اور جاہل ہوتے ہیں۔ ان کی ظاہری نمازوں پر نہ جایا کریں یہ ان کی آپ کو دکھانے کے لئے مجبوری ہوتی ہے۔

محترم جناب ڈاکٹر گلزار احمد صاحب

السلام علیکم ! امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہونگے۔ آپکا خط ملا۔ جواب لکھنے کا بہت شکریہ۔ لیکن چند گزارشات میں آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ آپ براہ کرم ان پر ٹھنڈے دل سے غور کریں۔ اور پھر مجھے اپنے خیالات سے آگاہ فرمائیے۔

ا۔ آپ نے اپنی کتاب سحر ہومیو پیتھی " ڈیزیز اینڈ میڈیسن "میں قرآن فہمی پر بہت زور دیا ہے۔ جو بہت اچھی بات ہے لیکن ایک بات آپ پر یقیناً واضح ہو گی کہ قرآن فہمی کے لئے عربی زبان کا سیکھنا اور اس کی باریکیوں سے واقف ہونا نہایت ضروری بلکہ لازمی بات ہے۔ عربی زبان سیکھے بغیر محض پرویز کی لغات القرآن پڑھنے سے کوئی بھی شخص قرآن فہمی کا دعویٰ نہیں کر سکتا اور پھر اس صورت میں جبکہ پرویز سے خود ہی قرآن فہمی میں بڑی سنگین غلطیاں ہوئی ہیں۔ اور یہ آپ بھی تسلیم کرتے ہیں۔ مثلاً پرویز حضرت عیسیٰؑ کو یوسف کا بیٹا کہتا ہے۔ (نعوذ باللہ) مگر قرآن کا اعلان ہے۔ کہ وہ بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے۔ اور آپ خود بھی اس سلسلے میں پرویز سے اختلاف رکھتے ہیں۔ جو ایک مستحسن بات ہے تو کیا میں آپ سے یہ پوچھ سکتا ہوں کہ آپ عربی زبان پر مکمل عبور رکھتے ہیں۔ یا نہیں۔

۲۔ آپ کو معلوم ہے۔ کہ ہمارے مفسرین کرام کسی آیت شریفہ کی تفسیر کرتے وقت اس کا شان نزول بھی بیان کرتے ہیں کہ یہ آیت کس موقع پر اور کن حالات میں نازل ہوئی۔ اور کئی آیات تو ایسی ہیں کہ ان کا شان نزول اگر معلوم نہ ہو تو ان کا مفہوم سمجھ میں نہیں آتا۔ مثلاً سورۃ عبس کی پہلی گیارہ آیات تو ظاہر ہے کہ یہ آیات شان نزول جانے بغیر سمجھ میں نہیں آسکتیں۔ اب ان کا مفہوم سمجھنے کے لئے ہمیں ان روایات کو دیکھنا ہو گا۔ جن میں ذکر ہے۔ کہ یہ آیات کس موقع پر اور کن حالات میں نازل ہوئیں۔

اگر آپ کو روایت پر بھروسہ نہیں تو روایات کے بغیر ہی ان آیات کی تشریح کرنے کی کوشش کر کے دیکھ لیں۔

۳۔ کیا آپ اس بات سے اتفاق کرتے ہیں کہ مسلمانوں کا پہلا قبلہ بیت المقدس تھا؟۔

اگر ہاں! تو براہ کرم مجھے وہ آیت بتا دیجئے جس میں اللہ نے حکم دیا ہو کہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھو۔ اور یہ تو ظاہر ہے کہ قرآن میں ایسا کوئی حکم موجود نہیں لیکن اس کے باوجود بھی ارشاد ہوتا ہے۔

وما جعلنا القبلۃ التی کنت علیھا الا لنعلم من یتبع الرسول ممن ینقلب علی عقبیہ۔ (البقرۃ آیت)

ترجمہ:۔ اور جس قبلہ پر تم تھے، وہ ہم نے صرف اس لیے بنایا تھا کہ ہم یہ جان سکیں کہ کون رسول کی پیروی کرتا ہے اور کون نہیں۔

اس آیت کریمہ میں اللہ نے خود فرمایا کہ پہلا قبلہ میں نے بنایا تھا۔ مگر قرآن کریم میں پہلا قبلہ مقرر کرنے کے بارے میں کوئی حکم اللہ نے نہیں دیا۔ (ویسے اگر آپ چاہیں تو قرآن کریم میں ایسا حکم تلاش کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں)

حضورؐ نے بیت المقدس کی طرف نماز پڑھنے کا حکم دیا تھا۔ اور اللہ نے انکے حکم کو اپنا حکم کہہ دیا۔ کہ میں نے قبلہ مقرر کیا تھا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ اسطرح لوگوں کی پہچان ہو جائیگی کہ وہ رسول کا حکم مانتے ہیں۔ یا نہیں۔

اگر آپ دلائل ہی سے بات کرتے ہیں۔ تو کیا یہ آیت اس بات کی دلیل نہیں ہے۔ کہ حضورؐ کے پاس قرآن کریم کے علاوہ ایک اور بھی وحی آتی تھی۔ اسی وجہ سے چونکہ حضورؐ کا حکم اس وحی پر مبنی تھا۔ تو اللہ نے اسے اپنا حکم قرار دیا۔

وحی کی اس قسم کو ہم وحی غیر متلو کہتے ہیں۔ کیونکہ اسکی تلاوت نہیں کی جاتی۔ جبکہ قرآنی وحی کو وحی متلو کہا جاتا ہے۔

احادیث اسی وحی غیر متلو پر مبنی ہیں۔ اس سلسلے میں اور بھی بہت سی آیات دی جا سکتی ہیں۔ کیا آپ اس سے اتفاق کرتے ہیں؟

۴۔ ایک بات میری سمجھ میں نہیں آتی۔ ہو سکتا ہے۔ آپ وضاحت کر سکیں۔

احادیث سے انکار کرنے والے حضرات تاریخی کتب پر یقین کرتے ہیں۔ حالانکہ تاریخ میں جھوٹی سچی کہانیاں حقیقت اور افسانہ باہم مخلوط ہو جاتے ہیں۔

اور مورخین ہر روایت کی چھان پھٹک نہیں کرتے اور ہر قسم کی جھوٹی سچی روایتیں تاریخی کتب میں جمع ہو جاتی ہیں۔

دوسری طرف احادیث کے لئے آئمہ کرام نے بڑا سخت Cretiria مقرر کیا تھا۔ ایک ایک روایت کو باقاعدہ وہ اس کسوٹی پر پرکھتے تھے۔ ایک ایک راوی پر باقاعدہ جرح کرتے۔ اس کے حالات زندگی، اخلاقیات، اساتذہ۔ کردار غرض ہر چیز پر بحث کرتے۔ اس کے بعد اگر روایت اور اس کے راوی اس معیار پر پورے اترتے تو اس کے بعد ہی وہ اس حدیث کو قبول کر لیتے۔ اسطرح انہوں نے احادیث کیلئے کئی Catageries مقرر کیں۔ مثلاً خبر واحد۔ خبر مشہور صحیح۔ حسن۔ غریب۔ منیر وغیرہ وغیرہ۔

اور اسماء الرجال تو باقاعدہ ایک سائنس ہے جن راویوں سے احادیث مروی ہیں۔ ان پر جرح و تعدیل انکے حالات زندگی اساتذہ وغیرہ پر آئمہ کرام نے تحقیق میں اپنی زندگیاں صرف کیں۔ اور کئی عظیم الشان کتابیں لکھیں۔ مثلاً حافظ ابن حجر عسقلانیؒ کی میزان الاعتدال۔ تہذیب التہذیب وغیرہ احادیث پر جرح و تعدیل۔ درایت کے اصول یہ سب اپنی اپنی جگہ الگ الگ فن ہیں۔ اور ان پر عبور حاصل کرنے میں عمریں صرف ہو جاتی ہیں۔ لیکن جو لوگ اس سائنس کی ابجد سے بھی واقف نہیں۔ جو درایت کے معنی تک نہیں جانتے۔ جو جرح و تعدیل کے اصولوں سے بھی ناواقف ہیں۔ وہ ان عظیم الشان فنون کو عجمی سازش کہہ کر مسترد کر دیتے ہیں۔ مگر حیرت اس وقت ہوتی ہے بلکہ اس نادانی پر رونا آتا ہے جب یہی حضرات تاریخی روایات کو تسلیم کرتے ہیں۔ جس کیلئے کوئی Cretiria مقرر نہیں۔ جس پر اس محنت کا ہزارواں لاکھواں حصہ بھی نہیں ہوا۔ جتنا احادیث پر ہوا۔ اور پھر احادیث کے منکرین قرآن کو کیوں اللہ کا کلام تسلیم کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ دعویٰ حضورؐ کا ہے۔ جنکی باتوں کو وہ قابل اعتماد نہیں سمجھتے۔ نیز وہ یہ بات کیوں تسلیم کرتے ہیں۔ کہ قرآن میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ اور قرآن من وعن محفوظ ہے۔ کیونکہ قرآن ہمارے پاس انہی صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ حضرات کے ذریعے پہنچا ہے۔ جن سے احادیث روایت ہوئی ہیں اور جنکی روایت کو وہ قابل اعتماد تسلیم نہیں کرتے۔

محترمی! یہ بات واضح رہے۔ کہ احادیث کی کتب دوسری صدی ھجری کی پیداوار نہیں۔ جیسا کہ منکرین حدیث دعویٰ کرتے ہیں بلکہ پہلی صدی ھجری کے پہلے نصف میں بھی احادیث کے مجموعے جمع ہو چکے تھے۔ آپ چاہیں تو میں اس کے ثبوت مہیا کر سکتا ہوں۔ آپ براہ کرم اس بات کی وضاحت کریں۔ کہ منکرین حدیث تاریخ کو کیوں قابل اعتماد سمجھتے ہیں۔

اس کے علاوہ اور بھی بہت سی گزارشات ہیں۔ لیکن وہ آپکا جواب ملنے کے بعد پیش کروں گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ اب آپ کے خط کے بارے میں چند باتیں کہنا چاہتا ہوں۔

۱۔ آپ نے لکھا ہے " آپ کی عمر سیکھنے کی ہے اعتراض کرنے کی نہیں " محترمی! میرا تو یہ خیال ہے کہ سیکھنے کے لئے عمر کی کوئی حد نہیں۔ اور تمام عمر آدمی کچھ نہ کچھ سیکھتا ہی رہتا ہے۔ اور جہاں تک اعتراض کرنے کی بات ہے تو یہ میرا حق ہے۔ کہ جو بھی بات مجھے غلط محسوس ہو تو میں اس پر اعتراض کروں گا۔ اب اگر میرے اعتراض کے جواب میں کسی نے کوئی مضبوط دلیل پیش کی۔ تو یقیناً میں اپنا اعتراض واپس لے لوں گا۔

۲۔ آپ نے لکھا ہے کہ شیعہ یہ کرتا ہے۔ وہابی یہ کرتا ہے۔ تو سچی حدیث کونسی ہے۔ محترمی! اگر برا نہ منائیں تو عرض کروں۔ کہ یہ دراصل احادیث سے بے علمی کا نتیجہ ہے۔ آپ کو دراصل احادیث کے بارے میں کچھ علم ہی نہیں ہے۔

صرف شیعہ ہی نہیں ہمارے سنی مسالک میں مالکی مسلک والے بھی ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھتے ہیں۔ دراصل یہ سب حضورؐ کے طریقے ہیں۔ جیسا کہ آپ نے کہا تھا۔ کہ ہر مسلک والے کے پاس حدیث کا ریفرنس موجود ہے۔ تو حضورؐ نے یہ سب طریقے اپنائے۔ کبھی ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھی کبھی ہاتھ باندھ کر کبھی ناف پر باندھ کر کبھی رفع یدین کیا۔ کبھی نہیں کیا۔ اور یہ سب کچھ آسانی کی خاطر کیا گیا۔

اب اگر کوئی شخص ان میں سے کسی ایک بھی طریقے کے مطابق نماز پڑھے۔ تو وہ سنت پر عمل کر رہا ہے۔ اور ہمیں کوئی حق نہیں پہنچتا۔ کہ ہم ہاتھ چھوڑ کر یا ہاتھ اوپر باندھ کر یا رفع یدین کرنے والے نمازیوں کو غلط کہیں۔ اور اسمیں بھی اللہ کی ایک حکمت ہے۔ آپ اس پر ذرا غور کریں۔ اگر اللہ چاہتا تو سارے مسلمان ہاتھ ناف پر رکھکر ہی نماز پڑھتے۔ لیکن پھر حضورؐ کی باقی سنتیں دنیا سے مٹ جاتیں۔ کیونکہ یہ دیگر طریقے بھی سنت ہی کے ہیں۔ اور خدا کو اپنے محبوب کی سب سنتیں بڑی پیاری ہیں۔ اسی وجہ سے اس نے حضورؐ کی کسی بھی سنت کو مرنے نہ دیا۔ اور انکی ساری سنتیں اس طریقے سے زندہ رکھیں۔ کہ کوئی ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھتا ہے تو کوئی ہاتھ اوپر باندھ کر۔ اور کوئی ہاتھ ناف پر باندھ کر۔

محترمی! یہ چند گزارشات تھیں۔ جو آپ کی خدمت میں پیش کرنا میں نے اپنا فرض سمجھا۔ آپ سے مجھے علمی اختلاف تھا۔ میں نے اپنا نکتہ نظر بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ اگر آپ کو کوئی اعتراض ہو۔ تو آپ پیش کر سکتے ہیں۔ احادیث کے بارے میں بھی اگر آپ کو کچھ شکوک ہوں۔ تو میں انھیں دور کرنے کی کوشش کر سکتا ہوں۔ لیکن براہ کرم علمی اختلاف کو علمی اختلاف کے دائرے میں ہی رہنا چاہیئے۔ بحث بحث ہی کے طریقے سے ہو۔ اسلئے آپ میری گذارشات کا برا مت منائیے۔ ان پر ٹھنڈے دل و دماغ اور یکسوئی سے غور کریں۔ اس کے بعد آپ اپنا موقف پیش کر سکتے ہیں۔

اگر میرے لائق کوئی خدمت ہو تو میں حاضر ہوں۔

شکریہ

والسلام
مخلص
عزیز احمد
امین ہومیو سٹور شمسی روڈ مردان۔ 15/1/95

قارئین! یہ 19-20 سالہ بچے کا خط ہے جو مجھے سر اور انکل کہہ کر بلاتا تھا۔ اب یہ محترمی پر آگیا ہے۔ آیا نہیں بلکہ لایا گیا ہے کیونکہ اس بچے کے پیچھے کوئی اور بول رہا ہے۔ یہی وہ بدنام زمانہ خط ہے جو صدیوں سے مسلمان ایک دوسرے کو لکھ رہے ہیں۔ یہی خط مسالک کی بنیاد بنتا ہے اور اسی خط نے مسلمانوں کی سوچ کے دروازے بند کئے ہیں۔ اگر آپ کو اس خط کا جواب دینا پڑ جائے تو تھوڑی سی کوشش کے بعد آپ کہیں گے "یار اتنا میرا علم نہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ انبیاء قرآن یا احادیث کے بارے میں کوئی گستاخی ہو جائے۔ اس لئے علماء جانیں اور ان کا کام" یوں آپ دین اسلام سے مکمل طور پر کٹ جائیں گے۔ آسان دین اسلام کو ان نام نہاد علماء نے معمہ بنا کر رکھ دیا ہے۔ میں اگر تھوڑی سی ہوشیاری دکھاؤں تو اس بچے کو اس خط میں ایسا الجھا دوں کہ اس کی ساری عمر احادیث اور فقہ سے حوالہ جات ڈھونڈتے اور لوگوں سے لڑتے گزر جائے۔ لیکن میں تو نوجوان نسل کو اس جہالت سے نکالنا چاہتا ہوں۔ اگر میں قرآن پاک کو سامنے رکھ کر اس خط کا جواب دوں تو پانچ ہزار صفحات کی کتب بنتی ہے۔ میں مختصر دلائل سے جواب دیتا ہوں۔ میری کتابیں آپ کو قرآن فہمی میں مدد دیں گی اور آپ کو آہستہ آہستہ علم ہوتا جائے گا کہ یہ خط واقعی صدیوں پرانا خط ہے بلکہ ایک شیطانی چکر ہے جس نے مسلمانوں کی سوچ کے دروازے بند کر رکھے ہیں۔ مسٹر اور محترمی دو ایسے الفاظ ہیں جن کے اندر حسد بغض اور کینہ چھپا ہوا ہوتا ہے۔ کوئی بھی حساس آدمی کسی دوسرے آدمی کو ان دو الفاظ سے نہیں بلاتا اور جو احساس نہ ہو اس کے پاس علم نہیں ہوتا۔

مجھے دوبارہ مسلمان ہوئے چند سال ہوئے ہیں اور جب میں دوبارہ مسلمان ہوا تو میں نے محسوس کیا کہ قرآن پاک کو سمجھنا اتنا مشکل نہیں۔ میں جتنا کچھ سمجھتا جاؤں گا آپ کو بتاتا جاؤں گا۔ اگر کوئی مجھ سے پوچھے کہ علم کی تعریف کیا ہے تو میں جواب دوں گا کہ یہ جاننا کہ اللہ کیا ہے۔ قرآن پاک کی ساری کی ساری بحث اسی سوال سے ہے یعنی قرآن پاک اسی سوال کا جواب ہے۔ لیکن علم کی اس تعریف پر نام نہاد علماء فتویٰ لگانے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ فتویٰ کا لفظ تو ان لوگوں کے منہ میں لعاب دہن

کی طرح موجود ہوتا ہے۔ میں انشاء اللہ جلد ہی ریاست اور معشیت کا ایک ایسا پلان دینے والا ہوں جس کے دو مرحلے ہوں گے۔ پہلا یہ کہ کوئی شخص اللہ کو مانے یا نہ مانے وہ اپنی قوت اور کارکردگی کسی بھی طور روک نہیں سکے گا اور دوسرا مرحلہ ایسا ہو گا جس میں entertainment بھی مکمل طور پر ہو گی لیکن ناچ گانے جیسی فضولیات بھی موجود نہیں رہیں گی اور ہر طرف قرآن پاک کی تلاوت ہی ہو گی۔ میں انتہائی آسان انداز میں انسانی فزیالوجی متعارف کرانے والا ہوں جس سے ایک عام آدمی بھی واقف ہو سکتا ہے اور اپنا علاج کر سکتا ہے۔ میں نے جو جیو میٹریکل پلان آپ کو دینا ہے وہ کائنات اور کائنات کے تمام شعبوں سے ایک ہی انداز میں بحث کرے گا۔ اس پلان کی اصل بنیاد قرآنی عربی کے حروف ہیں۔ اللہ فرماتا ہے کہ قرآن پاک کی تلاوت خوب ٹھہر ٹھہر کر کرو یعنی اسے سمجھو۔۔ اس کے لئے ہر بچے کا حافظ قرآن ہونا ضروری ہے اور عربی گرامر اور لغت کا جاننا ضروری ہے۔ میرا دیا ہوا پلان میٹرک سے پہلے پہلے بچہ پڑھ لیا کرے گا اور آگے جس شعبہ میں اس کی دلچسپی ہو گی اس میں چلا جائے گا۔ یوں سمجھ لیں کہ ہر بچہ میٹرک تک کائنات کے تمام علوم سے Traditionally واقف ہو گا اور پھر اپنے شعبہ میں نئی سے نئی ایجادات کرے گا۔ نماز میں صرف سورۃ اخلاص پڑھنے والا قرآن پاک پر کیا غور کر سکتا ہے۔؟ فرض کریں کہ ایک ماہر معاشیات حافظ قرآن بھی ہو اور عالم امر کی زبان (قرآن) کا پلان بھی اس کے پاس ہو تو جب وہ آدھی رات کو قیام کے لئے کھڑا ہو گا تو جو سورۃ نماز میں پڑھے گا اس میں سے "ذوا تا افنان" کرتا چلا جائے گا۔ چونکہ قرآنی عربی ہی کائنات کی تمام اشیاء کی زبان ہے اس لئے اس کا جاننا بہت ضروری ہے لیکن اگر مجھے علم نہ ہو تو کیا میں قرآن پاک پر کام کرنا ہی چھوڑ دوں۔

اب جبکہ لوگوں کی اکثریت عربی زبان سے ناواقف ہے تو میں نے ایسے اصول دیئے ہیں جن کی روشنی میں قرآن کو سمجھنا آسان ہو گا مثلاً جب آپ بات کرتے ہیں تو تین ہی زمانوں میں کرتے ہیں یا تو آپ ماضی کا کوئی قصہ سنا رہے ہوتے ہیں یا حال کی کوئی بات کر رہے ہوتے ہیں اور یا مستقبل کے بارے میں کچھ کہہ رہے ہوتے ہیں۔ ایک نبی ہی نہیں بلکہ ایک عام مفکر کی تحریر بھی کائنات سے بھی بحث کرتی ہے اور خود اس کی ذات سے بھی۔ قرآن پاک نبی اکرمؐ کی ذات سے بھی بحث کرتا ہے اور ان کے ماحول سے بھی اور ساتھ ہی ماضی کے کائناتی حوادث سے بھی۔ عربی زبان کا جاننا نہائت ضروری ہے۔ حافظ قرآن ہونا نہائت ضروری ہے تاکہ سفر اور کاروبار کے دوران بھی آدمی کی تحقیقات جاری رہیں لیکن موجودہ حالات میں ہم ایک محض حافظ قرآن یا محض عربی دان پر انحصار نہیں کر سکتے کیونکہ جو کچھ قرآن پاک کے پاس ہے وہ موجودہ حافظ اور عربی دان نہیں جانتا۔

ماضی ہماری تقدیر ہوتا ہے۔ آثار قدیمہ اور کتب ماضی کا حصہ ہیں ان سے استفادہ کرنا ہمارا حق ہے۔
ھل جزار الاحسان الاحسان کے قانون کے تحت جو بھی شخص کوئی کتاب لکھتا ہے کسی پر نیکی نہیں کرتا

بلکہ out put دیتا ہے۔ قرآن فہمی کے لئے جو طریقہ میں آپ کو بتاؤں گا اس کے تحت نہ ماضی (احادیث، روایات، آثار قدیمہ) کی ضرورت پڑتی ہے اور نہ تصریف آیات کی۔ صرف حال کے ذاتی اور کائناتی مشاہدہ سے قرآن پاک کو سمجھا جا سکتا ہے۔ تاریخ کا یہ فائدہ ہوتا ہے کہ اگر آپ چھپر بنانا جانتے ہیں تو جنگل میں جا کر چھپر پہلے ہی بنالیں گے اور اگر چھپر بنانا نہیں جانتے تو بارش اور آندھی کی صورت میں "ضرورت ایجاد کی ماں ہے" کے تحت چھپر خود بخود بنتا چلا جائے گا۔

یہ بات یاد رکھیں کہ آپ کا عرب یا عربی دان عربی زبان سے واقف نہیں ہے کیونکہ جو جیومیٹریکل پلان فزکس، کیمسٹری یا سیاسیات کا ہے وہی پلان علم کا بھی ہے، قوت کا بھی اور کسی زبان کا بھی۔ جس طرح حروف سے الفاظ اور الفاظ سے جملے بنتے ہیں اسی طرح ہی کائنات کی تشکیل ہوئی ہے اور اسی طرح ہی آدم کی پیدائش ہوئی ہے۔ یہ باتیں آپ کے نام نہاد علماء اور عربی دان نہیں جانتے۔ اس کی وضاحت اس وقت ہوگی جب میں آپ کو بتاؤں گا کہ عناصر کے بننے کا قانون کونسا ہے اور بے جان سے جاندار کا قانون کونسا ہے۔

میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ قرآن پاک کو سمجھنے کے لئے ماضی کی ضرورت وقت بچانے کے لئے ہوتی ہے۔ اب دیکھیں کہ سورۃ عبس کو سمجھنے کے لئے شان نزول کی ضرورت نہیں۔ ذرا اپنے آپ کو استاد سمجھئے۔ آپ کے سامنے امیر بچے بھی بیٹھے ہیں اور غریب بھی، صحت مند بھی اور مریض بھی، خوبصورت بھی اور بدصورت بھی۔ کیا سورۃ عبس کی سمجھ نہیں آئے گی۔؟ یہ بات بھی ذہن میں رکھنی ہے کہ قرآن پاک نبیؐ کی ذات اور ان کے حال سے بھی بحث کرتا ہے اور ماضی سے بھی۔ ماتھے پر بل آیا اور وحی سرزنش کے طور پر اتری۔ یہ سارا کچھ کس قانون کے تحت ہوا؟ اس سے نہ آپ کے علماء واقف ہیں اور نہ آپ کی کتابیں۔ جو صاحب اس بچے کے پیچھے بول رہے ہیں انھیں اسطرح سوچنے کی عقل نہیں آتی اور یہ کم عقلی اور کم علمی طرز کہن پہ اڑنے کی وجہ سے ہے۔ لوگ مار ہی اس لئے کھا رہے ہیں کہ کوئی Traditionalism پر اڑا ہوا ہے اور کوئی Traditionalism سے بالکل بے بہرہ ہو کر تجرباتی طور پر چھپر تیار کر رہا ہے حالانکہ اصل اصول یہ ہے کہ Traditionalism (بنیادی قوانین کو Base بنا کر Modernism (ذوالقرنین) کی طرف بڑھا جائے۔

قبلہ اول کے حوالے سے عرض ہے کہ اگر میں آپ سے کہوں کہ اب آپ اس کمرے میں ہوا!

کریں تو اس کا مطلب صاف ظاہر ہے کہ آپ پہلے کسی اور کمرے میں سوتے تھے۔ اتنی سی بات ان رنو بادران کی سمجھ میں نہیں آتی۔ اگر ان لوگوں نے کائنات کے پرائمری اور سیکنڈری ایکشن کو سمجھنے کی کوشش کی ہوتی تو انھیں علم ہوتا کہ جب نبی اکرمؐ نے کعبہ کی طرف منہ پھیرا تو اس ثانیے کائنات میں کون کون سی تبدیلیاں وقوع پذیر ہوئیں۔ کہاں کہاں سے زمین کا حصہ پانی میں گیا اور کہاں کہاں سے پانی نے خشکی کے لئے جگہ چھوڑی۔ اس وقت ستاروں پر کیا گزری اور زمین کے اندر کیا کیا تبدیلیاں واقع ہوئیں۔ قارئین! یہ میرا عمر بھر کا کام ہے اس لئے اسے اس خط میں نہیں سمیٹ سکتا۔ "مشرق اور مغرب اللہ ہی کے ہیں" نیت ٹھیک ہے تو بدھر جی چاہے منہ کر لیں۔ اگر نیت میں کھوٹ ہے تو کعبہ کی طرف منہ کرنے سے بھی کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

چونکہ نام نہاد علماء تقدیر اور تدبیر کو نہیں سمجھتے اس لئے انھیں یہ علم ہی نہیں کہ وحی 4 = 2 + 2 سے بحث کرتی ہے 2 + 2 = 4 سے بحث نہیں کرتی۔

فرض کریں کہ میں کہوں کہ قبلہ اول بیت المقدس تھا ہی نہیں تو ان لوگوں کے پاس سوائے روایت کے کوئی بھی ثبوت نہیں حالانکہ پرائمری اور سیکنڈری ایکشن کے اصول کے تحت قبلہ اول کا مکہ سے فاصلہ اور سمت بھی معلوم کی جا سکتی ہے۔ یہ لوگ اتنا بھی نہیں جانتے کہ سوال سوزش یا مرض ہوتا ہے اور اس کے ستر علاج ہوتے ہیں۔ یہ عقل کو استعمال نہ کرنے والے رواستوں میں پھنسے پڑے ہیں۔

کسی بھی محقق یا صاحب شعور کا دماغ خراب نہیں کہ وہ احادیث، روایات، آثار قدیمہ، تاریخ اور مختلف مذاہب کا انکار کرے خواہ محقق مسلم ہو یا غیر مسلم۔ اگر کوئی کتاب اسے چھپر بنانے میں مدد دیتی ہے تو اس کا دماغ خراب نہیں کہ وہ "ضرورت ایجاد کی ماں ہے" کے تحت کتابوں کا انکار کر کے چھپر بنائے اور اپنا وقت ضائع کرے۔ یہ عقل کے کورے ہر اس شخص پر منکر حدیث کا فتویٰ لگا دیتے ہیں جو حال سے بحث کرے۔

آپ میں سے جو جو افراد جو میو چیتہ ہیں اور سلفر کی ہٹ دھرمی سے واقف ہیں، بیلیکس کے حسد سے واقف ہیں، نکس وامیکا کی کینہ پروری سے واقف ہیں، سٹرامونیم، بایو سائنس اور کیناہس انڈیکا کی

ذہانت اور بے حیائی سے واقف ہیں کیا وہ کہہ سکتے ہیں کہ کسی بھی انسان کو پڑھنا اتنا آسان ہے جو تمام ان اسمار الرجال والوں نے سمجھ رکھا ہے۔ انسان نے انسانی نفسیات پر قیامت تک کام کرنا ہے۔ اگر آپ میزان الاعتدال اور تہذیب التہذیب کا ہومیو پیتھی کی آنکھ سے مطالعہ کریں تو آپ کو ہر صفحہ قابل اعتراض نظر آئے گا۔ عمل سے عاری ان ذہنی عیاشوں نے یہ "ذرادے" بنا رکھے ہیں کہ ان لوگوں کی بدمعاشی قائم رہے۔

جب تک کوئی انسان قرآن پاک کو تمام پہلوؤں سے مکمل طور پر نہ سمجھ لے وہ کسی انسان کی نفسیات سے عدل کے ساتھ بحث نہیں کر سکتا۔ تمام اسلامی کتب کھنگال لیں کہیں سے آپ کو یہ پتہ نہیں چلے گا کہ عبس (مادہ ع ب س) کائنات میں کس کس پودے جانور، عنصر، مرکب، سیارے یا ستارے کا سیومیٹریکل پلان ہے۔ اب بتائیں کیا ہے ان اسمار الرجال والوں کے پاس؟ مجھے تھوڑی سی قرآن پاک کی سمجھ آئی تو میں نے "پیر کرم شاہ" اور "سید" مودودی کو عالم ماننے سے انکار کر دیا۔ یہ ہوتا ہے اسمار الرجال۔ پرویز کے پاس ابراہیمی طنز نہیں ہے غیر انسانی طنز ہے۔ یہ باتیں آپ کو ہومیو پیتھی کسی حد تک بتا سکتی ہے اسمار الرجال نہیں بتا سکتا۔ یہ لوگ مجھے یہی بتا دیں کہ امام مالک کا Basic Anatomical plan کونسے عنصر پر تھا اور وہ عنصر کونسی خدائی صفت کو Represent کرتا ہے۔ اس عنصر کے مثبت اوصاف کیا ہیں اور منفی اوصاف کیا ہیں۔ آپ لوگ تو تاریخ کا مطالعہ نہیں کرتے ورنہ آپ کو پتہ چلے کہ مولانا شبلی اور ابوالکلام آزاد انتہائی عاشق مزاج تھے۔ اگر تاریخ نہ بھی بتائے تو ہومیو پیتھی آپ کو بتا دے گی کہ جس شخص کو دماغ اچھا ملتا ہے اسے جنسی قوت بھی زیادہ ملتی ہے تو اس کا قدم قدم پر امتحان بنا رہتی ہے۔ جب میں جلال اور جمال سے بحث کروں گا تو آپ کو ساری تفصیل انشاء اللہ دوں گا۔ علم نفسیات کی تمام بری اصطلاحات ہمارے ان "کرام" کے حصے میں آتی ہیں۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ ان لوگوں کو اتنا تک معلوم نہیں کہ قرآن پاک کے محفوظ رہنے کے پیچھے سائنسی قانون کونسا ہے؟ بنے پھرتے ہیں علماء۔ روٹی کے لئے تفسیریں لکھنے والے ان بے شرموں نے اگر تقدیر کو سمجھا ہوتا تو انہیں معلوم ہوتا کہ قرآن کس قانون کے تحت محفوظ ہے یا یحییٰ کا نام یحییٰ کیوں ہے۔

میرا ایک کام وہ ہے جو آپ کو میری کتابوں کی شکل میں مل رہا ہے اور دوسرا وہ جیسے آپ لوگوں کی مجھ سے ملاقات ہوتی ہے تو میری اچھی یا بری باتیں آپ کے ذہن میں رہ جاتی ہیں۔ میرے مرنے کے بعد آپ میں سے کوئی کہے گا کہ گلزار میں فلاں فلاں اوصاف تھے اور کوئی کہے گا کہ گلزار میں فلاں فلاں برائیاں تھیں۔ یہ دونوں قسم کی باتیں جب نسل در نسل چلیں گی تو پتہ نہیں ان کا حلیہ کس کس طرح بگڑ جائے گا۔ پھر اس بات کو بھی ذہن میں رکھیں کہ روائیتی انسان دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو اپنا شعر مرزا غالب کا کہہ کر سناتے ہیں اور دوسرے وہ جو مرزا غالب کا شعر اپنا کہہ کر سناتے ہیں۔ ذیزیز اینڈ میڈیسن III میں میں نے جس تربوز والی حدیث پر اعتراض کیا ہے یہ لوگ اس اعتراض کو غلط ثابت کیوں نہیں کر سکے۔ جبکہ اس حدیث کے حوالہ جات بھی بقول ان کے مستند کتب پر مبنی ہیں۔ یہ لوگ دراصل ذہنی عیاش ہیں اور "نہ کھیڈاں گے نہ کھیڈن دیاں گے" کے قائل ہیں۔ تربوز والی حدیث کے بارے میں ان لوگوں کا اسماء الرجال، Cretiria اور پیمانے کہاں گئے؟ حروف مقطعات کی تشریح کرنے والی احادیث کہاں گئیں۔ اتنا نہیں سوچتے کہ جس طرح ایک سنیاسی اپنی فطرت سے مجبور ہو کر خواہ مخواہ جڑی بوٹیوں پر تحقیقات کرتا رہتا ہے یا ڈاکٹر علوی صاحب بغیر کلینکل پریکٹس کے فطرت سے مجبور ہو کر کتابیں لکھ رہے ہیں۔ اسی طرح کا چسکا احادیث کو اکٹھا کرنے کا باعث بنا۔ عقائد عمل ہوتے ہیں اور احادیث کے محتاج نہیں ہوتے۔

"اللہ ہر شے پر قادر ہے" اس آیت کا مفہوم نہ پرویز کو معلوم تھا اور نہ ان رنو برادران کو۔ پرویز نے کم از کم دلیل تو دی کہ جب ہر بچے کا باپ ہوتا ہے تو عیسیٰؑ کا باپ بھی تھا۔ اگر یہ لوگ کہتے ہیں کہ عیسیٰؑ کا باپ نہیں تھا تو ان کے پاس کسی غیر مسلم کو قائل کرنے کے لئے کونسی دلیل ہے؟ کیونکہ وہ قرآن کو نہیں مانتا۔ قارئین! یہ ذہنی عیاش قابل معافی نہیں ہیں۔ یہ صدیوں پرانا خط ہر اس شخص کے سامنے رکاوٹ بنا ہے جس نے قرآن پاک کو سمجھنے کی کوشش کی ہے۔ کائنات حق ہے اور حق کے پاس اصول ہوتا ہے۔ کس اصول کے تحت کائنات حق ہے؟ میں نے بشرط رضائے الٰہی کائنات کا جو نقشہ آپ کو کاغذ پر بنا کر دینا ہے اس میں آپ کو سدرۃ المنتہیٰ کی پوزیشن بھی مارک کر کے دوں گا اور جنت اور دوزخ کے مقامات اور ان کے درجات بھی دکھاؤں گا۔ یہ بھی بتاؤں گا کہ قیامت کس طرح آئے گی۔ چند دن پہلے پرویزیوں کے ماہنامہ طلوع اسلام میں کسی نے سوال پوچھا کہ قیامت کے بعد

اگلی زندگی کا ثبوت کیا ہے؟ تو ڈاکٹر عبدالودود نے قرآنی ریفرنس سے جواب دیا۔ اور ایسا جواب کوئی بھی دے سکتا ہے۔ اور پرویزیوں نے اس لڑکے کا ایڈریس شاید اس لئے شائع نہ کیا کہ کوئی اور آدمی جواب دے کر ہیرو نہ بن جائے۔ دوست ایسوسی ایٹس طلوع اسلام کے خلاف بولتے ہیں اور کتابیں بیچنے کے لئے طلوع اسلام کا پلیٹ فارم ہی استعمال کرتے ہیں۔ آپ کا کیا خیال ہے کہ رفیع اللہ شہاب نے کتابیں اسلام کی خدمت کے لئے لکھی ہیں۔ اس نے پیسہ کمانے کے لئے لکھی ہے۔ علماء اور کتابیں لکھنے والے یا تو پیٹ کی خاطر کتابیں لکھتے ہیں اور یا ذہنی عیاشی کے طور پر۔

اسماء الرجال سے بحث کرنے والے مختلف مکاتب فکر کے لوگوں کی ذہنی حالت اس شخص جیسی ہے جو اس خط کے پیچھے ہے۔ پرویز کے لئے "تو" اور اپنے مفسرین کے لئے "مفسرین کرام"۔

علم سیکھنے کی عمر کے حوالے سے عرض ہے کہ یہ بچہ پرانا کارب کے بوڑھے سے تو بہتر ہے لیکن چالیس سال کے جوان ذہن کے آگے کچا پھل ہے۔ چالیس سالہ جوان سے مراد میں نہیں بلکہ کوئی بھی ٹھوکروں سے گول شدہ گیند۔ 20 سال کا لڑکا یا تو اپنا نام سامنے لے کر آئے اور چیلنج کے ساتھ سامنے آئے اور یا اسے صرف سوال کرنے کا حق دیا جا سکتا ہے اعتراض کرنے کا نہیں۔ سوال کو جواب سے مطمئن کیا جا سکتا ہے۔ میں اس بچے کو جانتا ہوں۔ مجھے دو تین دفعہ ملنے لاہور آیا ہے۔ اگر میں مردان جا کر اس سے کسی بھی نکتہ پر تنہائی میں بات کروں تو یہ درایت پر ہی میرے سوالوں کا جواب نہیں دے سکے گا۔

ان مسالک سے تو فوجی بہتر ہیں جو ایک انداز میں پریڈ کرتے ہیں۔ اگر کوئی فوجی ذرا سی حرکت کرے تو اسے Do ,nt move کا جملہ سننا پڑتا ہے۔ اگر آپ انسانی ذات اس کے جلال (رعب) اور جمال (حسن) کو سامنے رکھ کر پریڈ (نماز) کریں تو آپ کو پتہ چلے کہ نماز کیا ہے اور کس طرح پڑھنی ہے۔ زمانہ امن میں پریڈ ایک جیسی ہوتی ہے اور زمانہ جنگ میں آپ کی مرضی ہے خواہ کالو سنتو بن کر رائفل چلائیں اور خواہ ڈایا سکور یا بن کر۔

اگر آپ stand easy پوزیشن میں کھڑے ہوں تو گھنٹوں کھڑے رہ سکتے ہیں اور اگر Attention پوزیشن میں کھڑے ہوں تو کھڑا ہونا مشکل ہو جاتا ہے۔ جمال کو دیکھنا ہے اور جلال کو بھی اور اپنے آپ کو پوری توجہ سے کمانڈر کے سامنے کھڑا کرنا ہے۔ یہ جوان صاحب نے کہا ہے کہ جی

کی جس طرح مرضی ہے نماز پڑھے یہ آج کے علماء کا تیسری پتی کی خاطر ایک ڈھونگ ہے۔ اگر آپ تعصب سے پاک ہو کر حالت قیام میں کھڑے ہوں تو جسمانی جکڑاؤ اور ذات کی یکسوئی سب سے زیادہ ناف کے اوپر ہاتھ باندھنے سے آتی ہے اور وہ بھی تین انگلیاں کلائی پر رکھنے سے۔

یہاں ایک دلچسپ بات آپ کو بتاتا ہوں۔ علم کے لئے بھوکا رہنا ضروری ہے۔ اگر آپ علم کی خواہش کریں گے تو چونکہ وہ خالی پیٹ ملتا ہے اس لئے اللہ آپ کی روزی گھٹا دے گا۔ عمل کے لئے استقامت ضروری ہے۔ اگر آپ علم کو عمل میں لانا چاہتے ہیں تو راتوں کا قیام ضروری ہے ورنہ اللہ ثابت قدم بنانے کے لئے جیل بھجوا دیتا ہے۔ بڑا دلچسپ قانون ہے "ادویہ میں قدر مشترک" میں اس سے بحث کروں گا۔ پورے جکڑاؤ اور پوری یکسوئی کے ساتھ آدھی رات کو کھڑا ہونا ایک دن کی جیل کے برابر ہوتا ہے۔ اس طرح کی باتیں بھرے پیٹ والے Data collecters کی سمجھ میں نہیں آسکتیں۔ وہ روٹی، شہرت اور ذہنی عیاشی کے لئے سابقہ کتب سے ہی کتابیں بناتے ہیں۔ حد ہو گئی ہے۔ اتنا کسی نے غور نہیں کیا کہ ناف پر ہاتھ باندھنے سے سیدھی صف میں چھوٹے بڑے پیٹ برابر ہو جاتے ہیں اور صف بے ترتیب نظر نہیں آتی۔ دشمنوں کو مسلمانوں کی جماعت میں جلال بھی نظر آتا ہے اور جمال بھی۔

چونکہ میری میو پیتھی قرآن پاک سے بحث کرتی ہے اس لئے آج میں نے اس صدیوں پرانے خط کا جواب دے دیا ہے آئندہ ایسے کسی خط کا جواب نہیں دوں گا۔

آپ لوگ جب قرآن پاک پڑھتے ہیں تو یہ سوچ کر پڑھتے ہیں کہ وہ رسول ﷺ پر اترا، مسلمانوں کو ہدایت دے رہا ہے اور کافروں پر لعنت بھیج رہا ہے اور پڑھتے وقت آپ کے ذہن میں اپنی ذات اور اپنا ماحول نہیں ہوتا بلکہ مکی اور مدنی معاشرہ ہوتا ہے۔ ذرا تھوڑی دیر کے لئے اپنے آپ کو کمانڈر سمجھ کر سورۃ الاحزاب کا مطالعہ کیجئے۔ پھر دیکھئے کہ پوری سورۃ کی سمجھ آتی ہے یا نہیں۔

چلتے چلتے جی چاہ رہا ہے کہ باہمی مشاورت والوں کی بھی خبر لے لوں۔ یہ لوگ نماز کو باہمی مشاورت کا نام دیتے ہیں۔ قارئین! آپ جس بھی انداز میں نماز پڑھیں نماز پڑھنا ضروری ہے۔ یہ لوگ انقلاب لانا چاہتے ہیں لیکن انہیں یہ علم ہی نہیں کہ انقلاب لانے کے لئے صرف باہمی مشاورت ہی کافی نہیں بلکہ قیام، رکوع، سجود اور التحیات انتہائی ضروری ہیں۔ پرویز یا پرویز کا پیروکار دلیل سے بات تو کر سکتا ہے خواہ دلیل غلط ہی ہو لیکن انقلاب نہیں لا سکتا۔ جو شخص 10 منٹ کھڑا نہیں رہ سکتا وہ تھانے والوں کا ایک جوتا بھی برداشت نہیں کر سکتا

آپ کا آدھا آپ کے پاس ہے اور آدھا کائنات کے پاس ہے۔ نماز کا حکم یونہی سات سو دفعہ نہیں آیا۔ تو آداب کائنات کے ہیں وہی آداب نماز کے ہیں۔ جب آپ نماز پڑھیں گے تو قانون مماثلت کے تحت کائنات Opposite pole سے آپ کی طرف جھکی چلی آئے گی۔ نماز سے آپ کی وہ فزیالوجی بنتی ہے جو کائنات کی فزیالوجی ہے اور فزیالوجی بھی وہ جس کا پلان ایسا ہے کہ جلال اور جمال کے دو پلڑوں کے درمیان فرق انتہائی قلیل ہے یعنی انتہائی اعتدالی فزیالوجی۔ صرف باہمی مشاورت کرنے سے اوپر کا دھڑ بھاری ہو جاتا ہے اور ٹانگیں دبلی ہو جاتی ہیں اور آدمی میں نکس والی کینہ پروری آتی ہے۔ کائنات حرکت کا نام ہے بیٹھ کر باہمی مشاورت کا نام نہیں۔ یہ سہل اندازی باہمی مشاورت والوں کو بہت مہنگی پڑے گی۔ نہ صرف ان کو بلکہ ان کی اولادوں کو بھی کیونکہ اس طرح اولاد کی اناٹومی کیکڑے کی طرح بنتی ہے۔

اگر میں اکیلے نماز پڑھوں تو میری جس طرح مرضی ہے پڑھوں۔ اگر میری عملی زندگی میں سجدہ کمزور ہے تو سجدہ لمبا کروں گا اگر قیام (استقامت) کمزور ہے تو قیام لمبا کروں گا لیکن جب نماز با جماعت پڑھوں گا تو پھر ایسے ہی پڑھنا ہو گی جیسے دوسرے پڑھتے ہیں۔ سنتوں اور نفلوں میں میں اپنی کمزوریوں پر قابو پا سکتا ہوں۔ مجھے ان روایتی برادران پر اعتراض یہ ہے کہ ایک وقت کی نماز کے لئے آدھا گھنٹہ اذانیں ہوتی رہتی ہیں۔ ایک مسجد میں نماز کا وقت اور ہے اور دوسری میں اور۔ اگر نماز پڑھتے وقت میرے ساتھ کھڑا آدمی اونچی آواز میں آمین کہتا ہے تو میری یکسوئی ٹوٹتی ہے۔ یا تو تمام نمازی اونچی آواز میں "آمین" کہیں اور یا سب نیچی آواز میں۔ میں ہفتے میں ایک آدھ روزہ ضرور رکھتا ہوں اور خاص طور پر جب مجھے کسی سوال کا جواب نہ مل رہا ہو۔ خالی پیٹ عقل زیادہ کام کرتی ہے۔ میں کیوں روزے کا انکار کروں لیکن یہ کوئی تک نہیں بنتا کہ کوئی 6 بج کر چار منٹ پر روزہ افطار کر رہا ہے اور کوئی 6 بج کر 10 منٹ پر۔

ڈیزیز اینڈ میڈیسن 111 میں میں نے کہا کہ میں عیسیٰؑ کی واپسی اور مہدی کے ظہور کو نہیں مانتا۔ یہ روایتی برادران ثبوت کے ساتھ سامنے کیوں نہیں آئے۔؟ اگر میں صرف کہتا کہ میں عیسیٰؑ کی واپسی کو نہیں مانتا تو آپ نے ڈنڈے سوٹے لے کر مجھ پر چڑھ دوڑنا تھا۔ ثبوت مانگا تو اب آپ لوگ خط میں لکھتے ہیں "گلزار صاحب! ہمارے پاس ثبوت تو نہیں لیکن احادیث یہی کہتی ہیں" اتنا کوئی نہیں سوچتا کہ اگر یہ ثبوت مل جائے کہ عیسیٰؑ آئیں گے تو سب کو انتظار ہو گا۔ اگر یہ ثبوت مل جائے کہ وہ نہیں آئیں گے تو انتظار کی زحمت سے تو بچے اور اگر بقول قادیانیت آ چکے ہیں تو ثبوت ملنے کی

ورت میں مثبت لوگ مان لیں گے۔ میں نے ڈیڑھ اینڈ میڈیسن 111 احمدیوں تک پہنچائی ہے لیکن ابھی چپ لگ گئی ہے۔ اگر وہ سچے ہیں تو ثبوت دیں۔ جب مجھ سے زیادہ Characterless احمدی جوان ہیں تو پھر مرزا اور احمدیت چہ معنی دارد۔ کیا میں صرف یہی بات ذہن میں رکھ کر زندگی گزار دوں کہ سات آسمان ہیں؟ یہ جاننے کی کوشش نہ کروں کہ سات آسمان کیا ہیں۔ ایک اہل حدیث پڑوسیوں کے حقوق کے بارے میں درجنوں احادیث سنا دے گا۔ آپ کے سامنے بہت ساری کتابیں بھی رکھے گا لیکن اگر آپ اس سے واشنگ مشین یا وی سی آر تھوڑی دیر کے لئے مانگیں تو نہیں دے گا۔ اسے اللہ نے دو مکان دیئے ہوں وہ ایک مکان کسی بے گھر کو نہیں دے گا۔

قارئین! یہ موضوع تو ختم ہونے والا نہیں۔ آخر میں اتنا بتا دوں کہ میں بنیاد پرست ہوں اور اس قدر بنیاد پرست ہوں کہ التحیات میں کلمہ شہادت پر جو شہادت والی انگلی اٹھائی جاتی ہے اس کا مقصد اور مفہوم نہ بھی معلوم ہو تو اٹھاؤں گا اور ساتھ ساتھ اس کی وجہ بھی تلاش کرنے میں لگا رہوں گا کہ ممکن ہے عملی زندگی میں اس کا مفہوم سمجھ جانے کے بعد اس سے استفادہ کر سکوں۔ آپ کو بتائے دیتا ہوں کہ شہادت کی انگلی اٹھانے سے میرے اندر دلیل کی قوت بڑھتی ہے۔ میں Yes یا No میں کسی معاملہ کا فیصلہ کر لیتا ہوں۔ ویسے By the way اگر میں آپ سے اللہ کے ایک ہونے کا ثبوت مانگوں تو آپ کے لئے ثبوت دینا مشکل ہو جائے گا خواہ آپ کتنے بڑے سکالر اور سائنس دان ہی کیوں نہ ہوں حالانکہ شہادت والی انگلی آپ اٹھاتے ہیں۔ "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں" کیا بات ہے اس نام نہاد مسلمانی کی!

میرے ذہن میں تھوڑا سا الجھاؤ ہے جوں ہی وہ نکلا آپ کو کاغذ پر ثابت کر کے دوں گا کہ عیسیٰؑ آئیں گے یا نہیں آئیں گے۔ یہ بات ذہن میں رکھئے کہ اس سوال کا جواب علمی طور پر مجھے تب تک نہیں مل سکتا جب تک میں سو فیصد مومن نہیں بن جاتا۔ بات ذہن میں آ ہی گئی ہے تو آپ کو اشارتاً بتائے دیتا ہوں کہ یا تو ایک چیز کو experimentation سے ثابت کیا جاتا ہے اور یا اپنے آپ کو اپنے سوال کے پوائنٹ پر رکھنا پڑتا ہے۔ چونکہ کائنات سو فیصد سچ ہے اس لئے اپنے آپ کو 100% سچ کے پوائنٹ پر رکھنا پڑتا ہے۔ اور سچ کی تلاش میں پہلے پہل قرآن کو بھی شک کی نگاہ سے دیکھنا پڑتا ہے۔ حدیث یا روایت کی حیثیت پھر بھی ثانوی ہے۔ بڑے بڑے فلاسفر اس لئے اندھیرے میں رہے کہ ان کا عملی پوائنٹ سچ پر نہیں تھا۔

یہ صاحب جو کہتے ہیں کہ عربی زبان پر عبور حاصل کئے بغیر قرآن پاک کی سمجھ نہیں آسکتی تو یہ نام نہاد علماء کا پرانا ہتھکنڈہ ہے۔ یہ جملہ دراصل ایک "لتر" (جوتا) ہے جو یہ لوگ ہر وقت ہاتھ میں رکھتے ہیں اور جو قرآن پاک کی طرف آنے لگتا ہے اس کے سر پر مار کر اسے بٹھا دیتے ہیں۔ میری بیٹی 25 جولائی 1986 کو پیدا ہوئی اور 6 سال بیمار رہنے کے بعد 28 جولائی 1992 کو فوت ہو گئی وہ کیوں فوت ہوئی؟ مجھے اس سوال کا جواب چاہیئے۔ ان عربی دانوں کے پاس اس سوال کا کوئی جواب نہیں ہے۔ دوسری طرف Traditionalism کو چھوڑ کر experimentation کرنے والے سائنس دانوں کے پاس بھی اس سوال کا جواب نہیں۔ آپ بھی کہہ رہے ہوں گے کہ گلزار کا دماغ خراب ہو گیا ہے کیونکہ موت تو اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ "ادویہ میں قدر مشترک" میں انشاء اللہ میں اس سوال کا جواب دوں گا اور ایسا دوں گا کہ آپ لوگوں کو بھی پتہ چل جائے گا کہ آپ کی بہن یا بھائی کیوں فوت ہوئے۔ اس سوال کا جواب (ص د ق) کے پاس ہے۔ میں جانتا ہوں کہ کوئی عالم میرے سامنے نہیں آئے گا۔ یہ لوگ اپنی تمام کتابیں کھول کر سامنے بیٹھ جائیں تو میرے اس سوال کا جواب نہیں دے سکتے کہ بے اولاد کنجوس کیوں ہوتا ہے؟ اور آپ جو نسخوں کی تلاش میں رہتے ہیں کنجوس بے اولاد کو اولاد نہیں دے سکتے اور نہ ہی آپ میری بیٹی کو دواؤں سے بچا سکتے تھے۔ میں یونہی Blocking of out put کا رونا نہیں رو رہا۔

"ص د ق" صدق کے حوالے سے تھوڑا سا بتائے دیتا ہوں کہ اللہ ایک ہے اور اس نے اس کائنات کی ہر شے کو ایک بنایا ہے۔ کوئی بھی شے نہ ایک سے کم ہوتی ہے نہ زیادہ۔ یہ ایک سچ ہے صدق ہے جب آپ صدقہ دیتے ہیں تو وہ بھی اپنے آپ کو ایک بنانے کے لئے دیتے ہیں۔ کائنات چونکہ حرکت میں ہے اس لئے آپ اگر قوت کو ایک طرف سے روکنے کی کوشش کرتے ہیں تو دوسری طرف سے نکلنے لگتی ہے بالکل ایسے ہی جیسے ماہواری نہ آئے تو نکسیر آنے لگتی ہے یا لیکوریا آنے لگتا ہے۔ جو رکا ہوا ہم بیماری یا کسی اور مصیبت کی شکل میں دے رہے ہوتے ہیں صدقہ دے کر اسے فوراً نکال دیتے ہیں اور ایک پورا ہو جاتا ہے اور مصیبت ٹل جاتی ہے۔ یہ جو بات میں نے صدقہ کے حوالے سے آپ کو بتائی ہے اگر میں اسے علماء کا امتحان لینے کی خاطر روک لیتا اور آپ کو نہ بتاتا تو مجھ پر کوئی مصیبت آ جاتی تھی۔

یہ ساری باتیں جاننے کے لئے صرف عربی زبان پر عبور ہی ضروری نہیں بلکہ اصل شے E.S.P ہے۔ میرے ساتھ ایسا ہوا ہے کہ پہلے کانوں میں مسلسل آوازیں آنی شروع ہوئیں جواب

گھنٹے آتی رہتی ہیں۔ تین دفعہ میرے سارے جسم کی قوت شور بن کر میرے کانوں میں آئی اور

یوہیں مبالغہ کی حد تک بڑھ گئی۔ اب یا تو عزیز احمد صاحب عیسیٰؑ یا یحییٰؑ کی طرح ثابت کریں

میری E.S.P پیدائشی طور پر extra- ordinary ہے ورنہ میں 20 سال کے بچے کو

کر ان کی E.S.P اعتراض کرنے یا ملک کا سربراہ بننے کی اجازت نہیں دے سکتا۔ اور ایک بات اور یاد رکھئے کہ آپ کے

"دجلے" علماء میری نظر میں چھوٹے چھوٹے Antigene ہیں۔ میری اصل جنگ۔ یہودی لابی

ہے جس کا ایک ایک فرد بہت بڑا سائنسی سکالر ہے۔

قارئین! ان صاحب نے وحی متلو اور غیر متلو کے بارے میں بات کی ہے۔ آپ کو بتائے دیتا

ہوں کہ کوئی شخص اس وقت تک صاحب علم نہیں ہو سکتا جب تک اس کے پاس وحی اور نبوت کی

Reason نہ ہو۔ چونکہ ان نام نہاد سکالرز نے ان دونوں موضوعات پر تحقیق کے دروازے بند کر

رکھے ہیں اس لئے نہ تو یہ لوگ خود صاحب علم ہیں اور نہ ہی یہ دوسروں کو بننے دیتے ہیں۔ جب اللہ کو

منظور ہو گا میں اس کی وضاحت کروں گا۔ فی الحال اتنا جان لیں کہ مریمؑ کو بھی وحی ہوئی اور موسیٰؑ کی والدہ

کو بھی حالانکہ وہ دونوں نبی نہیں تھیں۔ شیطان تو اپنے چیلوں کو وحی کرتا ہے اس کے لئے بھی لفظ

وحی ہی قرآن میں آیا ہے۔ اصل چیز کتاب یا Message ہے جس کا خود نبی بھی اتباع کرتا ہے۔

اس کے باوجود کہ آپ کو ان باریکیوں کا علم نہیں آپ کو فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں۔ میں

آپ کو ایک آسان سا حل بتاتا ہوں۔ آپ کسی بھی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں تو اس لئے کہ اس سے

فائدہ حاصل کریں۔ تلاوت حکم کا اتباع ہے۔ بقول ان نام نہاد علماء کے وحی متلو تو وہ ہوئی جس کی

تلاوت کی جاتی ہے اور اس کا اتباع کیا جاتا ہے اور غیر متلو وہ ٹھہری جس کی نہ تلاوت کی جاتی ہے اور نہ

اتباع کیا جاتا ہے۔ یہ لوگ تو خود اپنی اصطلاحات میں پھنس جاتے ہیں۔ احادیث 2 + 2 = 4 سے بحث

کرتی ہیں اور قرآن 4 = 2 + 2 سے۔ اصلی حدیث کے پاس بھی وہی کچھ ہوتا ہے جو قرآن پاک کے

پاس ہے لیکن سوال تو یہ ہے کہ کیا تمام احادیث اصلی ہیں یا بہت ساری نقلی اور Mis

guiding بھی۔

اب جو بات میں کرنے جا رہا ہوں وہ انسانی فزیالوجی کے حوالے سے بھی بڑی اہم ہے اور معاشرتی

فزیالوجی کے حوالے سے بھی۔ آپ نے کئی بار آزمایا ہو گا کہ اسباب مرض بڑے خوش نما انداز میں سامنے

آتے ہیں مثلاً ایک تو پہلے ہی سر درد ہے اوپر سے کوئی مٹھائی یا پکوڑے لے کر آ جائے۔ یہ طریقہ

یہودیوں کا ہے۔ وہ اسباب مرض کو خوشنما انداز میں پیش کرتے ہیں اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ میں اسباب

شفا کو کڑوی گولی کی شکل میں نہیں بلکہ خوش نما انداز میں پیش کرتا ہوں۔ میں نے دودھ یا کوئی شیریں سبب شفا آپ کے سامنے رکھتا ہے۔ جو طریقہ یہودی اختیار کرتے ہیں اس کے سامنے یہ نام نہاد Antigenes کوئی رکاوٹ نہیں بنتے کیونکہ آپ نے خود ہی انھیں رد کر دینا ہوتا ہے اور اس لئے رد کر دینا ہوتا ہے کہ آپ کو مذہب سے نہیں بلکہ تفریح سے غرض ہے لیکن جو طریقہ میرا ہے اس کے راستے میں یہ علماء مزاحمت بنتے ہیں اور سبب شفا کو کام نہیں کرنے دیتے۔ اگر میں آپ سے کہوں کہ آپ کے سر درد کے لئے مٹھائی (بلیو پرنٹ) اچھی نہیں تو آپ نے میری بات نہیں ماننی اگر میں مٹھائی کی جگہ دودھ پیش کروں اور زیادہ خوش نما انداز میں پیش کروں تو آپ تب مٹھائی سے گریز کریں گے۔ اس کے لئے میرے پاس ایک پورا پلان ہے لیکن سبب شفا دینے سے پہلے آپ کی قوت حیات کو اٹھانے کے لئے یہ جملہ بطور سلفر 200 دینا پڑے گا۔

You the characterless Muslims.

محترم ڈاکٹر گلزار احمد صاحب

السلام علیکم۔ "ڈیزیز اینڈ میڈیسن" اور "ایک مریض کی دو مفرد ادویات" نامی آپکی کتابیں پڑھنے کا موقعہ ملا۔

آپکی محققانہ کاوش سے بہت کچھ اخذ کیا باوجودیکہ آپکے کئی نکات (Points) پر جو کہ میڈیکل سائنس سے متعلق تھے اختلاف بھی ہوا جسکا ذکر انشاءاللہ کسی اگلے خط میں کرونگا۔

ہومیو پیتھی اور ہومیوپیتھس میں جن چیزوں کو ہم صرف غلط محسوس کرتے تھے آپ نے ان محسوسات کو ایک Bold Medium دیا جسکے لئے ہم آپکے شکر گزار ہیں۔

ہانمن کی Blindly Followship سے آپکا انکار خاصا Justified ہے۔ ہومیوپیتھی میں جو ایک So- called School of thought بن گیا اس سے آپکی بغاوت بھی ٹھیک ہے محترم ڈاکٹر اسلامی روایات اور تاریخ کے حوالے سے جو کچھ آپنے تحریر فرمایا اسپر کچھ معروضات پیش کرونگا امید ہے غور فرمائیں گے۔

"ڈیزیز اینڈ میڈیسن III میں صفحہ نمبر 39 پر آپ لکھتے ہیں کہ" اسلامی روایات ہر صدی میں ایک دو جھوٹے نبی اور آٹھ دس سلمان رشدی پیدا کرتی رہیں گی"

حیرت ہے ڈاکٹر صاحب کہ آپ جیسے محقق نے بغیر تحقیق کے اتنی ذمہ داری سے اور بڑی آسانی سے وہ بات لکھ دی جو کہ ایک غیر مسلم متعصب مورخ بھی (عدم ثبوت کی بناء پر) لکھنے سے کتراتا ہے۔ آپ خود فرمائیں کہ خود رسول اللہؐ اور حضرت ابوبکرؓ کے دور میں کونسی اسلامی روایات ہیں جسکی بناء پر مسلمہ کذاب، مالک بن رویرہ، اسود عنسی اور سجاح (Sajjah) نامی خاتون نے نبوت کے دعوے جات کئے۔ پھر مزید آپ نے تحریر کیا کہ

"اسلامی تاریخ نے علاءالدین خلجی کو جو کہ لونڈے باز تھا ایک معاشیات دان کے روپ میں پیش کیا" (عبارت کا مفہوم لکھ رہا ہوں)

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آپکو یہ بات کس ذریعے سے پتہ چلی؟ کیا اسلامی تاریخ سے؟ اگر جواب ہاں میں ہے تو آپ خود بھی غور کریں کہ جس چیز کو آپ مشتبہ (Doubt ful) ٹھہرا چکے ہیں۔ اس پر آپ نے اس خبر کے سلسلے میں اعتماد کیسے کر لیا؟

یا اگر کسی متعصب یا غیر مسلم Historian کی تحریر کے حوالہ سے آپ نے یہ بات تحریر کی تو کیا آپ نے کسی مستند ذریعے سے اسکی تصدیق بھی کی؟ آپ نے اپنی کتاب میں بارہا قرآنی قوانین کا تذکرہ کیا ہے۔ آپکے یقیناً علم میں ہو گا کہ کسی پر اگر الزام ثابت نہ ہو سکے تو قرآنی اصطلاح میں اسکو بہتان کہتے ہیں (کسی پہ جھوٹا الزام بھی اسی زمرے میں آتا ہے) اور قرآن باقاعدہ اسکی سزا تجویز کرتا ہے۔

ایک اور صفحہ پر آپ نے تحریر کیا کہ:۔

"مسلمان خلیفہ کو راجہ داہر کی قید میں آنے والے مسلمانوں سے غرض تھی یا ان ہیرے جواہرات سے جو راجہ داہر نے لوٹے تھے"

معلوم نہیں کہ اس تبصرے کے ذریعے آپ کس کو مشتبہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اگر محمد بن قاسمؒ یا مسلمان خلیفہ ان لوٹے ہوئے ہیروں کی تلاش میں ہی راجہ داہر تک آئے ہوں تو ہمیں پھر بھی انکا ممنون ہونا چاہئے کہ ان کی آمد نے یہاں پر اسلام کے لئے دروازہ کھولا اور آج ہم جو اٹھتے بیٹھتے قرآنی قوانین کا راگ الاپتے ہیں یہ اسی "ہیروں" کی وجہ سے ہے۔ بہر حال محمد بن قاسم کی آمد کے دنوں میں قتیبہ بن مسلم باہلی چین اور ایشیائے کوچک پر مصروف جہاد تھے اور انہی دنوں میں موسیٰ بن نصیرؒ اور طارق بن زیادؒ وغیرہ افریقہ میں مصروف جہاد تھے۔ پھر تو ہمیں یہ بھی دیکھنا پڑے گا کہ افریقہ میں وہ کن ہیروں کی تلاش میں تھے؟

بہر حال اس قسم کے نوٹس لکھ کر یا مسلمان حکمرانوں کی غلطیاں کنگھال کر اگر ہومیو پیتھی کی کوئی خدمت ہو سکتی ہے تو از راہ کرم ہمیں بھی بتلایئے۔

باقی اسلامی روایات کے حوالہ سے ایک بات عرض کرتا چلوں کہ یہ بات اسلامی روایات ہی ہمیں بتلاتی ہیں کہ مسلمانوں میں جب کبھی بھی جھوٹا نبی پیدا ہوا تو پوری امت نے متحد ہو کر اس فتنہ کا مقابلہ کیا اور اسکی بیخ کنی کی۔

ورنہ جھوٹی نبوت کے دعوے داروں نے اپنے فاسد نظریات کے دلائل پہلے قرآن ہی سے پیش کئے (جو کہ اگرچہ جھوٹ تھے) پھر اسلامی روایات کا سہارا لیا۔ مگر اسلامی روایات ہی سے انہیں یہ بھی پتہ چلا کہ اس امت کا مزاج جھوٹی نبوت کے حوالے سے اتنا شدید ہے کہ جب کبھی کوئی ایسا دعوے دار پیدا ہوا پوری امت نے اپنی ترجیحات Partialities کو ایک طرف رکھ کر اس فتنہ کو ختم کیا۔

پھر حضورؐ صرف کتاب کو پڑھانے والے استاد ہی نہیں تھے بلکہ آپ اس کتاب کے ایک Practical Demonstrator بھی تھے اور آپ نے ان قرآنی قوانین پر ایک زندہ و جیتا

جاگتا پر عمل (Living Society) معاشرہ قائم کیا۔

اسلامی روایات اس پر عمل معاشرے کی جھلکیاں پیش کرتی ہیں۔ مثلاً خمر اور دیگر برائیوں کے خاتمہ سے متعلقہ آیات پر کیسے عمل ہوا اور وہ قرآنی قوانین جو کہ عدل و انصاف اور مساوات سے متعلقہ تھے۔ ان پر کیسے عمل ہوا۔؟ ایثار و قربانی کی عملی مثالیں کیسے بنیں۔؟ قرآن کے قوانین ورقوں (Pages) سے نکل کر کیسے انفرادی و اجتماعی زندگی میں جلوہ افروز ہوئے۔

باقی اسمیں شک نہیں کہ اسلامی روایات میں گھڑی ہوئی روایات بھی داخل کی گئیں۔ لیکن اسکا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ ان چند گھڑی ہوئی روایات کی بنا پر پوری کی پوری اسلامی روایات کو ٹھکرا دیا جائے یا مشتبہ قرار دے دیا جائے۔ اگر ملکی کرنسی میں جعلی نوٹ چلا دیئے جائیں تو کوئی بھی عقل مند شخص کرنسی کا لین دین ترک نہیں کرتا بلکہ کرنسی کے لین دین میں محتاط ہو جاتا ہے۔

مندرجہ بالا معروضات کی روشنی میں آپ سے گزارش ہے کہ اسلامی روایات کے حوالہ سے صرف وہ بات تحریر کریں جس میں Authenticity ہو۔

" آپ کی تصویر کے حوالے سے اور آپکی تحریر کے حوالہ سے میں نے آپ کی ڈرگ پکچر بنائی ہے اسکے مطابق آپکی دوائی جو کچھ بھی بنتی ہے اسکا تذکرہ انشاء اللہ اگلے خط میں کروں گا۔

اجازت چاہونگا۔ والسلام۔

ہومیو ڈاکٹر طاہر قریشی۔ قوامی کالونی۔ فیصل آباد۔

محترم بھائی طاہر قریشی صاحب

اسلام علیکم۔ آپ کا خط ملا پڑھ کر بے انتہا خوشی ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس Positive reaction کی جزا عطا فرمائے۔ یہ ٹھیک ہے کہ میں ابھی پورے طور پر اسلام میں داخل نہیں ہوا لیکن نیت کے لحاظ سے میں نے اپنے آپ کو مثبت کر لیا ہے اور اللہ تعالیٰ میری قدم قدم پر راہنمائی فرمارہا ہے۔ آج اس خط میں میں جو کچھ آپ سے کہنے جا رہا ہوں اس سے آپ کو بھی علم ہو جائے گا کہ تحقیق کے جو پیمانے ہمیں اسلاف سے ملے ہیں ان کا کوئی سر پیر نہیں اور ان پیمانوں سے ہمیں سچ نہیں ملتا بلکہ illusions اور Delusions ملتے ہیں۔ اس کائنات کا بنیادی اصول یہ ہے کہ علم عمل ہوتا ہے اور عمل علم ہوتا ہے، فزکس کیمسٹری ہے اور کیمسٹری فزکس ہے، سوال جواب ہوتا ہے اور جواب سوال ہوتا ہے۔ کائناتی حقائق سے پردہ تب تک نہیں اٹھتا جب تک اپنی زندگی کو کائناتی قوانین کے مطابق نہ چلایا جائے۔ ہمارے اسلاف کے علم اور عمل میں تضاد تھا اس لئے نہ وہ حقائق سے باخبر ہو سکے اور نہ انہوں نے آنے والوں کے لئے راہیں متعین کیں۔ میں آپ کو مردان سے آئے ہوئے ایک خط اور اس کے جواب کی فوٹو کاپی بھیج رہا ہوں۔ اگر مذکورہ خط لکھنے والے سے بحث شروع کر دی جائے تو میں ساری عمر انہیں جھگڑوں میں پڑا رہوں گا۔

تحقیق کا طریقہ کار یہ ہے کہ قرآن کے مطابق عمل کیا جائے اور پھر کائنات قانون مماثلت کے تحت جو جو شکل لے کر سامنے آئے اسے سمجھا جائے۔ میں نے جو لکھا ہے کہ اسلامی روایات ہر صدی میں ایک دو جھوٹے نبی اور آٹھ دس مسلمان، شدی پیدا کرتی رہیں گی تو میں نے یہ بات بغیر تحقیق کے نہیں لکھی۔ آپ نے فرمایا ہے کہ "خود رسول اللہؐ اور حضرت ابوبکرؓ کے دور میں کونسی اسلامی روایات تھیں جن کی بنا پر مسیلمہ کذاب، اسود عنسی، مالک اور سجاح نامی خاتون نے نبوت کے دعوی جات کئے۔"

میں آپ کی ذہانت کی داد دیتا ہوں کہ آپ نے مجھے خوب پکڑنے کی کوشش کی ہے۔ اگر میری جگہ کوئی ایسا شخص ہوتا جو روایات کو دلیل بناتا ہو تو بڑی آسانی سے پکڑا جا سکتا تھا۔ مگر میں اس لئے نہیں پکڑا جاؤں گا کیونکہ میرے پاس پیمانہ قوانین قدرت ہیں۔ آگے بڑھنے سے پہلے آپ کو دو دلچسپ باتیں بتاتا ہوں۔ پہلی یہ کہ اگر میں آپ کا خط اور اپنا جواب کتاب میں شامل کر دوں تو جو لوگ ذہنی عیاش ہیں وہ آپ کے خط اور میرے جواب کو دو پہلوانوں کا دنگل سمجھیں گے اور لطف اندوز ہونے کی کوشش کریں گے۔ اور دوسری بات یہ کہ پرویز بھی روایتی مذہب کے خلاف ایک Reaction تھا اور میں بھی موجودہ مذہب کے خلاف ایک Reaction ہوں۔ پرویز سے غلطی یہ ہوئی کہ وہ گفتار کا غازی تھا اس کے پاس قیام، رکوع اور سجدہ نہیں تھا بلکہ صرف التحیات تھی حالانکہ کائناتی اور انسانی فزیالوجی کے

بنیادی آداب یہ چاروں ہیں جبکہ میں ان چاروں کو ملحوظ خاطر رکھتا ہوں۔ قانون مماثلت کے تحت کائنات کا التحیات میرے التحیات سے مماثل ہے اور کائنات کا قیام میرے قیام سے مماثل ہے۔ اگر میرے پاس قیام نہیں ہو گا۔

تو میں کائنات کے قیام سے واقف نہیں ہو سکتا۔ ایک محقق ماری اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس کے پاس صرف التحیات ہوتا ہے۔ وہ صاحب عمل نہیں ہوتا۔ دلیل کو مذہب بنانا اتنا آسان نہیں ہوتا۔ میری نماز عام نمازی سے لمبی ہوتی ہے۔ لوگ تہجد کی آٹھ رکعتیں پڑھتے ہیں اور میں دو رکعت پڑھتا ہوں جن میں ہر رکعت میں آدھے گھنٹے کا قیام دس دس منٹ کا رکوع اور دس دس منٹ کے سجدے۔ اس فزیالوجی کے بدلے مجھے علم ملتا ہے۔ بڑی دلچسپ بات ہے مگر یہاں تفصیل کی گنجائش نہیں میں یہ سب کچھ مروجہ ثواب کی تصوری کے تحت نہیں کرتا بلکہ اس لئے کرتا ہوں کہ محیط سے مرکز کو جانے کا راستہ یہی ہے۔ قیام مجھے ثابت قدم اور نڈر بناتا ہے اور رکوع میری اکڑ کو ختم کرتا ہے۔ جس بھی محقق کا رکوع کمزور ہو وہ متعصب ہوتا ہے۔ حق کو اکڑ کی وجہ سے استعداد قبولیت نہیں دیتا۔ چونکہ میرے مقاصد ذاتی نہیں بلکہ اجتماعی ہیں اس لئے اللہ میری مدد اس طرح کرتا ہے کہ اگر اس خط میں کوئی منطقی غلطی ہوئی تو یا میرے پاس فوٹو سٹیٹ کرانے کے پیسے نہیں ہوں گے یا ڈاک کے ٹکٹوں کے لئے دو روپے نہیں ہوں گے یا ڈاکخانہ بند ہو چکا ہو گا۔ اور یا یہ خط فیصل آباد پہنچ کر آپ کو ملے بغیر واپس آجائے گا۔ ایسا کن قوانین کے تحت ہوتا ہے تفصیل "ادویہ میں قدر مشترک" میں دوں گا۔ چونکہ میں ہر وقت رکوع کی حالت میں رہتا ہوں اس لئے غلطی کو تسلیم کرنے کے لئے ہر وقت آمادہ رہتا ہوں۔ ابھی تک اللہ میں الاف رلے ہوئے ہے لیکن یہ نکتہ بھی میرے ذہن سے محو نہیں ہوتا کہ شیطان پرہیز گاری کی انتہا پر تھا لیکن اکڑ کی وجہ سے خوار ہو گیا۔ لوگ مجھے اکڑا ہوا اور مغرور سمجھتے ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ میں بنیاد پرست ہوں اور قانون پر کسی بھی شخصیت کو ترجیح نہیں دیتا۔

بنیادی نکتہ یہ ہے کہ نبی بھی کہتا ہے کہ "میں اس وحی کا اتباع کرتا ہوں جو مجھ پر نازل ہوتی ہے"

اب آپ کے سوال کی طرف آتے ہیں۔ قرآن پاک کہتا ہے کہ ایک مرض کے ستر علاج ہیں۔ اب مجھے ایک قانون مل گیا۔ "ادویہ میں قدر مشترک" نامی کتاب میں میں نے اسی قانون سے بحث کرنی ہے کہ ایک مرض کے کون کون سے ستر علاج ہیں۔؟ ہومیو پیتھی میں ہم دیکھتے ہیں کہ سبب مرض ہی سبب شفا ہوتا ہے اور سبب شفا سبب مرض ہوتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر ستر اسباب شفا ہیں تو ستر ہی اسباب مرض بھی ہیں۔ قرآن پاک پر ایمان ہونے کی وجہ سے میرے نزدیک نہ تو اسباب شفا 69 ہیں اور نہ 71۔ اگر 69 اسباب شفا بنیں گے تو بھی میں اسے منطقی مغالطہ سمجھوں گا اور اگر 71 بنیں تو بھی۔ دوا سبب شفا ہے۔ بات سبب شفا ہے۔ جغرافیہ سبب شفا ہے حادثہ اور واقعہ سبب شفا ہیں۔ موسم سبب شفا ہے۔ جب میں اس انداز میں کام کرتا ہوں تو غلطی کا امکان بہت کم رہ جاتا ہے۔ چونکہ ابھی

Positive Reaction دیا ہے اسی

طرح اگر لوگ Positive reaction دیں تو میرا سالوں کا کام مہینوں میں ختم ہو سکتا ہے۔ میرا

پروگرام بڑا لمبا چوڑا ہے۔ میں نے انسانی جسم کی مربوط فزیالوجی دینی ہے بشرط رضائے الہیٰ۔ ریاست اور

سیاسیات کا پلان دینا ہے، معاشیات کا ایسا پلان دینا ہے جس کا Base قلب تو سین ہو گا اور کوئی

شخص خواہ اللہ کو مانے یا نہ مانے وہ اپنے پاس نہ چاہتے ہوئے بھی ایک روپیہ بھی فالتو رکھ ہی نہ سکے گا۔

۔یہودی لابی کے خلاف میں نے اولی الامر کا نہ صرف پلان دینا ہے بلکہ اسے لاگو کرنے کی بھی حتی الوسع

کوشش کرنی ہے۔ میں نے ذیریزائینڈ میڈیسن III میں لکھا ہے کہ فرعونوں کے گھر موسیٰؑ پرورش پا

رہے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اب تک کا دور experimentation کا تھا اور اب دور

قانون کا آنے والا ہے۔ ایسا کیوں ہونے والا ہے اس کے پیچھے تیسری موسموں کی تبدیلی بھی ہے اور

یہ بھی کہ کبھی سلیمانؑ کا ہواؤں پہ دسترس پانے کا دور تھا تو کبھی بغیر باپ کے بچہ پیدا ہونے کا۔

یہاں تفصیل ممکن نہیں۔ یوں سمجھ لیں کہ تمیلہ سے مرکز کی طرف بڑھا جائے تو راستے میں باری باری

تمام عناصر elements آتے ہیں اور ہر عنصر ایک ایک صفت خداوندی کا نمائندہ ہے۔ اس کام

کے لئے میں ہر روز اللہ سے ایک ہزار تہجد گزار مانگتا ہوں اور اللہ میری دعا قبول فرمائے گا۔

تہجد گزار کو intuition ہوتی ہے۔ ایک تہجد گزار ایٹم بم ہوتا ہے اگر ایک ہزار اکٹھے ہو جائیں تو مزہ

آجائے۔ اگر ایسا ہو جائے تو سنی، شیعہ، احمدی، اور دیگر مدارس میں پرورش پانے والے بچے انہیں

مدارس کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے۔ ان کا مذہب روایت نہیں ہو گا بلکہ دلیل ہو گا اگر آپ تہجد گزار

[illegible] قرآن کا کُھلا آواز سے پڑھنے کے عادی ہوتے تو

پاس دلیل تھی۔ میں نے جو اللہ سے ایک ہزار تہجد گزار مانگے ہیں تو اس لئے کہ ان کی extra- sensory perception یعنی self- potentialization بھی بہت زیادہ ہوگی اور intuition کی قوت بھی۔ وہ چلا چلا کر کہیں گے کہ آخری نبی اور آخری کتاب آجانے کے بعد اب نبوت کی کوئی گنجائش نہیں۔ اب ضرورت اولی الامر کی ہے۔ مرزا غلام احمد سمیت ہر محقق نے اپنے آپ کو Authority سمجھا جبکہ میں یہ غلطی نہیں کروں گا بلکہ ایک ایک ٹھوس دلیل کو دوسروں کے منہ سے اگلواؤں گا۔ التحیات نیت والا منکر ہو یا صوفی، میں اسے چوہا کہا کرتا ہوں جو اپنی بل میں گھسا رہ کر مصلح بنا رہتا ہے۔ ان لوگوں کی ایک اور خامی یہ بھی ہے کہ وہ یہ سوچ سوچ کر خوش ہوتے رہتے ہیں کہ آنے والی نسلیں ان کے Thought کو سمجھیں گی تو انہیں بطور ہیرو تسلیم کریں گی جبکہ میں نے ایک ان پڑھ کریانہ مرچنٹ کو بھی اپنے ساتھ لے کر چلنا ہے۔ لوگوں میں E.S.P کی کمی ہوتی ہے اور میں نے انشاء اللہ لوگوں کی E.S.P بڑھانی ہے۔ E.S.P والے بے شمار لوگ ہیں جن میں یا تو بے شرم اداکار ہیں اور یا چوہے صوفی۔ اداکاروں کے پاس قیام، رکوع، سجود اور التحیات ہوتے ہیں لیکن وہ ان صلاحیتوں کو منفی انداز میں استعمال کرتے ہیں جیسے کہ طارق عزیز، انور مقصود، یا معین اختر اور صوفیاء کے پاس صرف التحیات ہوتا ہے انہیں بھی قرآن پاک سے کوئی غرض نہیں ہوتی۔ یاد رہے کہ جب قرآن پاک انسان کے ساتھ باتیں کرنے لگتا ہے تو پھر انسان میں حرکت پیدا ہوتی ہے وہ التحیات نہیں بیٹھ سکتا۔ کبھی قرآن اسے کہتا ہے کہ مزمل ہو اور کبھی کہتا ہے کہ مدثر ہو۔ اس لئے میرے دل میں کسی صوفی کے لئے کوئی عزت نہیں۔ یہ قرآن ہی تو ہے جو مجھے کہتا ہے کہ موت کا خوف کئے بغیر منفی لوگوں کے منہ پر مارتے جاؤ۔ کبھی آپ نے ڈیزیز اینڈ میڈیسن III جیسی بے باک کتاب کسی صوفی کی لکھی ہوئی بھی دیکھی ہے؟ حالانکہ یہ چوہے کہتے ہیں کہ "اترتی تو ہم پر بھی وحی ہی ہے لیکن ہم عوام کو بتاتے نہیں" طاہر صاحب! یہ چوہے ہی مرزا غلام احمد کی جھوٹی نبوت کے ذمہ دار ہیں۔ ایک ایک چوہا فیصل آباد کے ہر محلے میں بیٹھا ہے۔ کسی کے پاس دو گھنٹے بیٹھئے۔ جس سے بھی ملیں گے:

نبوت کا ہی دعوے دار ہوگا۔

میں نے ڈیزیز اینڈ میڈیسن 4 میں بتایا ہے کہ انسانی معاشرہ بھی ایک خلیہ کے مانند ہوتا ہے جس میں کسی انسان کی حیثیت DNA والی ہوتی ہے، کسی کی RNA والی، کوئی سائٹو پلازم میں مائی ٹوکونڈریا کی حیثیت رکھتا ہے کوئی گالجی باڈی کی اور کوئی endo plasmic reticulum کی۔ جس کی جو حیثیت ہوتی ہے اسے اتنا ہی کام کرنا پڑتا ہے۔ یہاں یہ دلچسپ بات ذہن میں رکھنا ہے کہ اس کائنات میں ہر شے کی عمر ایک جتنی ہے۔ یوں سمجھ لیں کہ ہر شے کی عمر تین گھنٹے کی ویڈیو کیسٹ جتنی ہے۔ مرضی ہے تو play پر رکھ لیں مرضی ہے تو Forward پر اور مرضی ہے تو slow motion پر۔ میں آپ کو ایک اور مثال سے سمجھاتا ہوں۔ یوں سمجھ لیں کہ ہر شے نے لاہور سے

فیصل آباد پہنچنا ہے۔ فرض کریں کہ آپ کو 50 لیٹر پٹرول دیا گیا اور کار دی گئی Accelevater آپ کے ہاتھ میں ہے۔ آہستہ چلیں گے تو دیر سے پہنچیں گے اور تیز چلیں گے تو جلدی پہنچ جائیں گے۔ یہی وہ تصوری ہے جس کے تحت ایک طرف قرآن کہتا ہے کہ کائنات کی مدت معین ہے اور دوسری طرف جب نبیؐ سے پوچھا جاتا تھا کہ قیامت کب آئے گی تو وہ فرماتے تھے کہ اس کا علم اللہ کو ہے۔ اس کی تفصیل "ادو یہ میں قدر مشترک" میں دوں گا۔ کہ کس طرح ایک پلڑا اللہ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ فی الحال یوں سمجھ لیں کہ آپ کہتے ہیں کہ دو گھنٹوں میں لاہور سے فیصل آباد پہنچ جائیں گے لیکن راستے میں سڑک ہی بلاک ہوتی ہے۔

میں نے کتابیں لکھیں یہ میری قسمت یا تقدیر ہے۔ آپ نے مجھے خط لکھا یہ آپ کی تقدیر ہے حالانکہ فیصل آباد میں اور بھی بہت سارے ہومیو پیتھ ہیں۔ ہر شخص نے اپنا اپنا پٹرول خرچ کر کے فیصل آباد پہنچنا ہے۔ کارل مارکس کو جو انانوی تقدیر میں دی گئی وہ غیر معمولی انانوی تھی۔ اگر وہ مسلمان ہوتا تو اس نے بھی نبوت کا دعویٰ کرنا تھا۔ مرزا غلام احمد جیسے بھی کارل مارکس کا تاریخی وجوب کا فلسفہ نہیں سمجھ سکتے۔ کارل مارکس تاریخی وجوب کے فلسفے سے ہانمن کی طرح تجرباتی طور پر واقف تھا نظریاتی طور پر نہیں۔ کارل مارکس نے نبوت کے بجائے مصلح ہونے کا دعویٰ کیا کیونکہ مغرب میں نبوت کا فلسفہ نہیں۔ یہاں یہ دلچسپ بات بھی سن لیں کہ کوئی بھی شخص خواہ وہ مسلمان ہو یا دہریہ اگر وہ اجتماعی مفاد کے لئے کام کرتا ہے تو رد عمل میں اسے دنیا کی طرف سے عزت ملتی ہے۔ یہ قانون قدرت ہے۔ اگلی دنیا میں عزت کا دارومدار قرآنی شرائط پر ہے۔ نبوت کا Concept عرب میں نہ ہوتا تو اسود عنسی نبوت کا دعویٰ نہ کرتا۔ وہ ذوالفقار علی بھٹو جیسا ڈرامہ رچاتا۔ نبی اکرمؐ اور حضرت ابوبکرؓ کے دور میں ان لوگوں کا سدباب ہو گیا لیکن میں پوچھتا ہوں کہ ہم کن دلائل کو Base بنا کر نبوت کے دعوے دار کو جھوٹا کہتے ہیں۔ قرآن پاک آپ کے لئے یا میرے لئے اتھارٹی ہے کسی غیر مسلم کے لئے نہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ڈاکیا بھی نبی ہوتا ہے اور رسول بھی۔ لغوی اعتبار سے کوئی شخص میری اس دلیل کو نہیں جھٹلا سکتا۔ اگر ہم کہتے ہیں کہ اب نبوت ختم ہو چکی ہے تو ہمارے پاس دلیل کونسی ہے؟ سوال مرض ہوتا ہے اور مرض کے ستر علاج ہوتے ہیں۔ چونکہ قرآن غیر مسلم کے لئے اتھارٹی نہیں اس لئے مسلمان 70 میں سے کوئی ایک کائناتی دلیل دے دیں۔ میں کائنات سے ختم نبوت کو ثابت کر سکتا ہوں لیکن ایک مسلمان کے پاس قرآن کے علاوہ کوئی سند نہیں اور غیر مسلم قرآن کو مانتا نہیں۔ تھوڑے گرعرصہ میں میں انشاء اللہ کاغذ پر لکیروں سے ثابت کرنے والا ہوں کہ قیامت کس طرح آئے گی۔ میری دلیل کو وہ بھی مانے گا جو قرآن کو نہیں مانتا۔ جنت میں بہنے والی نہروں اور جنت اور

دوزخ کے مختلف طبقات کو میں کاغذ پر ثابت کرنے والا ہوں۔ یہ کام 1400 سالوں میں مسلمان کیوں نہیں کر پائے حالانکہ ساری کی ساری guidence مجھے قرآن پاک سے ملی ہے۔ اگر ہمارے پاس عیسیٰؑ اور مہدی کی واپسی کا تصور نہ ہوتا تو مرزا غلام احمد نے صرف نبوت کا دعویٰ کرنا تھا مسیح موعود کا ٹوٹا ساتھ نہیں جوڑنا تھا۔ قرآن اور کائنات دونوں حق ہیں۔ کیا مسلمانوں کے پاس عیسیٰؑ کی واپسی یا مہدی کی آمد کا سائنسی ثبوت ہے؟ اگر ان کے آنے یا نہ آنے کا سائنسی ثبوت ہوتا تو مرزا غلام احمد مسیح موعود کا دعویٰ نہ کرتا۔

میں نے ڈیزیز اینڈ میڈیسن ۱۱۱ میں کہا کہ "میں واقعی وہ ہوں جو صدیوں بعد پیدا ہوتے ہیں، تو یہ بات کسی اور ہومیو پیتھ کے منہ سے کیوں نہ نکلی، میں سائینس سے بھی واقف ہوں، مادہ کی ظاہری حالت سے بھی اور عالم نفس سے بھی اور اپنی ذات اور ذات اور کائنات کے باہمی ربط سے بھی۔ میں E.S.P کے لحاظ سے جس سٹیج پر ہوں اگر میں میرا مطالعہ وسیع نہ ہوتا تو علماء کی روایات اور صوفیاء کی نبوت نے مجھے بھی نبوت کا دعوے دار بنا دینا تھا۔ جس بھی شخص کا E.S.P زیادہ ہوتا ہے اس کی Convincing power بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اس کے لئے کوے کو سفید کرنا کوئی مشکل نہیں ہوتا۔ جھوٹے نبی دو طرح کے ہوتے ہیں ایک وہ جو Delusions کا شکار ہوتے ہیں جیسی کہ مرزا غلام احمد اور دوسرے کوے کو سفید کرنے والے جیسے کہ اسود عنسی۔ یہ دونوں ہی قابل معافی نہیں کیونکہ جھوٹی نبوت کا پول نبی اکرمؐ کے زمانے میں ہی کھل گیا تھا۔ اور صراط مستقیم پر چلنے والے کو نبوت کا Delusion نہیں ہوتا۔ آج کا ہر مثبت مصلح الی الامر کی حکومت کے قیام کے لئے بدوجہد کرے گا اپنے اندر "میں" نہیں آنے دے گا۔ وحی کا لفظ نبوت کے لئے کوئی سند نہیں کیونکہ وحی مریمؑ پر بھی آئی اور موسیٰؑ کی ماں پر بھی اور شیطان بھی اپنے ساتھیوں کو وحی کرتا ہے۔ 1985 میں احمدیوں کے ایک مولوی دوست محمد سے میں نے کہا تھا کہ اگر میرا بیٹا نبوت کا دعویٰ کر دے اور اس کا کریکٹر بھی سو فیصد قرآنی ہو تو کیا وہ اسے نبی مان لیں گے۔؟ کہنے لگے کہ مرزا صاحب کے بعد اب خلافت جو موجود ہے۔ تو میں نے جواب دیا تھا کہ پھر پرانی خلافت کو ہی نئے سرے سے کیوں نہیں چالو کر لیتے۔

قرآن پاک نبی اکرمؐ کے اسوہ حسنہ سے بحث کرتا ہے اور Clear cut انداز میں بحث کرتا ہے۔ سورۃ احزاب میں نبی اکرمؐ کو جو extra رعایت دی گئی ہے ہمارے علماء کے پاس اس کا کوئی سائنسی جواز نہیں۔ کیا وہ رعایت ہر الی الامر کو دی جا سکتی ہے؟ اگر نہیں تو کیوں؟ نبی اکرمؐ کی زندگی کا

کوئی ایسا پہلو نہیں جس سے قرآن نہ بحث کرتا ہو۔ جو کچھ نبی اکرمؐ کے بارے میں قرآن پاک نے کہا ہے اس کے مقابلے میں ان کچی روایات کو بھی پڑھ لیں۔ تھوڑی دیر کے لئے نبوت کی جگہ لفظ یا حرف x تصور کر لیں۔ نبوت کے دعوے داروں نے کہا تھا کہ وہ x ہیں۔ یعنی نبوت کا Concept موجود تھا تو پیدائشی genuis افراد نے نبوت کا دعویٰ کیا خواہ نبی اکرمؐ کی زندگی میں اور خواہ بعد میں۔ ان لوگوں کی معاشرتی خلیہ میں حیثیت Anatomically نمایاں ہوتی ہے۔ ان لوگوں کے ذمے عام آدمی سے زیادہ کام ہوتا ہے وہ انہوں نے کرنا ہوتا ہے خواہ اچھے انداز میں کریں اور خواہ برے انداز میں۔ انہوں نے اپنا پٹرول ہر حال میں خرچ کرنا ہوتا ہے۔ جب مسئلہ تقدیر سے بحث کروں گا تو بتاؤں گا کہ سلفر نے Thought دینے پر کیوں مجبور ہوتا ہے۔ کارل مارکس یہ کہنے پر کیوں مجبور ہوتا ہے کہ اس کے پاس شو بنانے جیسے فضول کام کے لئے وقت نہیں۔ اگر زندگی نے ساتھ دیا تو دن اور رات اور موسموں کو Base بنا کر Genetics سے بحث کرتے ہوئے اس کی تفصیل دوں گا۔ فی الحال آپ کے سوال کا جواب یہ ہے کہ اگر مسلمانوں کے پاس قرآنی حکومت ہوتی، اولی الامر عملی طور لاگو ہوتا تو روایات نبوت کے جوازوں میں سے ایک جواز نہ بنتیں۔

ابھی جو بات میں آپ سے کہنے جا رہا ہوں اسے وسیع E.S.P کی روشنی میں دیکھیں۔ عام آدمی کی حیثیت سے دیکھیں گے تو سمجھ نہیں آئے گی۔ میری زندگی کے پہلے 36 سال تو جیسے گزرے گزر گئے۔ جب سے میں نے اپنے آپ کو انسان بنانا شروع کیا ہے۔ مجھے آج تک کسی روایت یا حدیث کی ضرورت نہیں پڑی۔ میرے ایک طرف قرآن ہوتا ہے اور دوسرے طرف کائنات اور درمیان میں میری ذات کے experiments ہوتے ہیں۔ "اللہ ہر شے پر قادر ہے" "اسلام آسان دین ہے" اس طرح کی آیات کو سامنے رکھ کر ایک طرف نیت کو رکھیں اور دوسری طرف نماز کی جزیات کو تو نیت کا پلڑا بھاری ہوگا۔ تہجد کی آٹھ رکعتیں زمانہ امن کے لئیے ہیں۔ آج کل کے حالات میں اگلے چھ ماہ کے اندر اندر میرا تہجد رات ایک بجے سے صبح کی نماز تک ہوا کرے گا تب بات بنے گی۔ اور وہ بھی اسطرح کہ پہلی رکعت تین گھنٹوں کی ہوگی۔ ذرا تھوڑی دیر کے لئے سوچیں کہ آپ نے پانچ ارب انسانوں کو صحت کا راز دینا ہے۔ چند افراد کے چنگل سے انہیں چھڑانا ہے تو ممکن ہے کہ آپ کا صرف رکوع تین گھنٹے کا ہو جائے۔

کسی بھی فعل کی ذمہ دار یا تو پیدائشی اناٹومی ہوتی ہے اور یا ماحول اور یا دونوں۔ کارل مارکس کی نبوت کی ذمہ داری اس کی اناٹومی ہے اور مرزا غلام احمد کی نبوت کی ذمہ دار ماحول (روایات) ہیں۔ آپ

کی دلچسپی کے لئے یہ بات آپ کو بتائے دیتا ہوں کہ نبی اکرمؐ کی پیدائش تک انسان کا پرائمری ایکشن تھا۔ پرائمری ایکشن کا آغاز آدمؑ سے ہوا اور نبی اکرمؐ پر ختم ہوا۔ سیکنڈری ایکشن پرائمری ایکشن کی Manifestation ہوتا ہے اس کے پاس کوئی نئی چیز نہیں ہوتی جسے "خبر" کہا جا سکے۔ جب کوئی خبر ہی نہیں تو خبر لانے والا کہاں سے آئے گا۔ کائنات کا جتنا علم اللہ نے مجھے دیا ہے مرزا غلام احمد کے پاس اس کا ایک فیصد بھی نہیں تھا۔ پھر میں تو مرزا صاحب سے بھی بڑا نبی ہوا۔ احمدی حضرات مرزا صاحب کی نبوت کا یہ جواز بھی بتاتے ہیں کہ حضرت موسیٰؑ کے بعد قرآن نبیوں کا ذکر کرتا ہے اگر انسان کے پرائمری اور سیکنڈری ایکشن کو لیا جائے تو سیکنڈری ایکشن میں ہر نبی کا ایک متبادل نبی ہونا چاہیے۔ انسان کا پرائمری ایکشن فکر کا دور ہے اور سیکنڈری ایکشن experimentation کا۔ اس طرح تو نبوت سائنس دان کے حصے میں آتی ہے مفکر کے حصے میں نہیں۔ یہ لوگ اتنا بھی نہیں سوچتے کہ حضرت سلیمانؑ کو ہوا کا سفر تو نصیب ہوا لیکن ہوائی جہاز کا نہیں۔ 1400 سالوں میں کتابیں لکھنے والے علماء کے پاس عمل ہوتا تو مجھے 1400 سالوں کا کام نہ سمیٹنا پڑتا۔ "ایک" کا فلسفہ میں نے دیا۔ جلال اور جمال کا فلسفہ میں نے دیا۔ قاب قوسین کا فلسفہ میں نے دیا۔ محیط مرکز کا فلسفہ میں نے دیا۔ ان لوگوں نے 1400 سالوں میں نئے سے نئے مسالک بنانے کے سوا کیا کیا ہے۔؟ کوئی عالم میرے سامنے لائیے جو قیامت کا سائنسی ثبوت دے سکے۔ اگر قرآن نے مجھے ثبوت دے دیا ہے تو [illegible] انشاء اللہ انسانوں پر ثابت

اب رہی بات بہتان تراشی کی۔ آپ کا اعتراض انتہائی اہمیت کا حامل ہے لیکن اب میرا جواب بھی E.S.P وسیع کر کے سنا۔ کارل مارکس نے جو تاریخی وجوب کے فلسفہ دیا تھا اسے عام فہم زبان میں کہا جاتا ہے ہر کمال را زوال۔ حال ماضی کا end result ہوتا ہے اور مستقبل حال کی Manifestation ہوتا ہے۔ تاریخ اور جغرافیہ کو سامنے رکھ کر اپنے اعتراض کا جواب جو ماضی کا end result ہوتی ہے۔ معاشرتی خلیہ میں Proninant انانوی والے افراد promiment حیثیت کے حامل ہوتے ہیں۔ اگر اللہ علاؤالدین خلجی کو ایک وسیع علاقے کا بادشاہ بناتا ہے تو اس کے افراد کی ذمہ داری بھی اسے دیتا ہے۔ ایک مزدور کی کرپشن کا ذمہ دار خود مزدور بھی ہے اور بے نظیر بھٹو بھی۔ بادشاہ ہو یا اللہ دونوں کو پہلے قوت دینا پڑتی ہے اور تب وہ کام لے سکنے کے مجاز ہیں۔ کیا علاؤالدین نے اپنے عوام کو ان کے حقوق فراہم کئے۔ اگر تاریخی لحاظ سے دیکھا جائے تو اس نے نہیں دیئے۔ لیکن چونکہ میرے لئے تاریخ سند نہیں اس لئے میں نے ثابت کرنا ہے کہ علاؤالدین کرپٹ آدمی تھا۔ صرف علاؤالدین ہی نہیں بلبن بھی، محمود غزنوی بھی، بابر بھی، اور نگزیب بھی، قائد اعظم بھی بھٹو بھی، ضیاء بھی اور بے نظیر بھی۔ حال کرپٹ ہو تو وہ ماضی کا ہی end result ہوتا ہے۔ بات بڑی گہری ہے قائد اعظم کو انسان ہی رکھنا خدا نہ بنا لینا۔ ایک دن روزہ نہ رکھا جائے تو اگلے دن رکھنے کو جی نہیں چاہتا۔ آج کا روزہ اگلے دن کے روزہ کا پیش خیمہ ہوتا ہے۔ ممکن ہے کہ یہ بات آپ کے لئے نئی ہو کہ ہر عمل رد عمل بھی ہوتا ہے اور ہر رد عمل عمل بھی ہوتا ہے۔ اگر آپ آٹھ موسموں کو سامنے رکھ کر 1995 سے حال ماضی کی Deduction لیتے جائیں تو آپ پر ہر بادشاہ کی کرپشن ثابت ہو جائے گی۔ جب میں Genetic کوڈز سے بحث کروں گا تو پھر بتاؤں گا کہ کس بادشاہ کی کونسی صفات تھیں اور اس نے کس انداز میں مثبت کام کرنے تھے اور منفی کیوں کئے۔ یہ بات بڑی پیچیدہ ہے۔ فی الحال آپ اپنے بہن بھائیوں کی مختلف موسموں میں پیدائش سے Deduction لے سکتے ہیں۔

آپ کے ہر بھائی بہن کی فطرت الگ الگ ہے۔ یہ بھی بتاؤں گا کہ فیصل آباد میں پیدا ہونے والے طاہر اور لاہور میں پیدا ہونے والے طاہر کی فطرت کیوں الگ الگ ہے۔ جبکہ وہ دونوں ایک ہی وقت پر پیدا ہوئے ہوں۔ طاہر صاحب! میرا کام بہت زیادہ ہے میں اشارے ہی دے سکتا ہوں۔ سارا کچھ اپنے اپنے وقت پر ہو گا۔

آپ کو اسی حوالے سے ایک دلچسپ بات بتاتا ہوں کہ ہر دوا کی اپنی اپنی الگ علامات ہوتی ہیں اور

ہے اور ایک [illegible] کی۔ مثلاً مثبت [illegible] مثبت انقلاب لاتا ہے اور [illegible] کی فطرت بھی ہوتا انقلابی ہی ہے لیکن منفی انداز میں۔ قوت کی تقسیم سے بحث میں تفصیلاً بتاؤں گا۔ جس شخص کا Base کاربن ہوتا ہے اس کے پاس دولت آتی ہے اور جس کا Base سلفر ہوتا ہے وہ صاحب علم ہوتا ہے۔ جس کے پاس دماغ سماوی صفت کا حامل ہوتا ہے اسے اتنا ہی ناف سے نیچے کا علاقہ ملتا ہے یعنی جنس مخالف ساری عمر اس کا امتحان بنی رہتی ہے۔ جلال اور جمال کی تقسیم سے بحث کروں گا تو بتاؤں گا کہ نبی اکرمؐ کی شادی بیوہ خاتون سے کیوں ہوئی۔؟

مستقبل کا تعین کرنے کے لئے ماضی یا تاریخ ایک ریفرنس تو ہوتا ہے لیکن کائناتی قوانین کچھ اس طرح کے ہیں کہ ماضی میں جانے کی ضرورت نہیں ہوتی حال کو زیر دماغ کر کام چلایا جاسکتا ہے کیونکہ ہر سیکنڈ ماضی بنتا چلا جاتا ہے۔ E.S.P بہت زیادہ بڑھانا پڑے گا ورنہ سطح پر رہ کر سوچنا تعصب ہوتا ہے اور تعصب آگے نہیں بڑھنے دیتا۔ انسان ماضی سے حوالہ جات ڈھونڈنے میں ہی لگا رہتا ہے۔

اگر آپ کا E.S.P تیز ہو تو آپ میری تحریروں سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ میرا آج کردار کیا ہے۔ پچھلی کتاب کے وقت کیا تھا اور اس سے پچھلی کے وقت کیا تھا۔ اس طرح آپ میرے بچپن تک پہنچ سکتے ہیں۔ آپ یہاں تک اندازہ لگا سکتے ہیں کی میرے والد کی تعلیم اور کردار کیا تھا اور ان کے والد کی تعلیم اور کردار کیا تھا۔

میں نے آپ کو حال سے ماضی کو جانچنے کے اشارے دے دئیے ہیں۔ اب آپ مجھ پر بہتان تراشی کا الزام نہیں لگا سکتے۔ اگر فرض کریں کہ آپ عدالت میں جاتے ہیں تو میری باتیں آپ کے جج کے نزدیک سے بھی نہیں گزری ہوں گی اشاتج کو اپنی جوانی کے گناہوں کا حساب دینا پڑ جائے گا۔ تاریخ کے حوالے سے جو بنیادی نکتہ آپ نے ذہن میں رکھنا ہے وہ یہ ہے کہ میں اس وقت جو کچھ لکھ رہا ہوں وہ میرا اعمال کا عمل ہے لیکن ماضی کا رد عمل ہے۔ کام بہت لمبا ہے اور شاید آنے والوں کا ہے ورنہ یہ تک بتایا جاسکتا ہے کہ علاؤالدین خلجی نام کا آدمی خانہ کعبہ سے کس سمت میں کتنے فاصلے پر کب پیدا ہوا اس کے والدین کے نام کیا تھے اس کا Active elememt کونسا تھا۔ علاؤالدین مثبت تھا یا منفی۔ اس عنصر کی منفی صفت چوری ہے، زنا ہے، لونڈے بازی ہے، قتل ہے یا آگ لگانا۔ یہ سب آپ ہومیو دواؤں سے سمجھ سکتے ہیں۔

آپ نے لکھا ہے کہ قرآنی قوانین کا راگ الاپنے کی وجہ یہی لٹیرے ہیں۔ آپ کا اعتراض بہت
خوبصورت ہے اور ایک Data collecter کو shut کرا سکتا ہے لیکن آپ کو یہ سن کر خوشی
ہو گی کہ آپ کے بھائی گلزار کے پاس آپ کے اعتراض کا خوبصورت ہی جواب بھی ہے۔ آپ یقین
کریں کہ آپ کے اعتراضات سے مجھے انتہائی خوشی ہو رہی ہے۔ آپ نے ڈیزیز اینڈ میڈیسن 111
پڑھنے کا ایک فیصد حق ادا کر دیا ہے۔ ویسے تو آپ کے اعتراض کا جواب علاؤالدین خلجی سے بحث میں
دے چکا ہوں مگر پھر بھی تھوڑی سی وضاحت اور کئے دیتا ہوں۔ نکتہ بڑا گہرا بھی ہے اور دلچسپ بھی۔
اللہ نے یہ کائنات اس انداز میں بنائی ہے کہ ہم اچھا کریں یا برا اللہ کی مکمل Manifestaion
بھی ہوتی ہے اور معین مدت پر ہی قیامت بھی آنی ہے۔ ہمارے اچھے یا برے اعمال ہماری اناٹومی میں
تبدیلیاں لاتے ہیں۔ ان تبدیلیوں کا اثر ہمارے سپرم اور ova پر ہوتا ہے۔ یعنی صرف بچے کی
ساخت بنتی ہے۔ بچہ پیدائشی طور پر گناہ گار نہیں ہوتا بلکہ معصوم اناٹومی کا مالک ہوتا ہے۔ اللہ نے
کائنات کے ہر جسم میں دو طرح کے سوراخ رکھے ہیں۔ ہر شے کے ساتھ پیٹ بھی لگایا ہے (ایٹم کا بھی
پیٹ ہوتا ہے) اور چونکہ قانون جوڑے کا اور عمل و رد عمل کا ہے اس لئے رد عمل نے ہر حال میں
واپس جانا ہوتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ کائنات کی ہر شے حرکت میں ہے۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ مغرب
نئی سے نئی چیزیں بنا رہا ہے۔ یہ اسکی کوئی نیکی نہیں بلکہ وہ پیٹ کے ہاتھوں مجبور ہے۔ پیٹ سب کچھ
کروا رہا ہے۔ قرآن پاک کہتا ہے کہ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان ہر شے اپنی output دیتی ہے کسی
پر کوئی نیکی نہیں کرتی۔ ہر نبی نے کہا ہے "میں تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا میرا معاوضہ تو اللہ کے
پاس ہے۔ "اگر صرف تاریخ ہی ذریعہ ہوتی تو میں انسان نہ بنتا بت پرست کا بیٹا ابراہیمؑ نبی نہ بنتا۔ میں
پہلے عرض کر چکا ہوں کہ ایک بات کو سمجھنے کے 70 ذرائع ہوتے ہیں۔ مجھے ہدایت قانون مکافات عمل
کے تھپیڑوں سے ملی قرآن پاک کو میں نے بعد میں کھولا۔ 23 سال کی عمر میں میں نے "کیوں" سے
بحث کرنا شروع کی۔ 30 سال کی عمر میں "کیوں" مجھے قرآن پاک تک لے آئی۔ کائنات
reward and punishment کے اصول کے تحت ہر شے کی پرورش کرتی ہے۔
مجھے گائیڈ لائن کسی بھی مسلک نے نہیں دی بلکہ مجھے گمراہ کیا ہے۔ مجھے گائیڈ لائن "کیوں"
نے دی ہے۔ یہ میں ہوں جو ماضی کو اپنا محسن سمجھتا ہوں ورنہ ماضی نے تو اس طرح out put دینی
ہوتی ہے جس طرح میں دے رہا ہوں۔ میں کسی پر نیکی نہیں کر رہا۔ کائنات میں اصول یہ ہے کہ آپ نے

اپنے کو ملا ہوا پٹرول خرچ کرنا ہے آپ کسی کو کیا دے سکتے ہیں۔ نیکی صرف قرآن پاک ہے اور وہ بھی اللہ کی طرف سے ہے نبیﷺ کی طرف سے نہیں کیونکہ قرآن ان کا اپنا نہیں ہے اور وہ خود اس کا اتباع کرتا ہے اور ساتھ کہتا جاتا ہے کہ "میں معاوضہ نہیں مانگتا" Creation اور Evolution کے تحت ماضی حال بنتا چلا جاتا ہے کسی کے پاس اپنا کچھ ہے ہی نہیں تو وہ دوسرے پر نیکی کیا کرے گا؟ کائنات کی تاریخ میں عجیب اتار چڑھاؤ آتے ہیں۔ مکہ میں محمدﷺ پیدا ہو جاتے ہیں۔ ایک عمر بن عبدالعزیز پیدا ہو جاتا ہے۔ گلزار 36 سال بارہ کر اچھا بننے کی کوشش میں لگ جاتا ہے۔ کسی کو غرض دولت سے ہوتی ہے کسی کو شہرت سے، کسی کو عزت سے، کسی کو عورت سے اور کسی کو اگلی دنیا میں سرخروئی سے۔ آپ کا کیا خیال ہے کہ میں کتابیں لکھ کر آپ لوگوں پر کوئی نیکی کر رہا ہوں۔ محمد بن قاسم ہو یا میں، ہر کوئی اپنا پٹرول خرچ کرتا ہے۔ اگر قرآن کے پاس سچ نہ ہوتا تو نہ میں نے قرآن کو ماننا تھا اور نہ اسے جس پر قرآن نازل ہوا۔ عیسائیت، یہودیت، بدھ مت وغیرہ جھوٹ کے باوجود موجود ہیں۔ اللہ نے تھرمامیٹر نہیں بنایا بلکہ دو پلڑے بنائے ہیں اور محمد بن قاسم کو دو پلڑوں میں تولا جائے گا۔ کشتیاں اللہ کی رضا کے لئے بھی جلائی جاتی ہیں اور ذاتی انا کے لئے بھی۔ پاکستان میں علماء کی اکثریت قرآن کو استعمال کر کے سیٹھ بنی ہوئی ہے۔ قرآن وسیلہ پکڑنے کی اجازت نہیں دیتا۔ کائنات بھی اجازت نہیں دیتی۔ میں محمد احمد رضا بریلوی کو محسن کہوں یا شرک کا پرچار کرنے والا مشرک جبکہ قرآن پاک کا ترجمہ میں نے انہیں کا پڑھا ہے۔ اس نکتہ پر تعصب سے پاک ہو کر غور کرنا۔ یہاں تفصیل کی گنجائش نہیں۔ جو مردان والے خط کی فوٹو سٹیٹ آپ کو بھیج رہا ہوں اس میں میں نے "ایک" کی تصویری کا ہلکا سا خاکہ دیا ہے اس پر غور کرنا۔ ہر بریلوی مشرک ہے اور ہر دیوبندی متعصب۔ دیوبندی اپنے مرے ہوئے باپ کو یاد کرے تو لاشعوری طور پر اس کے منہ سے نکل جاتا ہے "ہائے او میریا باپو" لیکن محمدﷺ کے ساتھ "یا" لگانے سے اسے تکلیف ہوتی ہے حالانکہ اس کائنات میں مرتا کچھ بھی نہیں۔ عقیدت میں تو استاد کا نام لے کر بھی انگوٹھے چومے جا سکتے ہیں لیکن سودا مہنگا دینے والے اور دودھ میں پانی ڈالنے والے بریلویوں نے اسے فیشن بنا لیا ہے۔ اب آپ مجھے ثابت کر کے دیں کہ طارق نے کشتیاں اللہ کی رضا کے لئے جلائی تھیں یا ذاتی انا کے لئے۔ اموی اور عباسی خلفاء نے الوں دوز پچھوں چوز والا کام کیوں کیا ہے۔ بغداد میں شیعہ سنی مناظرے بند نہ کرا سکے اور چلے دنیا میں اسلام پھیلانے۔

آپ کے اعتراض کے جواب میں بنیادی نکتہ یہ ہے کہ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان۔ آگے میری یا آپ کی مرضی ہے تو سچ کو بھی نہ مانیں اور مرضی ہے تو [illegible] ترح بے وقوفوں سے سیکھ لیں۔

مسلمان حکمرانوں کی غلطیاں نکالنے سے اگر ہومیو پیتھی کا فائدہ نہ ہوتا تو میں غلطیاں نہ نکالتا۔ میں نے عمل اور رد عمل کو Base بنا کر ہومیو پیتھی کی تشریح کرنی ہے اور عمل اور رد عمل کو قرآن اور کائنات سے ثابت کرتے ہوئے کائنات اور انسانوں کے ماضی حال اور مستقبل سے بحث کرنی ہے اور یہ بتانا ہے کہ اگر بے نظیر حکمران ہو تو ریاست کو کیا فائدہ اور نقصان ہو سکتا ہے؟ اور کون کونسی بیماریاں لگ سکتی ہیں اور نواز شریف حکمران ہو تو لوگوں کو کون کونسی بیماریاں لگ سکتی ہیں۔ بنیادی طور پر انسان کی دو بیماریاں ہیں Depression اور irritability ۔ تمام جسمانی امراض خواہ ان کی وجہ ابتلاء ہو یا مصیبت، انہیں دونوں کی Manifestation ہوتے ہیں۔ چونکہ مرض کا بنیادی سبب قوانین قدرت سے Daviation ہے جس کا اصل ذمہ دار حکمران ہوتا ہے اس لئے مسلمان حکمرانوں کو معاف نہیں کیا جا سکتا۔ آپ ہی بتائیں کہ فیصل مسجد میں خطبہ لغاری کو دینا چاہیئے، بے نظیر کو یا تنخواہ دار مولوی کو۔ ہمارا حال اس لئے خراب ہے کہ ہمارا ماضی خراب تھا۔

کیا قرآن کے قوانین ورقوں سے نکل کر فرقوں میں بٹے تھے؟ میرے نزدیک ہر وہ شخص کافر، مشرک اور منافق ہے جو دین اسلام سے بجائے کسی مسلک کا پیروکار ہے۔ ہمارے اسلاف نے تو ہمیں منتشر کیا ہے۔ میری محلے کی تین مساجد ہیں تینوں میں آذان کا وقت جدا جدا ہے۔ کیا یہی مسلمانی ہے؟ اور کیا رات کو لاؤڈ سپیکر پر ایک دوسرے کے خلاف زہر اگلنا مسلمانی ہے؟ کیا انہیں جھلکیوں کی آپ بات کرتے ہیں؟ جو شخص بھی ایک دین کی بات کرتا ہے یہ لوگ آپس کی دشمنیوں کے باوجود اس کے خلاف یک جا ہو جاتے ہیں۔ کیا اتنی بے شرمی آپ کو کسی اور مذہب میں بھی ملتی ہے۔ اتنے مسلک کسی بھی مذہب کے نہیں جتنے اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامنے والوں کے ہیں۔

جعلی نوٹ چھپ جانے کا پتہ چل جائے تو حکومت کے کان بھی کھڑے ہو جاتے ہیں اور عوام کے بھی۔ ایک ایک نوٹ کو تلاش کر کے انہیں ضائع کیا جاتا ہے۔ بتائیں مسلمانوں نے کتنی گھڑی ہوئی روایات کو ضائع کیا؟ ہر شخص بے عملی کی وجہ سے under- confidence ہے۔ روایات کے حوالے سے اس کے پاس Decision Power ہی نہیں۔ پھر بتائیں کہ میں صاحب عمل کس کو کہوں؟ کوئی ایک ہی دکھا دیں۔ حد ہو گئی ہے ہر کوئی مجھے کہتا پھرتا ہے " مولویاں توں بچ کے

رہ "یعنی اتنی بد معاشی پھیلا رکھی ہے ان مولوی حضرات نے اور چہرہ کسی ایک کا بھی انسانی نہیں۔ ایک ایم ایس سی جو قرآن کو کائنات سے ثابت کر سکتا ہے اسے مولوی کو Face کرنے کی جرات نہیں۔ آپ لوگ مجھے سلفر کا مذہبی سے نیا کا مریض کہیں گے اور میرا ایک ہی جملہ ہے۔

You The characterless Muslims.

قرآن تو کہتا ہے کہ جو اس کی بات مانے اسے یہاں بھی عزت اور سرداری ملتی ہے۔ پھر مسلمان صدیوں سے ذلیل کیوں ہوتا آ رہا ہے؟ ایک گلزار نے راتوں کو قیام کیا تو خیبر سے کراچی تک لوگوں کے اندر گھس گیا۔ درجنوں کو نمازی بنا لیا اور چند ایک کو تہجد گزار بھی۔ میری تحریروں میں تہجد بولتا ہے۔ کبھی ایک خریدتا ہے اور پچاس پڑھتے ہیں۔ یہ رس طاہر القادری کی تحریروں میں کیوں نہیں ہے؟ سچ پر رو کر بولنے اور لکھنے والوں کے پاس رس نہیں ہوتا اور جس کے پاس رس نہیں ہوتا وہ بے عمل ہوتا ہے۔

طاہر صاحب! میں یا تو شک ظاہر کرتا ہوں اور حقیقت تک پہنچنے کی دعوت دیتا ہوں اور یا پھر میری بات میں Authenticity ہوتی ہے۔ اسلامی نظام کے نفاذ کی بات کرنے والے کسی بھی مسلک کے پاس ریاست اور معشیت کا پلان ہی نہیں تو میں اس کے دھوکے میں کیوں آؤں؟ محمد بن قاسم نے بھی حکمرانی کی، طارق نے بھی اور علاؤالدین نے بھی۔ آپ کے پاس مالک بھی ہیں ابو حنیفہ بھی شافعی بھی اور حنبل بھی۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ اگلے خط میں مجھے ریاست اور معشیت کا Fault less پلان روانہ کریں گے۔ اسلاف میں سے سینکڑوں علماء بھی آپ کے پاس ہیں اور سینکڑوں حکمران بھی۔ قائد اعظم نے پاکستان بنا لیا لیکن سیاسی اور معاشی پلان اس کے پاس بھی نہیں تھا سیاسی اور معاشی استحکام کے بغیر لوگوں کو صحت دے کر دکھایئے۔

ڈھیروں دعاؤں کے ساتھ اجازت

والسلام

خیر اندیش

گلزار احمد

قارئین! محترم ڈاکٹر طاہر قریشی صاحب نے جو اعتراضات اٹھائے ہیں۔ یہ اعتراضات بھی صدیوں پرانے ہیں۔ چونکہ مسلمانوں نے آگے بڑھنے کی کوشش نہیں کی اس لئے وہ تاریخ میں ہی الجھے رہے ہیں۔ بنیادی قوانین کا علم نہ وہ تو تاریخ ایک ذہنی چسکا بن جاتی ہے۔ طاہر صاحب کہیں گے "علاؤالدین خلجی کو لونڈے باز ثابت کریں" اور میں کہوں گا" طاہر صاحب اسے ماہر معاشیات ثابت کریں"۔ اگر انسان کو کائناتی قوانین کا علم ہو تو وہ تاریخ میں سے سچ اور جھوٹ میں تمیز کر لیتا ہے۔ جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں ابھی وقت نہیں آیا کہ میں آپ کو دکھا سکوں۔ ماضی کے اچھے اور برے نشانات اس کائنات میں تب تک موجود رہتے ہیں جب تک وہ کسی اور آیت یا نشانی کو جنم نہ دے لیں۔ انسان اگر جھوٹی تاریخ لکھ بھی لیں تو وہ نشانیاں سچ اور جھوٹ میں تمیز کرا لیتی ہیں۔ جیسے قرآن پاک کہتا ہے "یقین نہیں آتا تو تباہ شدہ جگہوں کو دیکھوں جہاں سے روز گزرتے ہو" اسی طرح "لوگ کہنے لگے کہ ہم تو اصحاب کہف کے سوئے رہنے والی جگہ پر مسجد بنائیں گے"۔ یہ کائنات ایک سچ ہے۔ یہاں پر حرکت ایک معنی رکھتی ہے۔

میں آپ لوگوں پر اچانک ایٹم بم نہیں کرانا چاہتا ورنہ فوج یا انتظامیہ کا آفیسر اگر قرآن پاک سے دور ہو تو وہ یا تو لونڈے باز ہوتا ہے اور یا مفعول ہوتا ہے۔ ضلع اٹک کی ساخت فاسفورس کی ہے۔ وہاں سب سے زیادہ لونڈے بازی کا رجحان ہے۔ آفیسر یا کمانڈر فاسفورس ہوتا ہے۔ اگر اس میں فاسفورس کی کمی ہو جائے تو پھر کاربن رہ جاتا ہے۔ پھر وہ انتظامی امور سنبھالنے کے بجائے پلاٹوں کی خرید فروخت کا دھندا شروع کر دیتا ہے۔ خود ہی انصاف کریں کہ کیا ایک آفیسر یا آرمی کمانڈر کی تنخواہ اتنی ہوتی ہے کہ وہ 50 لاکھ روپے کی کوٹھی بنا سکے۔ اگر کسی آفیسر کے اندر فاسفورس کم ہو جائے تو وہ عورت سے بھی بدتر ہو جاتا ہے اور گھر میں اس کی بیوی اس پر کمانڈ کرتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں اس کی بیوی لونڈے بازی کرتی ہے۔

یہ بات آپ کے لئے حیران کن ہو گی کہ آئی۔ ایس۔ ایس۔ بی نے فوجی آفیسرز کی بھرتی کے لئے جو امتحانات رکھے ہیں ان میں لڑکا پاس ہو جاتا ہے جو مفعول بننے کا اہل ہو۔ منکر ذہن اس نفسیاتی ٹیسٹ میں فیل ہو جاتا ہے۔ میں ان ٹیسٹوں سے واقف نہیں ہوں لیکن یہ بات دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ 1965 کی جنگ تک ٹیسٹ کا معیار فاسفورس تھا اور بعد میں اس میں مفعول قسم کے آفیسران نے

تبدیلیاں کیں اور اب ٹیسٹ کا معیار کاربن ہے۔ پہلے ایک آفیسر شان و شوکت کے ساتھ معمولی تنخواہ میں سرکاری بنگلوں میں رہتا تھا اور اب آفیسر سرکاری بنگلوں میں ہے لیکن اس نے 40-50 لاکھ روپے کی کوٹھی کرائے پر دے رکھی ہوتی ہے۔ خود ہی بتائیں کہ ایسے کام شہادت کی تمنا رکھنے والے مجاہد کرتے ہیں یا مقتول۔ اگر آپ اپنا E.S.P بڑھالیں جو کہ Self-Potentization سے بڑھتا ہے اور اپنے اندر اندر غور و فکر کی عادت ڈال لیں تو ایسی Deductions نکالنا آپ کے لئے مشکل نہیں رہے گا۔

فوج اگر فاسفورس ہوتی تو بے نظیر برسر اقتدار نہ آتی۔ نواز شریف اگر مرد ہوتا تو فوج اسے اقتدار سے علیحدہ نہیں کر سکتی تھی۔ نواز شریف کے پاس اگر اسلام ہوتا تو اقتدار حاصل کرتے ہی فوراً اسلامی قوانین کو رواج دیتا۔ عوام نے حمایت کرنی تھی اور فوج نے بے بس ہو جانا تھا۔

کاربن لینے کا نام ہے۔ کاربن کہتی ہے جو مرضی ہے کر لو مجھے پیسہ چاہیئے۔ جس طرح ہومیو پیتھک سٹور والا کہتا ہے "بوتل میں پانی بھر کر لے آؤ مگر یہ بتاؤ کہ کمشن کتنا دو گے"۔ اسی طرح فوج نے روپے پیسے کے حوالے سے اپنی تمام باتیں بے نظیر سے منوالیں اور اس کے بدلے میں وفاداری دے رہے ہے۔ یہی کام بیوروکریسی کرتی ہے۔ اگر بیوروکریسی کو پیسہ نہ دیا جائے تو شیطانیت پر اتر آتی ہے۔ چونکہ پچھلے بارہ تیرہ سو سالوں میں کہیں بھی اسلامی ریاست قائم نہیں ہوئی، اس لئے کسی بھی مسلمان بادشاہ کو کرپٹ کا خطاب بڑی آسانی سے دیا جاسکتا ہے۔

ہم مسلمانوں کا لین دین کئی صدیوں سے اس طرح چلا آرہا ہے کہ ایک عورت 50 روپے میں اپنی عصمت بیچ کر کہتی ہے "مرد بے وقوف بنا کر 50 روپے ہتھیا لئے" اور مرد کہتا ہے "50 روپے میں عورت کی عزت خرید لی"

اسمار الرجال کی رٹ لگانے والے اس کو کیا کہیں گے کہ ماہ رمضان میں تراویح پڑھانے والا حافظ قرآن گلزار سے مشت زنی کی دوا لینے آئے۔

---

19 ویں صدی کے علماء 20 ویں صدی میں رحمۃ اللہ علیہ بن گئے اور 20 صدی کے علماء 21 صدی کے رحمۃ اللہ علیہ بن جائیں گے۔

آپ لوگ ہومیو پیتھک میٹیریا میڈیکا سے لوگوں کا علاج کر رہے ہیں۔ ایک دوا کی ہر ہر علامت کو سچ مانتے ہیں بلکہ ایک ایک دوا کی علامات کو شعروں میں پرو چکے ہیں۔ کل کو اگر میں کسی بات پر میٹیریا میڈیکا کو گواہ بناؤں تو آپ لوگوں نے جیل اور موت کے خوف سے میٹیریا میڈیکا کا ہی انکار کر دینا ہے۔ لیکن میرے پاس ایک سوال کے ستر جواب ہیں اس لئے مجھے آپ لوگوں کی مدد کی ضرورت ہی نہیں۔ شیر کی ایک دن کی زندگی گیدڑ کی سو سالہ زندگی سے واقعی بہتر ہوتی ہے۔

وہ علماء جو ووٹ ڈالنے کے موجودہ طریقہ کار کے مطابق ووٹ ڈالتے ہیں ان بے شرموں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ بے شرم اتنا بھی نہیں سوچتے کہ جب گلزار اپنے علاقے کے امیدوار سے واقف ہی نہیں تو اسے ووٹ کیسے دے سکتا ہے؟ امیدواروں کا انتخاب مساجد سے شروع ہوتا ہے جہاں ہر شخص دوسرے سے واقف ہوتا ہے لیکن ان بے شرموں نے مساجد کو جھگڑوں کی آماجگاہ بنا رکھا ہے۔ شاہی مسجد کے امام کے پیٹ کا ناپ تو لے لیں۔ ایسے ہی لوگ مرنے کے بعد رحمۃ اللہ علیہ بن جاتے ہیں۔

محمود غزنوی خلیفہ سے لقب حاصل کرنے کے لئے اسے تحائف بھیجتا رہا۔ کیا یہی مسلمانی ہے؟ تاریخی من گھڑت عاشقی کے قصے سنانے والا اسلم راہی آپ کو مورخ ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے کہ پہلے زمانوں میں مورخین تہجد گزار ہوتے تھے؟ ابن خلدون کی تحریریں ہومیو پیتھی کی آنکھ سے دیکھیں تو وہ آپ کو Genius بھی نظر آئے گا اور بہت بڑا زانی بھی۔

آپ کو چوبیس گھنٹے روٹی کی فکر لگی رہتی ہے آپ کیا جانیں کہ اسلامی عقائد کی سائنس کیا ہے؟ التحیات میں گردن پوری طرح جھکا کر ایک جگہ نگاہ لگا کر دیکھنے سے نزدیک کی نظر کمزور نہیں ہوتی۔ آپ لوگوں نے روٹین پوری کرنی ہوتی ہے اس لئے آنکھیں ہی بند کر لیتے ہیں۔ گردن کا مسح کرنے سے رعشہ نہیں ہوتا۔ اگر ایک رعشہ کا مریض کہے کہ وہ پانچ وقت کا نمازی ہے تو میں کیسے مان لوں؟

"وضو کا طریقہ احادیث بتاتی ہیں "کیا رٹا رٹایا جملہ ہے؟ یار! اتنا ہی سوچ لیں کہ ایک مومن کا ناک منہ یا مقعد گندے رہ سکتے ہیں کہ اسے نماز پڑھنے سے پہلے انہیں دھونا پڑے؟ مومن کا منہ اور ناک تو ہر وقت صاف رہتے ہیں۔ اس کی دبا خارج ہو تو فوراً استنجا کر لیتا ہے اسے Oozing of mucus from anus کا مریض ہی نہیں لگتا۔ پھر باقی وضو کیا رہ جاتا ہے؟ آپ کام کاج کر رہے ہیں چہرے پہ دھول پڑ گئی۔ گاڑی ٹھیک کر رہے ہیں کلائیاں گندی ہو گئی ہیں۔ سر کی گرد پڑ گئی ہے۔ کیا مومن کا وضو صرف قرآنی نہیں رہ جاتا؟ یاد رکھیے! کہ مومن کا جسم اور کپڑے ہر وقت پاک ہوتے ہیں اور قرآن پاک نے وضو کا جو طریقہ بتایا ہے وہ حفظ ما تقدم ہے اور طہارت کے باوجود ضروری ہے۔ شرم آنی چاہیے اتنی سی بات پر الگ الگ فرقے بناتے ہوئے۔

آپ کو اللہ کے آگے سرخروئی کے لئے راستہ چاہیے ناں! نیت ٹھیک کر لیجیے، قرآن اور کائنات کو سکول آف تھاٹ مان لیجیے۔ ہر کام کے لئے intuition خود بخود ملتی چلی جائے گی۔ کر کے دیکھیے۔ یہ محیط سے مرکز کو سفر ہوتا ہے اور باریکیوں کا خود بخود پتہ چلتا جاتا ہے۔ میں بریلوی مسلک کے وضو اور نماز کے طریقہ کار کو 100% سائینسی سمجھتا ہوں کوئی ایک بھی پوائنٹ کو غلط ثابت کر دے تو میں ہر سزا کے لئے تیار ہوں۔ میں یہ چیلنج اس لئے دے رہا ہوں کہ میرا سکول آف تھاٹ قوانین قدرت ہیں میں خود سکول آف تھاٹ نہیں ہوں۔ اسی طرح ہر بریلوی کو مشرک ثابت کر سکتا ہوں۔

1985 یا 1986 میں ایک دفعہ طوفانی بارش آئی تھی۔ میں دوپہر کے بعد سو کر اٹھا تو کالے بادل چھا رہے تھے۔ ان بادلوں کو دیکھ کر مجھے سابقہ اقوام کی تباہی یاد آ گئی۔ کراچی والے جانتے ہیں کہ اس طوفانی بارش نے بڑے بڑے سائن بورڈ گرا کر رکھ دیئے تھے۔ قوانین قدرت اسی طرح جھوٹ کو مٹا کر رکھ دیتے ہیں۔ آپ کا کیا خیال ہے کہ شرابی وزراء کے افتتاحوں کے کتبے موجود رہیں گے؟ آج اگر ایک سڑک کا نام کسی دنیا مانگنے والے کے نام پر ہے تو جب اس کارد عمل پورا ہو جائے گا تو شہر کی تعمیر نئے سرے سے ہو گی اور اس سڑک کا نام و نشان مٹ جائے گا۔ جس گھر میں میرے پردادا نے پرورش پائی وہ گھر بے نظیر کے بلڈوزر نے گرا دیا۔ میں نے دیباچہ میں جو تقدیر اور تدبیر کو گیند سے سمجھایا ہے اسے سمجھنے کو کوشش کریں۔ پھر آپ کو پتہ چلے گا جو کوئی رحمۃ اللہ علیہ کے چکر میں ہی رہا

70 اسباب مرض ہیں اور ہر سبب کی لاکھوں کروڑوں وارئنٹیاں۔ اسی کو قرآن پاک نے کہا ہے کہ عملی طور پر انسان کا کائنات پر اختیار بہت تھوڑا ہے۔ آپ کس کس سبب پر قابو پائیں گے۔ آثار قدیمہ اتھارٹی ہو سکتے ہیں آپ کی متعصب کتابیں نہیں۔ چند دن پہلے پروفیسر عبدالخالق نجمی کی "تاریخ، اسلامی نظام اور نفاذ" نامی کتاب میرے ہاتھ لگی ہے۔ دیکھیں کہ نام کتنا زبردست ہے۔ جب کھول کر دیکھا تو 275 روپے کی کتاب Data collection پر مبنی ہے اور نہ صرف یہ کہ پیسہ کمانے کے لئے لکھی گئی ہے بلکہ ایک اور سلمان رشدی پیدا کر سکتی ہے۔ 430 صفحے کی کتاب اولی الامر کے انتخاب کا طریقہ کار نہیں بتا سکی۔ کل کو یہ صاحب بھی مورخ کہلائیں گے اگر میں غیر مسلم ہوتا تو روایات پر مبنی اس کتاب کو پڑھ کر مسلمانوں کی اچھی خاصی درگت بناتا۔ عنوان دیکھ کر میں تو سمجھا تھا کہ اس شخص نے ریاست کا پلان تلاش کر لیا ہے لیکن جب کتاب کو پڑھا تو "فلاں سے مروی ہے" "فلاں نے فلاں کو کہتے ہوئے سنا" جیسے جملے پڑھنے کو ملے۔

جس طرح آج کا صحافی بے نظیر کے دور حکومت میں کچھ لکھ رہا ہے اور بعد میں کچھ لکھے گا یہی کچھ ہر دور میں ان میراثیوں نے کیا ہے۔

ایک طرف آپ کہتے ہیں کہ احادیث کو مانا جائے اور دوسری طرف کہتے ہیں کہ جمعہ کی نماز میں دوسری آذان کا آغاز حضرت عثمانؓ نے کیا۔ Common Sense کے تحت دوسری آذان

اچھی بات ہے لیکن اس کے لئے حدیث آپ کے پاس کونسی ہے؟ اس کے لئے کوئی حدیث ہو یا نہ ہو کیا یہ احسن نہیں کہ اگر کوئی کسی وجہ سے لیٹ ہو گیا ہے تو جلدی جلدی مسجد پہنچ جائے۔

حضرت عثمانؓ نے منیٰ کے مقام پر چار رکعت نماز پڑھائی اور انھیں گالیاں دی گئیں۔ اگر یہ سچ ہے تو کیا عزت رہ گئی اولی الامر کی اور اگر یہ جھوٹ ہے تو یہ جھوٹ آپ کی تاریخ بول رہی ہے۔

ہندوستان پر غلاموں نے کیوں حکومت کی؟ اس سوال کا جواب تلاش کرنے کے لئے آپ تاریخ کی کتب لے کر بیٹھ جائیں گے۔ لیکن میرے پاس اس کے لئے قانون ہے کہ جو اچھا Sub-ordinate ہوتا ہے وہ اچھا کمانڈر ہوتا ہے۔ میرا یہ جواب آپ کے سارے مطالعہ کی" بھہ جا بھہ جا" کرا دے گا۔

اللہ نے انسان کے ساتھ پیٹ لگا کر اسے عجیب انداز میں جکڑ دیا ہے۔ اگر قرآنی حکومت ہوتی تو بھی ہسٹالوجی سے انسان نے بحث کرنا تھی۔ اگر نہیں تو بھی انسان اپنی بیماریوں کے ہاتھوں مجبور ہو کر یہ سارا کچھ کر رہا ہے۔ ایک فارمیسی اچھی دوا بنانے کے لئے پیٹ کی خاطر مجبور ہے کیونکہ دوا اچھی نہیں ہو گی تو فلاپ ہو جائے گی۔

میں All or None کے اصول پر کام کرتا ہوں۔ طاہر صاحب کے جواب میں رشنگی رہ گئی تھی سو وہ پوری کر دی ہے۔ اب اس خط کو سمجھنا آپ کے لئے مزید آسان ہو جائے گا۔

آپ کا کیا خیال ہے کہ بے نظیر کے ہاتھ میں تسبیح پرہیز گاری کی علامت ہے؟ اس بے چاری نے تو تسبیح حکومت بچانے کے لئے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ہے اور یہ مشورہ کسی چوہے نے دیا ہو گا۔ اگر بے نظیر کا اسلام سے کچھ واسطہ ہوتا تو وہ سیاست میں ہی نہ آتی۔ اسے علم ہوتا کہ عورت کو اسلام حکمران بننے کی اجازت نہیں دیتا۔ اس بے چاری کو کسی چوہے نے یہ بات نہیں بتائی کہ اللہ براہ راست کچھ مدد نہیں کرتا۔ وہ عالم امر سے کائنات کو کنٹرول کر رہا ہے۔ 9 x 5 کا جواب 45 دیتا ہے 50 نہیں دیتا۔ 50 لینے ہوں تو 10 کو 5 سے ضرب دینا پڑتی ہے۔ بے نظیر کے دل کی آگ کو میں سمجھتا ہوں۔ صرف اقتدار کو بچانے کے لئے اسے پتہ نہیں کیا کیا سودے بازیاں کرنا پڑ رہی ہیں۔ اس کا سواد

آپ لوگوں کو تھوڑے ہی عرصہ بعد وصول ہو جائے گا۔ آج آپ نے اسے محترمہ بنایا۔ کل جب وہ "گھیں" ہو جائیں گی تو آپ نے اسے رحمتہ اللہ علیہ بنا دینا ہے۔ جب آپ بے نظیر کو ووٹ ڈال کر آئے تھے تو آپ نے اپنی بیویوں سے کہا ہو گا" ہم مرد ہیں" اور وہ مسکرا پڑی ہوں گی۔

نورانی، قاضی حسین احمد اور فضل الرحمان کو پیٹ بڑھانے کی تو بڑی سمجھ ہے۔ " عورتوں والا کام تو ان لوگوں نے اپنے ذمے لے رکھا ہے"۔ یہ بھی مستقبل کے رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ مثبت سیاست تو ایک طرف رہی نواز شریف کو منفی سیاست کا بھی علم نہیں۔ فاسفورس اور پلاٹینا کی Flattery کر کے اسے اوپر چڑھا کر سبز جی کھینچی جا سکتی ہے لیکن نواز شریف مرد ہوتا تو بے نظیر کو اقتدار کیسے ملتا؟۔ اسماء الرجال کی رٹ لگانے والے ہومیو پیتھی کا مطالعہ کریں۔ لیکن یہ باتیں تو ہومیو پیتھ کے علم میں بھی نہیں۔ " عین المغربی! میرا مضمون کب شائع ہو گا؟"۔

جس طرح میرے آبائی مکان کی چھ فٹ جگہ سڑک کے حصے میں نہیں آئی۔ کچھ عرصہ بعد پاکستان بھی چھ فٹ رہ جائے گا اور پھر کچھ عرصہ بعد پھر سڑکیں مزید چوڑی ہوں گی اور چھ فٹ پر بنائی گئی وہ کانیں بھی سڑک میں شامل ہو جائیں گی۔ واضح رہے کہ مجھے اپنے آبائی مکان کے سڑک میں شامل ہونے کا دکھ نہیں ہے۔ میں یہ بتانا چاہ رہا ہوں کہ اپنے پردادا کا جتنے سال تک رد عمل ہم نے وصول کرنا تھا کر لیا۔ اسی طرح بارڈر پر شہید ہونے والے مہاجروں کے عمل اور رد عمل جب ہم پوری طرح وصول کر لیں گے تو پھر ظاہر ہے کہ پاکستان بھی چھ فٹ ہی رہ جائے گا۔ جس مہاجر کے ماں باپ شہید ہوئے اسے یہاں نہ روٹی ملی نہ کپڑا ملا نہ مکان ملا اور نہ اسلام ملا۔

میرا تو کام بہت زیادہ ہے ورنہ میں زیادہ سے زیادہ دو سال کی محنت سے دنیا کے تمام ٹی وی اسٹیشنوں کی فریکوئنسیاں اپنے مائنڈ میں Tune کر سکتا ہوں۔ ہر فریکوئنسی کی علیحدہ علیحدہ indication ہوتی ہے۔ آنکھیں بند کر کے اندھیرے کی دیوار پر ٹی وی پروگرام دیکھے جا سکتے ہیں۔ چونکہ ہر Frequency کا تعلق کسی نہ کسی عنصر سے ہے اس لئے یہ Tuning ذرگز سے بھی کی جا سکتی ہے۔ لیکن آپ لوگوں نے تو اپنی تاریخ کو سچا ثابت کرنے میں ہی زندگیاں گزار دینی ہیں۔

آپ کی اطلاع کے لئے عرض کئے دیتا ہوں کہ میں نے کئی بار اندھیرے کی دیوار پر ٹی وی پروگرام چند لمحوں کے لئے دیکھے ہیں لیکن indications کا علم نہیں تھا اس لئے Frequencies نوٹ نہ کر سکا۔ اصول قانون مماثلت کا چلتا ہے۔ جن لوگوں کا تعلق وائرلیس اور ریڈیو سے ہے وہ اس پر کام کر سکتے ہیں۔ افسوس تو اس بات کا ہے کہ ایک ائرمین یا آفیسر ائرفورس میں 20 -25 سال ریڈیو پر کام کرتا ہے لیکن صرف تنخواہ کے لئے ہی کرتا ہے۔ ملازمت کے دوران اسی لئے میں کہا کرتا تھا کہ مجھے چھٹی کرادو کیونکہ ائرفورس میں کرنے کو کچھ کام ہی نہیں۔ نفسیاتی ٹیسٹ ایک لڑکے کے لئے بتاتے ہیں کہ وہ اچھا انجن مکینک بن سکتا ہے اور سفارش کی وجہ سے اسے راڈار مکینک بنادیا جاتا ہے۔

حال سے بحث کر کے مستقبل کے لئے Deductions نکالنے کے لئے قرآن پاک میں سچی تاریخی کہانیاں موجود ہیں۔ میں ایک چھوٹا سا وائرس ہوں۔ انسانی معاشرہ کا مرکز۔ یہودی لابی ہے۔ زمانہ صدیوں تک گواہی دیتا رہے گا کہ اس چھوٹے سے وائرس نے انسانی معاشرہ کے خلیہ کا کتنا مضبوط مرکزہ تیار کیا تھا۔ یہ سارا کچھ میں قرآن پاک میں بتائی گئیں کہانیوں سے Deductins لے کر کروں گا اس کے باوجود کہ گلزار اکیلا بھی ہے اور ہزار پتی بھی نہیں۔ لیکن تہذیب التہذیب کا مطالعہ کرنے والوں کو میری باتوں کی سمجھ نہیں آئے گی۔

اللہ کی اس کائنات میں ایک بڑی عجیب شان ہے کہ کسی ایک چیز کو لے لیں اس پر کام کرتے چلے جائیں۔ نئی سے نئی چیزیں بنتی چلی جائیں گی اور یہ سلسلہ نہ ختم ہونے والا ہے۔ ایک شے سے نئی اشیاء کا بنتے چلے جانا وقت کے ساتھ ساتھ تواتر کے ساتھ ہوتا ہے مثلاً ہانمن نے ایک دوا کی پروونگ کی۔ ہیرنگ نے اسے مزید سمجھا۔ زنگلن نے اس کا کسی اور دوا سے موازنہ کیا۔ میں نے اسی دوا سے یہ جان لیا کہ اگر کسی آدمی کو جسم میں چھریاں لگنے کا سا درد ہو تو وہ کسی عامل کے پاس جانے کے بجائے میرے پاس آئے تو میں اس پر ہونے والے جادو کا علاج Lancinating Pain والی دوا سے کر لوں گا۔ کوئی اور اسی دوا سے کوئی اور نئی بات نکال لے گا۔ کوئی اور آدمی اسی دوا والے مقاصد کسی حرف یا لفظ سے لے لے گا۔ یہ ہوتا ہے " ذواتا افنان " یعنی Traditionalism سے Modernism کی طرف شاخیں نکالتے چلے جانا۔

اور آپ نام نہاد مسلمان کیا کرتے ہیں؟ "1300 سال پہلے فلاں نے فلاں سے روایت کی، فلاں نے فلاں سے روایت کی"۔ یعنی 1300 سالوں میں خود کچھ بھی نہ کیا۔ اگر کچھ کیا تو پرویز اور گلزار کو ڈنڈے مارنے کی کوشش کی۔

مسجدوں سے انقلاب کا آغاز کیسے ہو؟ کوئی پڑھا لکھا تو مسجدوں میں جاتا نہیں۔ میں جس مسجد میں نماز پڑھتا ہوں اس میں کوئی بھی پڑھا لکھا نہیں جاتا۔ اور دعائیں مانگی جاتی ہیں۔ " یا رسول اللہؐ ہمارا یہ کام بنا دے وہ کام بنا دے "۔ مسجد میں دو پارٹیاں ہیں۔ ایک پارٹی کے آدمی کے پاس دو منٹ کھڑے ہو جاؤ تو دوسری پارٹی والے گھورنے لگتے ہیں۔ جو کچھ آج اس مسجد میں ہو رہا ہے وہی کچھ 1300 سالوں سے ہوتا آیا ہے۔

لفظ " وحی " سے علماء نے اندھیر کیا ہوا ہے کہ 16/68 میں شہد کی مکھی کو اللہ نے " اوحی " کہا اور ان لوگوں نے اس کا مفہوم " الہام " لے لیا کہ وحی صرف انبیاء پر اترتی ہے۔

چند دن پہلے ایک آدمی نے مجھے بتایا کہ اگر شہد کی کوئی مکھی کسی ایسے پھول کا رس چوسے جو مکھیوں کے لئے ممنوع ہو تو دوسری مکھیاں اسے مار دیتی ہیں۔ اس کے مقابلے میں قرآن میں مکھی کو حکم دیا جا رہا ہے " پھر ہر قسم کے پھل میں سے کھا" اب میں قرآن کی بات مانوں یا اس آدمی کی۔

[illegible] یا سالوں بعد ۔ اسی طرح گناہ بھی گھنٹوں، دنوں، مہینوں یا سالوں بعد پھر سامنے آ کھڑا ہوتا ہے۔ اگر گناہ چھوڑ دینے کے سالوں بعد وہی گناہ سامنے آ کھڑا ہو تو سمجھ لیں کہ بہت بڑا انعام ملنے والا ہے۔ اس لئے اپنے آپ کو قابو میں رکھ لیا کریں۔ یہ بات بھی ذہن میں رکھیں کہ جوں جوں آپ زیادہ پرہیزگار ہوتے چلے جائیں گے توں توں گناہ زیادہ خوبصورت شکل میں سامنے آئے گا۔ پرہیزگاری مرکز کی طرف لے جاتی ہے اور جتنا آدمی مرکز سے قریب ہوتا ہے اتنا ہی دلفریب گناہ اس کے سامنے آ کھڑا ہوتا ہے۔ پہلے ایک کرپٹ کروڑ پتی لڑکی ملتی ہے۔ اس سے کنارہ کیا جائے تو اللہ تہجد گزار کروڑ پتی لڑکی دے دیتا ہے۔ اللہ کرے کہ نوجوان نسل کو میری اس بات کی سمجھ آ جائے۔ حرام کی دولت یا حرام کی عورت کے کتنے وقت بعد حلال کی دولت یا حلال کی عورت سامنے آتی ہے اس کا وقت بھی بتایا جا سکتا ہے لیکن کام کی زیادتی کی وجہ سے میں اس طرف ابھی متوجہ نہیں ہوا۔ اس کا قانون چھوٹی اور بڑی دوا کے عمل اور رد عمل والا ہے۔ گناہ کو چھوڑنے کے آغاز میں یہ دورہ بار بار پڑتا ہے۔ یوں سمجھ لیں کہ آپ بیلاڈونا جیسی سطحی ادویات کی علامات کا علاج کر رہے ہوتے ہیں اور مرض بار بار لوٹ کر آ رہا ہے۔ اس کا بہترین حل یہ ہے کہ روزانہ تھوڑا سا قرآن پاک باترجمہ پڑھ لیا جائے۔ آدمی گناہ کو چھوڑ رہا ہو تو قرآن پاک کی سمجھ زیادہ آتی ہے۔ آپ میں سے جو جو افراد علمی کام کر رہے ہیں ان کے پاس لڑکیاں آئیں گی جو انہیں Genius جیسے خطابات دیں گی۔ اگر وہ انہیں کہیں گے کہ ان کے پاس سیکس اور رومانس کی گنجائش نہیں تو پھر وہی لڑکیاں انہیں Genius کہنے کے بجائے کوئی برا خطاب دے کر چلی جائیں گی۔

آنے والی نسلوں کے لئے یہ نکتہ بڑا اہم ہے کہ غیر قرآنی ریاست کا سربراہ اگر فاسفورس ہو تو لونڈے باز ہوتا ہے اور اگر کاربن ہو تو لونڈا ہوتا ہے۔ آپ میں سے اکثر لوگ جانتے ہیں کہ مفعول لوگ لالچی، بے وفا اور بد تمیز ہوتے ہیں۔ مفعول قسم کے آفیسر انہیں تین باتوں سے پہچانے جاتے ہیں۔ اگر عورت حکمران ہو اور فاسفورس ہو تو وہ بھی لونڈے باز ہوتی ہے۔

اگر اپنے پیارے بادشاہوں کے کردار کا مطالعہ کرنا ہے تو فاسفورس، سلفر، سلیشیا اور کاربن کو سامنے رکھ کر جنسیات کی اصطلاحات کا مطالعہ کیجئے۔

رواج سینہ بہ سینہ چلتا ہے۔ اس میں ہیرا پھیری پڑھے لکھے بے غیرت کرتے ہیں جنہیں آپ لوگ علماء اور سکالر کہتے ہیں۔ اگر یہ بے غیرت درمیان میں اپنی اصطلاحیں نہ نکالتے تو ایک چیز تسلسل کے ساتھ چلی آئی تھی۔ اجتہاد تو نئی Situation کے لئے ہوتا ہے۔ ان بے غیرتوں نے بنیادی باتوں میں روٹی اور شہرت کی خاطر تفرقہ ڈالا۔ آج جو ہر مسلمان کا مذہب Status comlex بن گیا ہے تو اس کے ذمہ دار بھی یہی بے غیرت ہیں آپ کو میری بات سے اختلاف ہے تو بارہ تیرہ سو سالوں کی محنت کو سامنے لا کر قیامت آنے کا ثبوت دیجئے۔ گناہ کی تعریف بتائیے۔ ثابت کرنے کے 70 طریقے ہیں لیکن یہ یاد رہے کہ قرآن کو نئی نسل عملی طور پر نہیں مانتی۔ ثبوت کائنات سے دینے ہوں گے۔ نئی نسل کو یہ بتایا جائے کہ وہ اچھے کام کیوں کرے؟ وہ کوٹھیاں کیوں نہ بنائے؟

میں اس بار طاہر صاحب کو معاف کرتا ہوں۔ آئندہ اگر کسی ہومیو پیتھ نے تاریخ کو گواہ بنایا تو میں معاف نہیں کروں گا کیونکہ ہر تحریر اور ہر کتاب ایک ایک سنگل ریمیڈی اور ایک ایک جانور کی نمائندگی کرتی ہے خواہ وہ میری کتاب ہو یا طاہر صاحب کا خط۔ ایک وقت آئے گا جب compueter آپ کے اسلاف کی کتب کے بارے میں بتائے گا کہ فلاں کتاب کا پلان خرگوش پر ہے، فلاں کا بکری پر، فلاں کا چوہے پر اور فلاں کا کتے پر۔ اگر آپ صرف لیکس اور نکس وامیکا کو کسی حد تک بھی سمجھ جائیں اور پھر اپنے اسلاف کی تحریریں پڑھیں تو Reaction مجھ سے بھی شاید زیادہ ہو پھر آپ مان جائیں گے کہ آپ کی گمراہی کے ذمہ آپ کے اسلاف بھی ہیں۔

اگر آپ احادیث کی کتب کی حقیقت جاننا چاہتے ہیں تو ڈاکٹر فتح شیر مرحوم کی میفیریا میڈیکا پر Collections دیکھ لیں۔ جس طرح فتح شیر کو یہ علم نہیں کہ فلاں علامت نکس وامیکا کی ہے بھی یا نہیں لیکن انہوں نے سابقہ کتب سے دیکھ کر لکھ دی۔ یہی حال مسلم اور بخاری کا ہے۔

بریلوی مسلک کی تعریف۔ جزاک اللہ، ماشاء اللہ۔ خیریں آؤ تے خیریں جاؤ مسجد (یا مدرسہ) زیر تعمیر ہے۔

مسلمان علماء اور سود خور یہودیوں کی ذہنیت ایک جیسی ہے۔ ہر وہ شخص جو Status complex کا شکار ہے ان کا پیروکار ہے۔

اگر مجھے تیرہ کروڑ عوام میں سے صرف ایک ہزار تہجد گزار مل جائیں خواہ وہ ان پڑھ ہی کیوں نہ ہوں تو میں پاکستان میں بھوک اور بیماری نام کی کوئی شے نہیں رہنے دوں گا۔ افسوس تو یہ ہے ملاقات صرف انگلیاں اٹھانے والوں سے ہوتی ہے۔

کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ اخبارات اور رسائل میں شائع ہونے والی ہر تحریر گلزار کی تحریر کی طرح creative ہو۔

اس وقت کروڑوں کی تعداد میں کتب موجود ہیں۔ کوئی ایک ایسی کتاب دکھا دیجئے جو میری اس کتاب سے زیادہ creative ہو۔ لیکن آپ انصاف کیسے کر پائیں گے کیونکہ آپ کو یہ علم نہیں کہ حکمران لونڈے باز کیوں ہوتی ہے؟

کروموسومز کا Base قرآنی حروف ہیں اور Genetic Codes کا Base قرآنی الفاظ کے مادے ہیں جیسے ش م س یا ق م ر

صحت کاراز

معزز قارئین! میری تحریروں سے آپ اتنا تو جان ہی چکے ہیں کہ مجھے آپ لوگوں سے کسی بھی قسم کا کوئی لالچ نہیں۔ نہ دولت کا، نہ شہرت کا، نہ عزت کا اور نہ ستائش کا، بلکہ الٹا میری آپ لوگوں سے تھوڑی ہی رہتی ہے۔ اگر آپ میری کتابوں کی قیمت بھی ادا کرتے ہیں تو مجھ پر کوئی احسان نہیں کرتے بلکہ کسی اور سے لیا ہوا مجھے لوٹاتے ہیں۔ اللہ نے قوانین کچھ اس طرح بنائے ہیں کہ اگر کارل مارکس جیسا دہریہ بھی اجتماعی مفاد کے لئے کام کرتا ہے تو اسے اس دنیا میں عزت بھی ملتی ہے اور شہرت بھی۔ جب آپ لوگ مجھے کچھ دے بھی نہیں سکتے اور میری عزت اور ذلت بھی آپ کے ہاتھ میں نہیں تو پھر مجھے آپ لوگوں سے لالچ ہو بھی کیا سکتا ہے؟

جس کام کا میں نے بیڑا اٹھایا ہے وہ چند دنوں یا چند مہینوں کا نہیں بلکہ سالوں کا ہے۔ اپنی ذات پر تجربات کر کے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ دواؤں سے انسانوں کو صحت نہیں دی جا سکتی۔ چند د پہلے ایک آدمی مجھے کہنے لگا "ڈاکٹر صاحب! میری اولاد نہیں ہے مجھے دوا بھی دیں اور میرے حق میں دعا بھی کریں" میں نے اسے جواب دیا کہ اس کائنات میں تھیوری لیس الانسان الا ما سعیٰ کی چلتی ہے۔ ہوا اوپر بھیج دو بارش خود بخود برس پڑے گی۔ ایک کنال کا پلاٹ غریبوں میں بانٹ دو اور اولاد لے لو۔ کہنے لگا " اس طرح تو کوئی بھی نہیں کرتا" میں نے جواب دیا " اسطرح تو اللہ اولاد بھی نہیں دیتا"۔ کیونکہ اگر دولت سے 100 پورا کر لیا جائے تو اولاد کو گنجائش ہی نہیں رہتی۔"

آج میری بیگم نے بتایا کہ ایک لڑکی کی شادی ہوئی تو اس نے خاوند سے کار اور کوٹھی مانگ لی۔ میرے منہ سے بے ساختہ نکلا "کیا اسے اولاد ہوئی؟" تو بیگم نے جواب دیا کہ چار سال ہو گئے ہیں ابھی بچہ نہیں ہوا۔

کل ایک آدمی میرے پاس آیا اور Depression کی دوا مانگی۔ میں نے Depression کی وجہ پوچھی تو اس شادی شدہ آدمی نے جواب دیا " جس عورت سے دوستی تھی اس کے خاوند کو شک ہو گیا ہے اور وہ اتنی بے وفا نکلی ہے کہ فون بھی نہیں کر رہی" دوا ہومیو پیتھی کی ہو، ایلو پیتھی کی یا کسی اور پیتھی کی، وہ اس مریض کو Palliate کر سکتی ہے اس کے دل سے لگی آگ کو مکمل طور پر بجھا نہیں سکتی۔

آج میں ایک ایسے آدمی سے ملنے گیا جس کا کتابی مطالعہ مجھ سے کئی گنا زیادہ ہے۔ وہ ہیروئن پی

مانگی تو عین پٹرول پمپ کے سامنے پٹرول ختم ہو گیا۔ پٹرول پمپ والے بھی واقف تھے لیکن ہمت نہ پڑی۔ موٹر سائیکل سڑک کے کنارے کھڑا کر کے گھر کو چلنے ہی لگا تھا کہ ایک واقف کار مل گیا۔ میں نے اسے بتایا کہ گھر سے پیسے لینے جا رہا ہوں تو اس نے سو کا نوٹ نکال کر دے دیا۔ میں نے پٹرول بھی ڈلوایا اور 25 روپے اس سکار کو بھی دے آیا۔ واپسی پر سوچ رہا تھا کہ ممکن ہے اس کی بیوی روزے سے ہو اور اس نے 25 روپے افطاری کے لئے مانگے ہوں۔

میں جان گیا ہوں کہ میرا آدھا آپ لوگوں کے پاس ہے اور آپ لوگوں کا آدھا میرے پاس ہے اس لئے اجتماعیت کے لئے کام کرنے کے سوا کوئی چارہ ہی نہیں۔ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان۔ اسی آیت میں میری اور میرے بیوی بچوں کی صحت کا راز ہے۔ اگر میں اپنے آپ و اپنے بیوی بچوں کو صحت مند رکھ سکتا ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں تمام انسانوں کو صحت دے سکتا ہوں بشرطیکہ وہ اس قانون پر عمل کریں جس پر میں اور میرے بیوی بچے عمل کرتے ہیں۔

دل کی آگ، Anxiety، Depression اور متلون مزاجی جیسے امراض کا میں بھی شکار تھا۔ خود احتسابی کے عمل سے گزرا تو ایٹم بم بن گیا۔ اس راز سے واقف ہو جس کے تحت تمام نعمتیں متناسب مقدار میں بھی حاصل کی جا سکتی ہیں اور ایک نعمت کے بدلے دوسری نعمت بھی لی جا سکتی ہے۔

سنی سنائی بات میں اور ذاتی تجربات میں بڑا فرق ہوتا ہے۔ میرا مطالعہ کتابیں نہیں بلکہ ذاتی تجربات ہیں اور میرا طریقہ کار یہ ہے کہ میں ایک سوال اپنے آپ کو فیڈ کرتا ہوں۔ پھر کسی کو مفت دوا دیتا ہوں یا صدقہ دیتا ہوں اور یا لمبے لمبے قیام اور رکوع والے نوافل پڑھتا ہوں۔ یعنی کسی نہ کسی شکل میں اپنے 100 میں سے کچھ نکالتا ہوں پھر قانون مماثلت کے تحت سوال کا جواب 100 پورا کرنے کے لئے آتا ہے۔ اس کی بے شمار شکلیں ہیں جن میں سے ایک شکل یہ بھی ہے کہ دروازے سے گزرتے ہوئے ماتھا دروازے سے ٹکرا جائے اور یہی سوال کا جواب ہو۔ چونکہ میری out put میں منفیت نہیں ہوتی اس لئے جواب غلط نہیں ملتا۔ اگر درمیان میں کوئی گناہ ہو جائے تو جواب غلط ہو جاتا ہے اور جب معافی مانگ لیتا ہوں تو ایک اور حادثہ اس جواب کو غلط کر دیتا ہے اور اصل راہ مل جاتی ہے۔

آپ لوگ جن مذہبی اختلافات میں الجھے ہوئے ہیں ان کی Clatification میرے لئے کوئی مشکل نہیں۔ خود بخود Intuition ہو جاتی ہے۔ مثلاً ذاتی experimentative سے مجھے پتہ چلا ہے کہ وضو اور نماز کا جو طریقہ کار سنی بریلوی مسلک کے پاس ہے وہ سو فیصد Scientific ہے لیکن اس کے باوجود یہ مسلک شرک بھی ہے اور منافق بھی۔

مشرک اس لئے کہ ہوا اوپر بھیجے بغیر بارش اللہ نبی کو بھی نہیں دیتا یعنی اپنے 100 میں سے کچھ حرکت کی شکل میں کچھ نکالا نہ جائے تو باہر سے کچھ نہیں ملتا اور بریلوی مسلک کی ہر دعا وسیلوں سے ہوتی ہے۔ اور منافق اس لئے کہ لوگوں کے پاس عمل نہیں ہے۔ ذکریاؑ دعا مانگیں تو انہیں یحییٰؑ مل جاتے ہیں۔ اس ریفرنس پر ایک مسلمان کو اولاد کیوں نہ ملے؟

صحت سکینہ کا نام ہے۔ اولاد کے لئے ڈاکٹر گلزار کے آگے روزانہ صحت ہے اور نہ مسلمانی۔ اگر اللہ کو منظور ہوا تو میں نے آپ لوگوں کو ایک مرض کے ستر علاج ثابت کر کے دینے ہیں اور ہر علاج کی آگے مزید Countless varieties ہوں گی مثلاً غذا ایک طریقہ علاج ہے تو ایک جسیو میٹریکل پلان پر لاکھوں غذائیں ہیں جن میں سے کوئی ایک ایک مرض کا علاج ہو سکتی ہے۔ اس کام کے لئے مجھے مدد تین طریقوں سے مل رہی ہے ایک قرآن پاک دوسرا ذاتی متجربات اور تیسرا کائناتی حادثات میں قرآن پاک سے ایک قانون لیتا ہوں اور اس کی ذاتی اور کائناتی experimentation سے تصدیق کر لیتا ہوں۔ لیکن جب یہ سارا کچھ لے کر آپ لوگوں کے سامنے آنا چاہتا ہوں تو آپ کے نام نہاد مسالک آڑے آ جاتے ہیں۔ اس لئے مجھے کہنا پڑتا ہے کہ ہر وہ شخص جو اپنے آپ کو کسی مسلک کا نمائندہ قرار دیتا ہے وہ کافر بھی ہے مشرک بھی اور منافق بھی۔ وضو کے بارے میں ایک آیت زندگی کے تمام شعبوں سے بحث کرتی ہے لیکن نام نہاد مسالک نے اسے وضو تک ہی محدود کر رکھا ہے۔ اگر میں وضو کو فزکس یا کیمسٹری کی طرف لانا چاہوں تو آپ لوگ کہتے ہیں "گلزار اختراعیں نکالتا ہے"

ایک سوال اکثر آپ لوگوں کے ذہن میں اٹھتا ہو گا کہ گلزار مرزا غلام احمد کے پیچھے کیوں پڑا ہوا ہے؟ اس مضمون میں میں یہی بتانے جا رہا ہوں کہ پہلے تو ہر دور میں نوجوان مسلمان نسل کو مسالک نے کچھ نہ کرنے دیا اور اب احمدیت کچھ نہیں کرنے دے رہی۔ مسلمان نوجوانوں کے پاس آج تھوڑا سا اور بکھرا بکھرا کائناتی علم ہے جو انھیں مغرب سے ملا ہے (نام نہاد ملا نے نہیں دیا) احمدیوں کا ٹارگٹ پڑھے لکھے نوجوان ہیں۔ وہ احمدیوں کے گھیرے میں تو اس لئے نہیں آتے کہ وہ پیدائشی مسلمان ہیں

لیکن ان کے پاس اپنی مسلمانی کی کوئی دلیل بھی نہیں ہوتی اس لئے جب کچھ سمجھ میں نہیں آتا تو مذہب سے ہی لاتعلق ہو جاتے ہیں اور بیماریوں کی اصل وجہ ہے ہی قرآن پاک سے دوری۔ جس پڑھے لکھے سلفر نے انقلاب لانا ہوتا ہے وہ ٹرپل ایکس فلمیں دیکھنے لگتا ہے۔ دوسری طرف۔یہودی لابی کا دیا ہوا Status complex اسے دولت کمانے کے ناجائز حربے سکھاتا ہے

یہ سن کر آپ کو حیرت ہو گی کہ جن افراد نے ڈاکٹر عبدالسلام کو نوبل پرائز دیا تھا وہ انتہائی جاہل اور بے شرم ہیں۔ اور ہر وہ شخص جس نے فزکس، کیمسٹری یا بیالوجی میں ایم ایس سی کیا ہو اور مرزا غلام احمد کو نبی یا مسیح موعود مانتا ہو وہ بھی جاہل اور بے شرم ہے۔ جاہل اس لئے کہ اسے یہ علم ہی نہیں کہ ایٹم یا خلیہ ارتقائی مراحل طے کرتا ہوا پہلے مرکزہ بناتا ہے اور محیط سے مرکز کو جاتے ہوئے ہر کانشہ پچھلی کانشہ سے زیادہ طاقت ور ہوتی ہے اور مرکزہ تشکیل پا جانے کے بعد Controlling authority کانشیں نہیں ہوتیں بلکہ مرکزہ کا اولی الامر ہوتا ہے۔ آپ اس بات کو ریاست کی تشکیل سے بھی سمجھ سکتے ہیں۔ یعنی ریاست کی مرکزی Controling Authority بنائی نہیں مل جاتی بلکہ ارتقائی انداز میں تشکیل پاتی ہے۔ اور بے شرمی یہ ہے کہ ایٹم یا خلیہ کو ان بے شرموں میں سیاسیات والے بھی شامل ہیں اور معاشیات والے بھی نام نہاد مفسرین "کرام" بھی۔ اگر کوئی بے شرم نہیں کہلانا چاہتا تو وہ مجھے ریاست، معشیت، ایٹم، خلیہ یا کائنات کا جیومیٹریکل پلان دے دے۔ کوئی ریاضی کا ماہر مجھے یہی بتا دے کہ ہندسے 9 کیوں ہیں 8،7 یا 11 کیوں نہیں۔ اگر ڈاکٹر عبدالسلام ایٹم کی ساخت سے واقف ہوتا تو مرزا غلام احمد کو نبی نہ مانتا۔ میری نظر میں ہر وہ شخص بے شرم ... سے اسناد اور سرٹیفکیٹ لیتا ہو۔

ہو تو کتابی ریفرنس کی ضرورت نہیں ہوتی کائنات خود سول کا جواب بن کر سامنے آجاتی ہے اس لئے وسیلے پکڑنے والا بھی مشرک ہے اور استخارے نکالنے والا بھی۔ چلتے چلتے استخارے نکالنے والوں کا مشرک ہونا بھی ثابت کئے دیتا ہوں۔ اللہ کہتا ہے کہ جس بات کو تم اپنے لئے ناپسندیدہ سمجھتے ہو وہ تمہارے حق میں بہتر ہوتی ہے۔ مثلاً آپ کو ویگن نے لیٹ کر دیا تو ممکن ہے کہ اس دوران آپ کا کوئی قرض خواہ آپ کی غیر موجودگی میں آپ کے گھر سے واپس لوٹ گیا ہو۔ اسی طرح اگر ویگن آپ کو چار گھنٹے کے بجائے تین گھنٹے میں پہنچادے اور آپ خوش خوش گھر پہنچیں تو قرض خواہ آپ کا انتظار کر رہا ہو۔ جوڑے کے قانون کے تحت استخارہ نکالنے والا بہت بڑا مشرک ہے۔ input پر آپ کا کنٹرول ہی نہیں۔ آپ نے صرف out put دینی ہے اور چونکہ out put دوروں کو دی جاتی ہے اور بے لوث دی جاتی ہے پھر استخارہ چہ معنی دارد۔ آپ سیدھی نیت لے کر چل پڑیں۔ اگر اللہ کو منظور نہیں تو بس خراب ہو جائے گی یا کوئی مہمان آجائے گا۔ کیا ضرورت پڑی ہے استخارہ نکالنے کی؟ بیماری دلی بے اطمینانی کا نام ہے اور تب آتی ہے جب اللہ پر ایمان نہ ہو۔ اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ مغرب اطمینان میں ہے تو یہ آپ کی بھول ہے۔ وہاں کی تو عورتوں کا جسمانی گداز پن ختم ہو چکا ہے۔ مغربی معاشرہ شراب اور Ante- Depressent ادویات پر زندہ ہے۔ یہ بات ذہن سے نکال دیجئے کہ قوانین قدرت کی پابندی کے بغیر کوئی فرد یا معاشرہ صحت مند رہ سکتا ہے۔

کیا یہ آپ لوگوں کی بے شرمی نہیں کہ خاندانی منصوبہ بندی اور اسقاط حمل والے بین الاقوامی قانون پر دستخط کر دیئے۔ رزق کا ایک ذریعہ ارض ہے اور دوسرا سماء۔ out put دینے والوں کو تو آسمان سے من و سلویٰ مل جاتا ہے پھر آپ نے منصوبہ بندی کی شکل میں کیوں out put کو روک دیا ہے؟ کیا یہی آپ کی مسلمانی ہے کہ آپ لوگ یہ بھی نہیں جانتے کہ آپ نے اپنی استعدادوں کا بھرپور استعمال کرنا ہے اور ایک استعداد بچے پیدا کرنا اور انہیں پالنا بھی ہے۔ کیا موسیٰؑ کی تربیت آپ نے کی تھی؟ کیا آپ کی زندگی اور موت آپ کے ہاتھ میں ہیں؟ آپ کب سے اپنے بچوں کے ٹھیکیدار بن بیٹھے ہیں۔ آپ کا کیا خیال ہے کہ میری تربیت میرے ان پڑھ والدین نے کی ہے؟

اگر صحت چاہیئے تو پورے طور پر اسلام میں داخل ہوں۔ سورۃ ماعون والی مسلمانی سے صحت نہیں مل سکتی۔ پڑوسی کو استری نہیں دے سکتے اور میرے آگے آکر روتے ہیں صحت چاہیئے، بچہ چاہیئے۔ ایک کلرک لوگوں کو جان بوجھ کر Window میں کھڑا کرتا ہے اور پھر مجھے کہتا ہے کہ اس کے چہرے کی لعنت (چھائیاں) دواؤں سے ہٹادوں اور پیسے دینے کی بجائے کہتا ہے "فلاں کام کروالینا"

مجھے پتہ نہیں چل رہا تھا کہ گناہ کیا ہے اور اس کی اگلی دنیا میں سزا کیونکر ملے گی جب کہ سزا تو یہاں بھی ملتی رہتی ہے۔ سوال مرض ہوتا ہے۔ میں نے صحت حاصل کرنے کے لئے ماہ جون کے 30 روزوں کی منت مانی۔ یہ ہے طریقہ صحت حاصل کرنے کا۔ وسیلوں، استخاروں اور شخصیت پرستیوں سے صحت نہیں ملتی۔

چونکہ میں نے عملی طور پر یہ دیکھا ہے کہ اگر میں نے قوانین قدرت کی پابندی نہ کروں تو مجھے سچ نہیں ملتا بلکہ بیلا ڈونا، جیلسی میم، پلاٹینا اور سٹرامونیم جیسا Delusoin ملتا ہے۔ پھر میں نبوت نے دعوے دار " باپ کی پیری کو قائم رکھنے والے وسیلے ساز یا استخارے کی تصوری دینے والے کو مسلمان کیسے مان لوں؟ میری " ایک " کی تصویری پر غور کیجئے۔ آپ کو نہ کسی مرزا کی ضرورت رہے گی اور نہ کسی احمد رضا کی۔ ایک بات تو میں بتانا بھول ہی گیا کہ جب ذات مرتی ہی نہیں تو دیوبندیوں کو یا رسول اللہؐ کہنے سے کیا تکلیف ہوتی ہے؟ دیوبندی حضرات یا تو قیامت اور جنت دوزخ کا انکار کریں اور یا پھر تسلیم کریں کہ ذات مرتی نہیں۔ ایک مرا ہوا غیر مسلم بھی درحقیقت زندہ ہے۔ اس بات کو نیند سے بھی سمجھا جا سکتا ہے اور فالج سے بھی اور چائنا کر پر دونگ سے بھی۔ تعصب مرض ہوتا ہے اور اس کی بے شمار جسمانی Manifestation ہوتی ہیں (متعصب دواؤں کی علامات ملاحظہ کیجئے) پھر بتائیں کہ کیا متعصب بریلوی یا دیوبندی کو صحت مل سکتی ہے؟ استخارہ Blocking of out put ہے۔ کیا ایک شیعہ صحت مند ہو سکتا ہے؟

سورۃ بقرہ کی آیت نمبر ۵۸ میں ہے " وسنزید المحسنین" بریلوی حضرات نے اس کی تفسیر یہ کی ہے کہ مقامات متبرکہ اور جو رحمت الٰہی کے مورد ہوں وہاں توبہ کرنا سرعت قبول کا سبب ہوتا ہے اس لئے صالح لوگ انبیاء اور اولیاء کے مزارات پر حاضر ہو کر استغفار بجالاتے ہیں۔ ایسا کچھ ہی ان بریلوی مسلمانوں نے سورۃ کہف میں مسجد بنانے کے حوالے سے لکھا ہے۔ چلیں ان لوگوں نے تو بولنے، لکھنے اور بابوں کے مزاروں کو بچانا ہوتا ہے آپ لوگ تو غور کر لیں کہ فاسفورس ایک دوا ہے وہ اچھی یا بری نہیں لیکن اس سے ہسٹریا ہو تا بھی ہے اور وہ ہسٹریا کا علاج بھی ہے۔ اسی طرح زعفران جو یہ لوگ مریدوں سے منگوا کر پنساریوں کے ہاتھ بیچتے ہیں وہ بھی محض ایک دوا ہے نہ اچھی اور نہ بری اور ہسٹریا کا علاج بھی ہے اور سبب بھی۔ یہ لوگ تو چلو جاہل سہی آپ لوگ تو خیال کریں کہ ہر شے یا جگہ کا ایک مزاج ہوتا ہے اور ہر مزاج کا ایک نفسیاتی تاثر ہوتا ہے۔ مثلاً خشک گرم مزاج میں خوشی ہوتی ہے (موسم بہار) اور گرم تر مزاج میں حبس اور غمگینی ہوتی ہے اور ہر وقت مزاج اور موسم ایک سے نہیں رہتے۔

وہ مقامات جہاں تباہی ہوتی ہے انہیں visite کرنے سے انسان عبرت پکڑتا ہے اور وہ مقامات جو اچھے انسانوں کی یادگار کے طور پر موجود ہوتے ہیں انہیں visite کرنے سے رشک کا جذبہ پیدا ہوتا ہے لیکن دونوں قسم کے مقامات کا اچھائی یا برائی سے کوئی تعلق نہیں۔ اچھائی یا برائی کا تعلق استعداد قبولیت سے ہے۔ اگر دوسروں کی دعاوں سے بات بنتی ہوتی تو ابوجہل مسلمان ہو جاتا۔ دیہاتوں میں عورتیں "بسم اللہ نی سبم اللہ" کو کہتی ہیں "بسملیاں نی بسملیاں" ان بریلویوں نے تو اسلام کو "بسملیاں" بنا کر رکھ دیا۔

میرے پرائمری سکول کے استاد صدیق مرحوم کہا کرتے تھے کہ پیچھے ہاتھ باندھ کر نہیں چلنا چاہیے۔ انہیں خود بھی عادت تھی اور چلتے چلتے لاشعوری طور پر کبھی ہاتھ کھول دیتے تھے اور کبھی پیچھے باندھ لیتے تھے۔ وہ بھی کندھے جھکا کر چلنے والے سلفر تھے۔ اگر آپ عملی طور پر دیکھیں تو پیچھے ہاتھ باندھنا یا ہاتھ جیبوں میں ڈالنا سلفر کی سستی کا نشان ہے۔ اس سے انسان کی بے عملی کی پہچان ہوتی ہے۔ اب بتائیں کہ یہ گناہ کیسے ہو گیا قرآن نے تو اس کی کوئی سند نہیں اتاری۔ کندھے جھکا کر چلنے والی اسلامی فوج جنگ نہیں جیت سکتی۔ لوگ اندھا دھند روایات کی تقلید کے بجائے اس انداز میں کیوں نہیں سوچتے؟ لیک آپ کا کوئی قصور نہیں کیونکہ آپ کے بڑوں نے آپ کو سوچنے کی اجازت ہی نہیں دی۔

میں آپ لوگوں کو یہ بتانا بھول ہی گیا کہ اگر کسی نے کسی بھی زبان میں ایم اے کیا ہو اور مرزا غلام احمد کو نبی مانتا ہو تو وہ بھی بے شرم ہے کیونکہ کسی بھی langugea کا بھی وہی جیومیٹریکل پلان ہے جو ریاست، خلیہ یا ایٹم کا ہے۔ میں آپ سے بار بار کہوں گا کہ میری "ایک" والی تھیوزی پر غور کریں۔ آپ پر بڑے بڑے انکشافات ہوں گے۔ میں نے اس "ایک" کو ہی تقسیم کرنا ہے اور معشیت، ریاست، خلیہ اور ایٹم کا جیومیٹریکل پلان آپ کو دے دیتا ہے۔ "ایک" کی تھیوری پر غور کریں گے تو آپ کو نہ مرزا غلام احمد جیسے نام نہاد نبی کی ضرورت محسوس ہو گی نہ کسی مودودی اور احمد رضا کی اور نہ کسی حرام خور پیر کی۔ اتنا ذہن میں رکھیے کہ "ایک" دے وقت نیند سے بھی پورا ہو جاتا ہے اور احساس لذت سے بھی۔ مثلاً دن چڑھے تک سوتے رہنے سے رزق میں کمی آتی ہے یا قوت کی جو بھی شکل آپ چاہتے ہیں وہ آپ کو نہیں ملے گی۔ اسی طرح اگر ایک مرد اور عورت: نا کرتے ہوں تو جتنا زیادہ لذت کے ساتھ وہ زنا کریں گے اتنا ہی دونوں کو معاشی نقصان ہو گا۔ اسی طرح اگر لڑکی اور لڑکا منگنی کے دوران بھرپور حد تک لذت کے ساتھ زنا کرتے رہیں تو منگنی ٹوٹ جاتی ہے۔ زانی مرد یا

ورت کے لئے معاشی طور پر دوبارہ کھڑا ہونا بڑا مشکل ہو جاتا ہے۔ شاعر، ادیب اور مفکر اس لئے بھوکے مرتے ہیں کہ ان کا out put سوراخ بہت چھوٹا ہوتا ہے۔ اور آخری بات یہ ہے کہ جب تک حزب اللہ اور حزب شیطان نامی دو دھڑے علیحدہ علیحدہ نہیں ہو جاتے تب تک میں ڈپلومیٹک مسلمانی کی مٹی پلید کرتا رہوں گا اور یہ میں آپ لوگوں کو پہلے یہ بتا چکا ہوں کہ آپ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔

کے پاس کھلی نشانیاں آ چکیں لیکن وہ مختلف ہو گئے۔ ان میں کوئی ایمان پر رہا اور کوئی کافر ہو گیا۔ اور اللہ چاہتا تو وہ نہ لڑتے مگر اللہ جو چاہے کرے۔ 2/253

آپ کسی بھی مفسر قرآن کی تفسیر اٹھا کر دیکھ لیں اس نے اس آیت کی تشریح بالکل اسی طرح کی ہو گی جس طرح ایف اے کا طالب علم مرزا غالب کے شعر کی لمبی تشریح کرتا ہے تاکہ صفحے زیادہ زیادہ بھرے جائیں اور نمبر زیادہ ملیں اور حتمی نتیجہ یہ نکالے گا کہ اللہ ہر شے پر قادر ہے۔ ایک پاکستانی ہومیو پیتھ اور ڈپلو میٹک مسلمان میں کوئی فرق نہیں۔ دونوں آسانی چاہتے ہیں۔ ہومیو پیتھ کو اس سے غرض نہیں کہ دوا کیونکر آرام دیتی ہے اور ڈپلو میٹک مسلمان کو اس سے غرض نہیں کہ ایک نبی کو دوسرے پر افضلیت کیوں اور کیسے ہے۔ جس طرح ہومیو پیتھ کی نظر میں باقی طریقہ ہائے علاج غلط ہیں اسی طرح مسلمانوں کے ہر مسلک نے دوسرے مسلک کو کافر قرار دینے کے کچھ پیمانے بنا رکھے ہیں اور جس طرح ہومیو پیتھ سے ہومیو پیتھی کی تعریف پوچھی جائے تو اس کی نائیں نائیں فش ہو جاتی ہے اسی طرح مسلمانوں سے ان کے سچا ہونے کا ثبوت مانگا جائے تو آئیں بائیں شائیں کرنے لگتے ہیں۔ یہ دونوں پارٹیاں اپنے اپنے سکول آف تھاٹ کی روٹی کی خاطر نام لیوا ہیں۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا "پڑوسن تمھاری بہن ہے اس کی طرف بری نگاہ نہ ڈالو۔ یہ حدیث میں نے ابھی ابھی گھڑی ہے لیکن اس گھڑی ہوئی حدیث کے اندر میں نے جو تھاٹ دیا ہے آپ اس کی صداقت سے انکار نہیں کر سکتے۔ میں اس طرح کی ایک لاکھ احادیث گھڑ سکتا ہوں اور آپ میری ایک بھی گھڑی ہوئی حدیث پر اعتراض نہیں کر سکیں گے۔ اس سلسلے میں ذیل کارنیگی کی کتب میری مدد کر سکتی ہیں۔ لیکن کیا ان ایک لاکھ احادیث سے یہ پتہ چلایا جا سکتا ہے کہ ایک نبی دوسرے نبی سے کیوں افضل ہے؟ یا پاکیزہ روح کیا ہے؟ یا لوگوں کے اختلاف کے پیچھے قانون کونسا ہے؟ یا کیوں کوئی صاحب ایمان ہوتا ہے اور کوئی کافر۔ میرے ان سوالوں کا جواب کسی عالم کے پاس نہیں۔ لیکن اسی آیت پر ایک مفسر قرآن تو کیا ایک چھوٹی سی مسجد کا امام بھی چھ گھنٹے تقریر کر

سکتا ہے۔ یہ کام بہت آسان ہے۔

ایک محقق خواہ وہ غیر مسلم ہی کیوں نہ ہو احادیث نبویؐ کا انکار بھی نہیں کر سکتا اور احادیث "گھڑوی" کا بھی۔ اس نے کائنات کے حال اور ماضی کو کھنگھال کر قانون نکالنا ہوتا ہے۔ اگر اس کے پاس قانون ہو تو وہ غلط اور صحیح میں تمیز کرلیتا ہے۔ میں آپ کو ایک مثال دیتا ہوں۔ فیضان سنت" پیارے اسلامی بھائیوں" کی ایک کتاب ہے جس میں کھانا کھانے کے پچاس آداب لکھے ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ اگر کوئی شخص فلاں دعا پڑھ کر کھانا کھائے تو اگر کھانے میں زہر بھی ہوگا تو اثر نہیں کرے گا۔ آپ میں سے جو جو آدمی اس بات کو سچ مانتا ہے وہ سامنے آجائے۔ میں اس کے کھانے میں سائنائیڈ ملاؤں گا اور پھر دیکھوں گا کہ اس بات میں کتنی صداقت ہے؟ اگر حکومت اس بات پر عمل کرائے تو محکمہ بہبود آبادی کی ضرورت ہی نہیں رہے گی۔

کوئی کہتا ہے کہ گلزار کو مذہب کی بحث نہیں چھیڑنی چاہیئے تھی۔ کوئی کہتا ہے گلزار منکر حدیث ہے اور کوئی کہتا ہے کہ گلزار کافر ہے جو عیسیٰؑ اور مہدی کے ظہور کو نہیں مانتا۔ قرآن اور سائنس کی بات کرنے والے سامنے کیوں نہیں آتے۔ میں نے اگلی کتاب "ادویہ میں قدر مشترک" دینی ہے۔ یہ سوال میڈیکل سائنس کا ہے اور Ecology سے بحث کرتا ہے لیکن نہ تو ecology کی کتب راہنمائی کرتی ہیں اور نہ میڈیکل کی۔ دونوں قسم کی کتب experimental Data ہی دیتی ہیں مربوط قوانین نہیں دیتیں۔ اس کتاب کے لئے مجھے راہنمائی قرآن پاک سے ملی۔ جس آیت کا میں نے شروع میں ذکر کیا ہے وہ آیت بھی اسی سوال سے بحث کرتی ہے کہ ادویہ میں قدر مشترک کیا ہے؟ کیا میں کمپاؤنڈیوں اور اخباری خبط کے مریضوں کی خوشنودی کے لئے قرآن سے بحث نہ کروں۔

ایک حدیث ہے "اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے" قرآن نے کئی جگہ یہ بات کی ہے کہ اللہ دلوں کے بھید خوب جانتا ہے۔ عام لوگ کہتے ہیں "جیسا کروگے ویسا بھروگے" یہ بات قرآن کہے، نبیؐ کہے، ڈیل کارنیگی کہے، ایک ایرانی کہے یا ایک ان پڑھ دیہاتی، دیکھنا تو یہ ہے کہ بات میں صداقت ہے یا نہیں۔ اگر قرآن کہے کہ ایک نبی تمام انبیاء سے افضل ہے تو دیکھنا تو یہ ہے کہ قرآن صحیح کہہ رہا ہے؟ ڈپلومیٹک مسلمان ایسی باتیں کہنے والے کو کافر قرار دے دیتے ہیں۔ میرا مذہب دلیل سے بات کرتا ہے۔ میری بحث قرآن پاک اور کائنات سے ہے۔ دنیا کا کوئی مذہب اور ڈپلومیٹک مسلمانوں کا کوئی فرقہ میرے مقابلے میں آنے کی جرات نہیں کر سکتا۔ بریلوی، دیوبندی، اہل حدیث اینڈ کو، یہ سب میری راستے کی رکاوٹیں ہیں۔ کیا کوئی ہے جو مجھے بتائے کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر کیسے ہوتا ہے؟ اس

سوال کا جواب صرف وہ شخص دے سکتا ہے جو کائنات کی مربوط فزیالوجی کو جانتا ہو۔ اور جو شخص اس سوال کا جواب تلاش کرنے میں لگا ہوا ہو گا اسے اپنی مجبوریوں کا بھی علم ہو گا اور گلزار کی مجبوریوں کا بھی۔

میرے پاس ایک ایسا قانون ہے جس کے تحت کسی انسان کو اس طرح موت کی نیند سلایا جا سکتا ہے کہ نہ تو اسے کچھ کھلایا جائے نہ اسے ہاتھ ہی لگایا جائے اور اس وقت دنیا میں کوئی لیبارٹری نہیں جو یہ جان سکے کہ موت کس بنا پر واقع ہوئی۔ اسی طرح میں اس قانون کو بھی واہمہ کی شکل میں دیکھ رہا ہوں جس کے تحت ہزاروں سال پہلے مرے ہوئے شخص کو زندہ کیا جا سکتا ہے۔ میں پرویز کے کہنے میں آ کر قرآنی معجزات کا انکار کیوں کروں۔؟ جب اختلاف بنیادی ہو تو وہ 100% اختلاف ہوتا ہے۔ مجھے پرویز سے بنیادی اختلاف ہے لیکن اس کے باوجود وہ میرے محسن ہیں۔ انہوں نے مجھے دلیل سے بات کرنا سکھایا۔ میں اکثر پرویز کے بے تکے دلائل سے جھنجھلا اٹھتا ہوں لیکن جس طرح نبی گناہ نہیں کرتا لیکن اسے ثواب کے مقابلہ پر دیکھتا ہے اسی طرح جب میں پرویز کے دلائل پر سٹپٹاتا ہوں تو پرویز کے Opposite سوچتا ہوں اور بات مل جاتی ہے۔ پرویز ان نام نہاد مفسرین سے لاکھ درجے بہتر ہے جو واللہ علم بالثواب کی رٹ لگاتے ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ معجزات برحق ہیں لیکن خارق عادت نہیں بلکہ ان کے پیچھے سائنس کارفرما ہے۔
میں نے کسی کتاب میں پڑھا تھا کہ ایک خاتون روزہ دار تھیں سفر کے دوران انھیں شدید پیاس لگی تو آسمان سے پانی کا ڈول آیا۔ یہ بات اگر جھوٹ بھی ہو تو یہ سچ ضرور ہے کہ ایسا ممکن ہے کیونکہ میں خود من و سلویٰ کھا رہا ہوں۔ قارئین! مادہ کی دو حالتیں ہیں ایک سماوی اور ایک ارضی۔ سماوی مادہ بارش کے پانی کی طرح ہے۔ جب قوت سے بحث کروں گا تو اس کی تفصیل میں جاؤں گا۔ ارضی مادہ جیسا برتن دے سماوی مادہ ویسی ہی شکل اختیار کرتا ہے۔ پرویز نے معجزات کی جو تاویلات دی ہیں وہ بے معنی نہیں۔ وہ انتہائی اہم ہیں۔ یہ کائنات بذات خود عمل نہیں بلکہ رد عمل ہے اور نبی اکرمﷺ کی پیدائش سے پہلے انسان کا پرائمری ایکشن کا دور تھا اور اب سیکنڈری ایکشن کا ہے۔ پرویز سماوی مادہ کو نہ سمجھ پائے لیکن جو تاویلات انہوں نے دی ہیں وہ آج کے سیکنڈری ایکشن کے حوالے سے نہایت اہم ہیں۔ کہیں کہیں انھوں نے بے تکے انداز میں بھی تاویلات دی ہے لیکن ان سے بھی شکوک ضرور ملتے ہیں اور شکوک بہت بڑی نعمت ہوتے ہیں کیونکہ ان سے نئی راہیں ملتی ہیں۔

قارئین ! میری زندگی کا مقصد کائنات کا جیومیٹریکل پلان تلاش کرنا ہے۔ حضرت موسیٰؑ نے یہی سوال اللہ سے کیا تھا۔ ان کا سوال پرائمری ایکشن کے حوالے سے تھا اور مجھ سمیت ہزاروں افراد کا یہ سوال سیکنڈری ایکشن کے حوالے سے ہے۔ قدم قدم پر رکاوٹوں سے میں جھنجھلا اٹھا۔ ایک دن اللہ سے عرض کی کہ اے اللہ کیوں تڑپا رہا ہے؟ اس نے مجھے رزق کی تنگی دے دی اور اتنی دے دی کہ میں رو پڑا۔ میں نے کہا یا اللہ پلان بھی نہیں دیتا اور اوپر سے بھوکا بھی مارتا ہے۔ Depression کی حالت میں مجھے بہت سارے سوالوں کے جواب ملے جو کافی عرصہ سے لٹکے ہوئے تھے۔ تب پتہ چلا کہ اگر مجھے رزق کی تنگی نہ ملتی تو میں نے اتنی گہرائی میں نہیں جانا تھا اور جب تک اتنی گہرائی میں نہ جاتا سوالوں کے جواب مل ہی نہیں سکتے تھے۔ لیس لانسان الا ما سعیٰ۔ تب پتہ چلا کہ گلزار صاحب ! تمھارا سوال مرکز سے متعلق ہے اس کے لئے مرکز تک جانا ہو گا اور بھرے ہوئے پیٹ کے ساتھ مرکز تک نہیں جایا جا سکتا۔ جب تک تمھارے دماغ کے خلیات کھربوں تک نہیں کھلیں گے تب تک تمھیں کائنات کا علم نہیں مل سکتا اور خلیات بغیر Depression کے نہیں کھلتے۔ صبر استقلال کی تعلیم قرآن اسی لئے دیتا ہے کہ irritability سے صرف چارج شدہ خلیات out put دیتے ہیں input نہیں ملتی۔ اسی دوران ایک صاحب مجھے صغیر ملال کی "اختلاف" نامی شاعری کی کتاب دے گئے۔ میری نظر ایک شعر پر پڑی

ایک دم ہو روشنی تو کیا نظر آئے ملال
کیا سمجھ پاؤں جو سب کچھ ناگہاں معلوم ہو۔

یہ شعر ایک غیبی مدد تھا جو قانون مماثلت کے تحت ملا۔ حضرت موسیٰؑ پر جو بیتی اس کے بارے میں جو میں جانتا ہوں وہ احادیث کا رٹا لگانے والا نہیں جان سکتا۔ انہیں دنوں مجھے محسوس ہوا کہ مجھے استعمال کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ اسی کتاب کا ایک شعر میرا استاد بن گیا۔

ان سے بچنا کہ بچھاتے ہیں پناہیں پہلے
پھر یہی لوگ کہیں کا نہیں رہنے دیتے

"ادویہ میں قدر مشترک" نامی کتاب میں میں انشاء اللہ آپ کو بتاؤں گا کہ وسیلے کیا ہوتے ہیں؟ مصیبت اکیلی کیوں نہیں آتی۔؟ شفائیہ اسباب کس طرح یکجا ہو جاتے ہیں؟ اور محمد احمد رضا بریلوی مرحوم کا بھاند نہی پھٹ جائے گا۔ میرے دماغ کے خلیات کو پڑنے کے لئے کائنات events

ہی کافی ہیں۔ اگر آپ لوگ منفی رویہ اور ڈپلومیٹک مسلمانی لے کر میرے سامنے آئیں گے تو میں جان مال اور اولاد اللہ کے ہاتھ بیچ چکا ہوں۔ آپ کی اولاد بھی آپ کے فرسودہ دلائل اور ڈپلومیٹک مسلمانی پر شرم سار ہو گی۔ میری تحریروں سے آپ جان ہی چکے ہیں کہ میرا مقصد دولت کمانا نہیں بلکہ کائنات کا جیو میٹریکل پلان تلاش کرنا ہے پہلے مجھے تین گھنٹے بعد کے کی سزا ملتی تھی اب پرمنٹ پر ملنے لگی ہے اور یہ حساسیت کی انتہا ہوتی ہے۔ جب تک انسان یہاں تک نہ پہنچے وہ نہیں جان سکتا کہ شفائیہ اسباب یک جا کیسے ہوتے ہیں۔ ایک وقت تھا جب میں ہیمالنی کی ویڈیو کیسٹیں گھنٹوں سنا کرتا تھا اور کچھ بھی نہیں ہوتا تھا اب ویڈیو آن کرنے کا سوچوں تو کوئی مصیبت آجاتی ہے۔ آپ جہاں بھی بیٹھ کر میرے بارے میں جو کچھ بھی سوچیں گے اس کا علم مجھے ہو جاتا ہے۔ یہ کیسے ہوتا ہے؟ اس کی تفصیل بھی مذکورہ کتاب میں دوں گا۔

الکحل کا دھندا کرنے والے، جھوٹے ناولوں سے روٹی کمانے والے اور معالج ایوننگ جیسا فراڈ لگانے والے انشاء اللہ میرے سامنے نہیں ٹھہر سکیں گے۔ اس کتاب میں میں آپ کو بتاؤں گا کہ اللہ دلوں پر سکینہ کیسے اتارتا ہے۔؟ وقت سے پہلے یقین دہانیاں کیسے کرا دیتا ہے۔ موت کے خوف کے حوالے سے میں آپ کو ایک مثال دیتا ہوں۔ مجھے اللہ نے علم دیا کہ انسانی معاشرہ کے خلیہ میں ہر انسان کی ایک ایک حیثیت ہوتی ہے اور جسے جتنی قوت ملتی ہے اسے اتنا کام ہر حال میں کر کے مرنا ہوتا ہے۔ جب تک میرا کام ختم نہیں ہوتا آپ مجھے مار نہیں سکتے اور جب میرا کام ختم ہو جائے گا تو آپ مجھے زندہ نہیں رکھ سکتے۔ تدبیر اور تقدیر کے حوالے سے اس سے بحث کروں گا۔ مجھے اس سے کوئی غرض نہیں کہ کوئی سٹور میری کتابیں رکھتا ہے یا نہیں یا کوئی پڑھتا ہے یا نہیں کیونکہ مجھے اللہ نے اس طرح کے لالچ سے لاتعلق کر دیا ہے۔ قانون مماثلت کے تحت میری جس کتاب نے جس شخص تک پہنچنا ہے اس نے پہنچ کر رہنا ہے۔ میں نے اپنے نمائندے سے کہہ دیا ہوا ہے کہ کتابیں لے کر نکلنا اس کا فرض ہے کوئی لے یا نہ لے Request نہیں کرنی۔ ابھی جب کہ میں یہ مضمون لکھ رہا تھا تو اس کے دوران مجھے کلینک پر 1510 روپے مل گئے ہیں جبکہ ایک کتاب مجھے آٹھ روپے منافع دیتی ہے۔ اور آٹھ آٹھ روپے میں اکٹھے بھی نہیں کر سکتا کہ ان سے نئی کتاب چھاپوں۔ مجھے اللہ نے علم بھی دیا ہے اور دل بھی۔ مجھے علم ہے کہ کتاب مفت دوں گا تو بھی میرا کوئی نقصان نہیں۔ پھر میں انسانوں کے آگے کیوں جھکوں؟ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ لوگ ڈپلومیٹک مسلمانی کا مظاہرہ کیوں کرتے ہیں؟ اسلام جھوٹے ناول اور افسانے لکھنے کی اجازت نہیں دیتا کیونکہ وہ خود من گھڑت حکایات

سے بات نہیں کرتا۔ ایک ناول نگار کو میرے سامنے آتے ہوئے شرم آنی چاہیے۔ اہل حدیث کے کیا کہنے۔" گلزار کی کتب اس لئے نہیں رکھنی کہ گلزار منکر حدیث ہے اور جرمنی کے یہودیوں اور عیسائیوں کی دوائیں اس لئے رکھنی ہیں کہ ان کے بارے میں سوچا ہی نہیں کہ ان کے ساتھ لین دین کی نوعیت کیا ہونی چاہیے۔ وہ شخص یا ادارہ جو قوانین قدرت کا پابند نہیں اگر وہ مجھے نوبل پرائز بھی دے دے تو میں اس پر تھوک دوں گا۔

ماہنامہ معالج کی سب ایڈیٹر عین المفر صاحبہ نے ہومیو پیتھس کو مذہبی مینیا میں مبتلا کر دیا ہے۔ عین المفر ڈیلو مینک مسلمانی کی نمائندہ تصویر ہیں۔ قارئین! میں اس لڑکی کو عام لڑکی نہیں سمجھتا جس نے خیبر سے کراچی تک ہومیو پیتھس کو اپنا مائنڈ دے دیا ہے اور یہ کوئی معمولی بات نہیں۔ گوجرہ کے ڈاکٹر خالد عزت بھرا کے خط کا جواب دیتے ہوئے جنوری 1995 کے معالج میں لکھتی ہیں " میں آپ سے اتفاق نہیں کرتی کہ ڈاکٹر گلزار ہم سے ناراض ہیں۔ وہ ہم سے ناراض ہو ہی نہیں سکتے۔ معالج سب کا ہے۔ سب کے لئے ہے" آپ کا کیا خیال ہے کہ یہ ایک معمولی جملہ ہے۔؟ اس جملہ میں جھوٹ بھی شامل ہے مصلحت اندیشی بھی اور اپنی صفائی بھی۔

منصور یوسف ایڈیٹر "معالج" کہتے ہیں کہ انہوں نے سٹور پر کتابیں رکھنی بند کر دی ہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ مفاد پرست سٹور والا منصور یوسف کو اپنے شہر میں معالج ایوننگ کی دعوت دیتا ہے مجھے اس پر فی الحال کوئی اعتراض نہیں۔ جب وقت آئے گا تو دیکھا جائے گا۔ سوال تو یہ پیدا ہوتا ہے کہ کمپاؤنڈ بیچنے والا رسالہ علم ہومیو پیتھی اور مذہب کا دوست کیسے بنا پھرتا ہے؟ ایسے لوگ صاف طور پر کیوں نہیں کہتے کہ ان کا مسلمانی سے کوئی تعلق نہیں وہ بزنس کر رہے ہیں۔ شوقین حضرات مضامین بھیجتے ہیں اور وہ شائع کر دیتے ہیں۔ مذہب کا استعمال چہ معنی دارد۔ میری صحت پر کوئی اثر نہیں پڑتا لیکن سٹور پر کتابیں نہ رکھنا اور کمپاؤنڈر رکھنا یہ مسلمانی ہے یا منافقت ہے یا اس سے بھی گئی گزری کوئی چیز۔ ایک عام سٹور والا کہہ سکتا ہے " کتابیں بیچنا بند کر دی ہیں" عین المفر صاحبہ کا اختلاف رائے کا فلسفہ میرے حق میں بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ اب میں معالج کے کسی بھی لکھاری اور قاری کو پکڑ سکتا ہوں۔ اگر عین المفر صاحبہ کا نام نہ لیتیں تو پھر سب کچھ ٹھیک تھا۔

میں چاہتا ہوں کہ ہومیو پیتھی پر زیادہ سے زیادہ رسالے شائع ہوں اور ان کی اشاعت بھی زیادہ سے زیادہ ہو لیکن اب انشاء اللہ یہ مفاد پرست لوگ رسالے بھی شائع کریں گے اور بغلوں سے پسینہ بھی بار بار صاف کریں گے۔ (ارجنٹم نائٹ)۔ ایک مریض کہتا ہے کہ دماغی تھکن ہے اس کی دوا تلاش کرتے

مسئی ہوں گے انھیں ایک کے دو نظر آئیں گے۔ بہتر یہی ہے کہ مذہبی مے نیا کا شکار ہونے کی بجائے اپنے اندر غور کرنے کی عادت ڈالیں۔ سرگودھا کے ڈاکٹر رانا عبدالوہاب صاحب کا کہنا ہے کہ وہ ڈیزیز اینڈ میڈیسن III میں سے دس کتابیں نکال سکتے ہیں۔ ان کی ایک کتاب چھپ رہی ہے اور مجھے اعتراف ہے کہ وہ کتاب انتہائی دلچسپ ہے۔ چلتے چلتے ایک عصا اور بھی لگائے دیتا ہوں۔ یہ ڈنڈے والی اصطلاح بھی عین المغز کی ہے۔ اپنی تمام الکحل والی دواؤں کی بوتلوں کو بالکل خالی کر دیں اور انھیں بالکل سوکھ جانے دیں۔ پھر ان میں سرکہ بھر لیں وہ اصل دوا کا ہی کام کریں گی۔ مثلاً اگر آپ پلسٹیلا ۳۰ کی بوتل بالکل خالی کر کے اس میں سرکہ ڈال دیں تو بوتل کا اندرونی حصہ دوائی والی خشک گولی کی طرح Potentized ہے سرکہ پلسٹیلا ۳۰ کا ہی کام کرے گا۔ مدر ٹنکچر بھی آپ سرکہ میں بنا سکتے ہیں دیسے جو دوا مرض سے مماثل ہوتی ہے وہ کسی بھی پوٹینسی میں ہو کام کرتی ہے۔ مدر ٹنکچر خریدنے کی ضرورت ہی نہیں۔ آرنیکا کی تھکن پر آرنیکا Q دیں یا 200 مریض کو آرام آئے گا۔

اب میری چالاکی یہ ہے کہ کوئی مسلمان ہومیو پیتھ جب تک اپنے کلینک کو الکحل والی دواؤں سے پاک نہیں کرتا وہ میرے سامنے مسلمانی کا مظاہرہ نہیں کر سکتا۔ جب تک پاکستان کا نام اسلامی جمہوریہ ہے عدالتیں بھی میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔ ہاں لفظ "اسلامی" ہٹا دیں تو پھر مجھے پکڑنے کی کوشش کر سکتی ہیں۔ آپ میں سے جو لوگ مثبت ہیں وہ سرکہ والی تھیوری کو آزمائیں گے اور جو منفی ہیں انہیں اللہ راہ نہیں دے گا۔ وہ آپس میں گٹھ جوڑ کریں گے لیکن میرا انشاء اللہ کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے (جیلیسی میم کو ایک کے دو نظر آتے ہیں) جرمنی کی ساری گیم تباہ ہو جائے گی۔ یہ ابتداء ہو گی نشاۃ ثانیہ کی۔ گلزار یونہی قرآن اور قوانین قدرت کی باتیں نہیں کیا کرتا۔ پھر ہانس کے گریٹ گریٹ پڑپوتے اور ان کے چیلے انشاء اللہ پاکستانی ہومیو پیتھس کو بے وقوف نہیں بنا سکیں گے۔